e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

کھڑگے، راہل نے آسٹریلیا کو مبارکباد دی، ہندوستانی ٹیم کے کھیل کو سراہا

نئی دہلی، 19 نومبر (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے اور سابق صدر راہل گاندھی نے کرکٹ ورلڈ کپ 2023 جیتنے پر ٹیم آسٹریلیا کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی قابل ذکر ہے اور پورے ٹورنامنٹ میں اپنے شاندار کھیل سے انہوں نے ہندوستانی کھیل کے شائقین کے دلوں کو جیتا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، ٹیم آسٹریلیا کو مبارکباد۔ ہندوستان نے اچھا کھیلا اور دل جیت لیے۔ کھیل میں آپ کی قابلیت اور اسپورٹس مین شپ نظر آئی۔ ہر ہندوستانی کو پورے ورلڈ کپ میں آپ کی شاندار کارکردگی پر فخر ہے۔ ہم ہمیشہ آپ کی حوصلہ افزائی کریں گے اور آپ کی حصولیابیوں کی قدر کریں گے۔" مسٹر گاندھی نے کہا "ٹیم انڈیا، آپ نے پورے ٹورنامنٹ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ جیتیں یا ہاریں ہم آپ سے کسی بھی طرح سے پیار کرتے ہیں اور ہم اگلا بھی جیتیں گے۔ آسٹریلیا کو ورلڈ کپ میں شاندار جیت پر مبارکباد۔

کانگریس تلنگانہ کی ترقی کا ویژن رکھتی ہے: پرینکا

حیدرآباد 19 نومبر (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ کانگریس تلنگانہ کی ترقی کا ویژن رکھتی ہے۔ اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس جاب کیلنڈر پر عمل کا وعدہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کو ریاست کا درجہ سونیا گاندھی نے دیا ہے۔ انہوں نے تلنگانہ کے خانہ پور میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ چندر شیکھر راؤ کے دس سالہ دور حکومت میں تلنگانہ کو لوٹا گیا۔ عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا نہیں کیا گیا۔ ملازمتیں فراہم نہیں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ بے روزگاروں کو الاؤنس نہیں دیا گیا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کی مودی حکومت کارپوریٹس کے قرض معاف کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی کانگریس اور اپوزیشن لیڈروں کو نشانہ بناتے ہوئے سی بی آئی اور ای ڈی کے ذریعہ کارروائی کروا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی دادی و سابق وزیراعظم اندرا گاندھی کی جینتی پر ان کو بھرپور خراج پیش کیا۔

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 50 Monday , November 20 2023 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۵۰) لکھنؤ، پیر ۲۰-نومبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۵/جمادی الاول ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

صہیونیوں کی پناہ گزین کیمپوں پر شدید بمباری

اسرائیلی فضائی حملہ میں متعدد فلسطینی شہید اور دیگر زخمی، الشفاء اسپتال کا محاصرہ جاری، تقریباً 2,300 لوگ اب بھی میڈیکل کمپلیکس میں پھنسے، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اسپین سمیت کئی یورپی ممالک میں فلسطین کے حق میں احتجاجی مظاہرے

غزہ، 19 نومبر (ایجنسی) غزہ کے جنوبی علاقوں کی صورت حال بھی شمالی علاقوں جیسی ہوتی جا رہی ہے، 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق غزہ کے جنوبی علاقوں پر اسرائیل مسلسل بمباری کر رہا ہے۔ النصیرات پناہ گزین کیمپ سمیت ایک اور پناہ گزین کیمپ پر ہونے والے علیحدہ علیحدہ حملوں میں تقریباً 31 فلسطینی جاں بحق ہو گئے، جن میں 2 صحافی بھی شامل ہیں۔ خان یونس میں بھی مکانات تباہ کر دیے گئے، اسرائیل نے تازہ ترین حملہ ایک یورپی ہسپتال پر کیا ہے جس میں 2 فلسطینیوں کی جانیں گئیں اور متعدد زخمی ہو گئے۔ وسطی اور جنوبی غزہ پر اسرائیلی بمباری میں مزید 15 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے رائٹرز نے فلسطینی خبر رساں ادارے وفا کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ وسطی اور جنوبی غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فضائیہ کی بمباری میں 15 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ وفا نے بتایا کہ وسطی غزہ میں نوصیرات کیمپ میں ایک گھر پر حملے میں تیرہ افراد مارے گئے جبکہ جنوبی خان یونس شہر میں ایک خاتون اور اس کا بچہ جاں بحق ہوا۔

غزہ کی وزارت صحت نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ حماس-زیر کنٹرول وزارت نے کہا کہ دونوں صوبوں کے درمیان جاری لڑائی میں "570" افراد ہلاک اور 2,900 زخمی ہوئے۔" اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو نے دھمکی دی 'حماس کو اب اور بھی سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ تو صرف شروعات ہے۔ اس سے قبل ازیں مسٹر نتن یاہو نے غزہ کے شہریوں کو خبردار کیا تھا کہ وہ حماس کے تمام مقامات سے دور ہو جائیں، جنہیں انہوں نے 'ملبے' میں تبدیل کرنے کا عزم کیا تھا۔ وزیر دفاع یوو گیلانٹ نے کہا کہ اسرائیل طویل عرصے سے مسدود علاقے کا 'مکمل محاصرہ' کرے گا۔ اقوام متحدہ کے انسانی ہمدردی کے ادارے او سی ایچ اے نے کہا کہ لڑائی شروع ہونے کے بعد سے غزہ پٹی میں 1.23 ملین سے زیادہ لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ 73,000 سے زیادہ لوگ اسکولوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں، جن میں سے کچھ کو ہنگامی پناہ گاہوں میں پناہ دی گئی ہے۔" واضح رہے کہ حماس کے اسرائیل پر اچانک فضائی حملے میں سیکڑوں افراد ہلاک اور متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

عالمی ادارہ صحت کی طرف سے غزہ کی پٹی کے الشفاء ہسپتال کو ڈیتھ زون قرار دینے کے بعد الشفاء اسپتال کا ابھی بھی اسرائیلی فوج نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ العربیہ/الحدث کے نامہ نگار نے اتوار کے روز تصدیق کی کہ اسرائیلی فورسز نے اب بھی ہسپتال کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیلی فوج کے متعدد اہلکار اب بھی کمپلیکس کے اندر موجود ہیں۔ جبکہ فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ 120 زخمی طبی عمارت کے اندر قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے ساتھ ہیں۔ تاہم وزارت صحت نے اس کی مزید تفصیلات نہیں بتائیں۔ دوسری طرف غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں کے ڈائریکٹر نے تصدیق کی کہ محصور ہسپتال سے 31 قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کو نکال لیا گیا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا اندازہ ہے کہ تقریباً 2,300 لوگ اب بھی میڈیکل کمپلیکس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس نے کل شام ہفتے کو دیر گئے اعلان کیا کہ اس نے ہسپتال میں ایک تشخیصی مشن کی قیادت کی ہے، جو کئی دنوں سے محصور پٹی میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

غزہ پر اسرائیلی حملوں کے خلاف اور فلسطین کے حق میں دنیا بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ غیر ملکی خبروں کے مطابق، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اسپین سمیت کئی یورپی ممالک میں مظاہرین کی جانب سے غزہ میں فوری جنگ بندی کے مطالبات کیے گئے۔ امریکہ کے شہر ہیوسٹن اور مشی گن یونیورسٹی میں فلسطین کی حمایت میں مظاہرہ کیا گیا۔ واشنگٹن ڈی سی کے یونین اسٹیشن پر غزہ غزہ کے نعرے لگائے گئے، شکاگو ٹریبیون آفس کے سامنے مظاہرین نے فلسطینی شہدا کے نام سے بھرے پوسٹرز کے ساتھ احتجاج کیا۔ غزہ پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف برطانیہ بھر میں 100 سے زائد مقامات پر مظاہرے کیے گئے، برطانوی شہر برمنگھم میں فلسطین کی حمایت اور اسرائیلی جارحیت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، برمنگھم میں کیے گئے مظاہرے میں کنزرویٹو ایم پی شبانہ محمود کے خلاف نعروں والے پلے کارڈ بھی موجود تھے۔

مسلمان حکومتیں اسرائیل سے محدود مدت کے لیے سیاسی تعلقات منقطع کرلیں: آیت اللہ علی خامنہ ای

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے اسرائیل کے ساتھ سیاسی تعلقات رکھنے والی مسلم ریاستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کم از کم 'محدود وقت' کے لیے اسرائیل سے اپنے تعلقات منقطع کرلیں۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق خامنہ ای نے کہا کہ کچھ اسلامی حکومتوں نے اسمبلیوں میں اسرائیلی جرائم کی مذمت کی ہے لیکن کچھ نے نہیں کی جو نا قابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی حکومتوں کا بنیادی کام اسرائیل کو توانائی اور سامان کی فراہمی بند کرنا ہے اور انہیں کم از کم ایک محدود مدت کے لیے اسرائیل سے سیاسی تعلقات منقطع کرنے چاہئیں۔

ہندوستان کو ہرا کر چھٹی مرتبہ ورلڈ کپ چیمپئن بنا آسٹریلیا

لگاتار جیت پر یہ ایک ہار بھاری، ٹراوس ہیڈ کی شاندار سنچری، وراٹ کوہلی اور کے ایل راہل کی نصف سنچری رائیگاں، آسٹریلیا نے فائنل میں ہندوستان کو چھ وکٹوں سے شکست دی

احمد آباد، 19 نومبر۔ آسٹریلیا نے چھٹی بار ورلڈ کپ جیت لیا ہے۔ فائنل میچ میں آسٹریلیا نے ہندوستان کو 6 وکٹوں سے شکست دی۔ نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے آئی سی سی ورلڈ کپ فائنل مقابلے میں آسٹریلیا نے ٹریوس ہیڈ اور مارنس لابوشین کی شاندار ساجھیداری کی بدولت ہندوستان کو چھ وکٹوں سے شکست دے کر چھٹی مرتبہ عالمی کپ کا خطاب اپنے نام کیا۔ ٹریوس ہیڈ کی 137 رنز کی سنچری اور مارنس لابوشین کی 58 رنز کی اننگز کی بدولت آسٹریلیا نے فائنل میچ میں ہندوستان کو چھ وکٹوں سے شکست دے کر چھٹی بار آئی سی سی ورلڈ کپ کا خطاب حاصل کیا۔ ٹاس ہار کر پہلے بلے بازی کرنے والی ٹیم انڈیا 240 رن پر آل آؤٹ ہو گئی۔ ہدف کے تعاقب میں اتری آسٹریلیا کی ٹیم نے 43 اوور میں 4 وکٹوں کے نقصان پر جیت حاصل کر لی۔

ہندوستان کی جیت کی امیدوں پر آسٹریلیائی بلے باز ٹریوس ہیڈ نے پانی پھیرتے ہوئے 137 رن کی سنچری اننگز کھیلی جبکہ مارنس لابوشین نے ناٹ آؤٹ 58 رن بنا کر ان کا بخوبی ساتھ دیا۔ 241 رنز کے ہدف کے تعاقب میں آسٹریلیا کی شروعات انتہائی خراب رہی اور اس نے اپنے تین ٹاپ بلے باز ڈیوڈ وارنر کو سات رنز، مشل مارش 15 رنز اور اسٹیو اسمتھ 47 رنز پر چار رنز سے گنوا دیا تھا لیکن اس کے بعد ٹریوس ہیڈ اور مارنس لابوشین نے محتاط انداز میں کھیلتے ہوئے ٹیم کو جیت سے ہمکنار کیا۔ آسٹریلیا کی ٹیم کو جب جیت کے لئے دو رن درکار تھے اس وقت ٹریوس 120 گیندوں میں 137 رن پر سراج کی گیند پر گل کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ اس کے بعد گلین میکسویل نے 43 اوورز کی آخری گیند پر دو رن بناتے ہوئے اسکور 241 رن پہنچا کر ٹیم کو فائنل مقابلے میں جیت دلا دی۔ آسٹریلیا کی عالمی کپ کی یہ چھٹی جیت ہے۔ وہیں دوسری طرف ہندوستان کی فائنل میں یہ دوسری مرتبہ شکست ہے۔ دیکر ٹیم کو فائنل میچ جیت کر سکور 241 رنز تک پہنچا دیا۔ یہ آسٹریلیا کی چھٹی ورلڈ کپ ٹائٹل جیت ہے۔ بھارت کو دوسری بار فائنل میں شکست ہوئی ہے۔ ہندوستان کی جانب سے بمراہ نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ جبکہ شامی اور سراج نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔

ہندوستان کی جانب سے بمراہ نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ جبکہ شامی اور سراج نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل کے ایل راہل کے 66 رن، وراٹ کوہلی کی 54 رن کی نصف سنچری اور روہت شرما کے 47 رن کی بدولت ہندوستان نے آسٹریلیا کو جیت کے لیے 241 رن کا ہدف دیا تھا۔ آسٹریلیا نے آج ٹاس جیت کر ہندوستان کو بیٹنگ کی دعوت دی تھی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے روہت شرما اور شبمن گل نے ٹیم کو شاندار آغاز دینے کی کوشش کی لیکن مشل اسٹارک نے پانچویں اوور میں شبمن گل کو سات رن پر آؤٹ کر دیا۔ ہندوستان کی دوسری وکٹ روہت شرما کی صورت میں گری، انہوں نے 31 گیندوں پر 4 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 47 رن بنائے۔ انہیں گلین میکسویل نے آؤٹ کیا۔ اگلے ہی اوور میں شریاس آئر چار رن بنا کر پیٹ کمنز کے ہاتھوں وکٹ کے پیچھے کیچ آؤٹ ہوئے۔ وراٹ کوہلی سیمی فائنل اور فائنل میں 50 سے زیادہ رنز بنانے والے پہلے ہندوستانی بلے باز بن گئے ہیں۔ فائنل میں وراٹ نے 56 گیندوں میں نصف سنچری اسکور کی۔ 29ویں اوور میں 148 کے اسکور پر وراٹ کوہلی 63 گیندوں میں 54 رنز بنا کر پیٹ کمنز کے ہاتھوں بلڈ ہو گئے۔ کے ایل راہل نے تحمل سے کھیلتے ہوئے 86 گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ 36ویں اوور میں 178 رن کے اسکور پر ہندوستان کو پانچواں دھچکا رویندر جڈیجہ کی صورت میں لگا جب وہ نو رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔

'ذات پر مبنی مردم شماری کا کام صرف کانگریس ہی کروا سکتی ہے'

راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی پر نشانہ سادھا، صنعتکاروں کے مفاد میں کام کرنے کا الزام لگایا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی پر نشانہ سادھا اور ان پر صنعتکاروں کے مفاد میں کام کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کے تعلق سے بھی وزیر اعظم کو نشانہ بنایا اور کہا کہ کچھ بھی ہو جائے، وزیر اعظم مودی ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کروا سکتے اور یہ کام صرف کانگریس ہی کروا سکتی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، اس ملک کے لیے سب سے اہم کام ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری ہے، جس دن ذات پات کی گنتی ہوگی، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مودی 90 آئی اے ایس افسران کے ساتھ ملک چلا رہے ہیں، لیکن ان میں او بی سی کی نمائندگی صرف تین ہے۔ کانگریس لیڈر نے اتوار کو راجستھان کے بونڈی اور دوسہ میں انتخابی ریلیاں نکالیں اور حکمراں کانگریس امیدواروں کی جیت کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ریاست میں اقتدار میں آتی ہے تو وہ کانگریس کی تمام عوامی فلاحی اسکیموں کو روک دے گی۔ ریاست میں اسمبلی انتخابات کے لیے 25 نومبر کو ووٹ ڈالے جانے ہیں۔ کانگریس کے سابق صدر نے کہا کہ جس دن ذات پات کی بنیاد پر حساب ہوگا اور اس ملک کے پسماندہ لوگ سمجھیں گے کہ ہم 50 فیصد ہیں اور ہمیں پانچ فیصد حصہ مل رہا ہے، اس دن یہ ملک بدل جائے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جس دن قبائلی اور دلت یہ سمجھیں گے کہ ہماری آبادی بالترتیب 12 اور 15 فیصد ہے، لیکن ہماری شرکت ایک اور تین افراد تک محدود ہے، اس دن ملک میں تبدیلی نظر آئے گی۔ جیسے ہی ہماری حکومت مرکز میں برسر اقتدار آئے گی، میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اس دن ذات پات کی گنتی شروع ہو جائے گی۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کی آبادی کیا ہے اور آپ کا استحقاق کیا ہے۔ گاندھی نے الزام لگایا کہ آج دو ہندوستان بن چکے ہیں، ایک ارب پتیوں کا ہندوستان ہے، جہاں 14 لاکھ کروڑ روپے معاف کر دیے گئے ہیں اور دوسرا وہ ہے جہاں بی جے پی کی حکومت والی کسی بھی ریاست میں اگر کسان قرض معافی کی بات کریں گے تو ان پر لاٹھی چارج کیا جائے گا۔ آبشار اسی وقت، دوسہ میں ایک جلسہ عام میں یہی مسئلہ اٹھاتے ہوئے گاندھی نے کہا، وزیر اعظم مودی یہ نہیں جاننا چاہتے کہ اس ملک میں پسماندہ لوگوں کی تعداد کتنی ہے۔ انہوں نے کہا، میں نے پارلیمنٹ میں ذات پات کے حساب سے سوال اٹھایا کہ اگر ہم واقعی بھارت ماتا کی جے کہنا چاہتے ہیں تو ہمیں پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس ملک میں کس کی آبادی کتنی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ پہلے وزیر اعظم مودی ہر تقریر میں کہتے تھے کہ میں او بی سی ہوں، لیکن اس دن سے انہوں نے اپنی تقریر بدل دی۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں کوئی ذات نہیں ہے، صرف غریب لوگ ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ نریندر مودی کی پالیسی کے تحت ایک روپیہ بھی پسماندہ طبقوں کو نہیں جاتا، ایک روپیہ دلتوں کو نہیں جاتا، ایک روپیہ قبائلیوں کو نہیں جاتا۔ چاہے ہماری پالیسی منریگا ہو، چاہے وہ کسانوں کے قرض کی معافی ہو یا کھانے کا حق، ہماری کم از کم 50 فیصد رقم انتہائی پسماندہ طبقے (او بی سی) کو جاتی ہے۔

'بی جے پی کی حکومت بننے پر سب کا حساب کتاب کیا جائے گا'

کانگریس کے دور حکومت میں راجستھان غنڈہ گردی، خواتین اور دلتوں کے خلاف مظالم میں سرفہرست، پی ایم مودی کا جلسہ عام سے خطاب

چورو، 19 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے راجستھان کی کانگریس حکومت پر بدعنوانی، خوشامد کی سیاست اور امن و امان برقرار رکھنے میں ناکام ہونے کا الزام لگاتے ہوئے یقین دلایا ہے کہ اگر اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت بنتی ہے، راجستھان کو لوٹنے والوں کا حساب کتاب کیا جائے گا۔ مسٹر مودی اتوار کو راجستھان کے چورو میں بی جے پی امیدوار راجندر سنگھ راٹھور کی حمایت میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس کے دور حکومت میں راجستھان غنڈہ گردی، فسادات، خواتین اور دلتوں کے خلاف مظالم میں ملک میں سرفہرست ہے۔ لال ڈائری کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوٹ کی پوری کہانی اس میں درج ہے اور اب آہستہ آہستہ اس کے صفحات کھلنے لگے ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ لال ڈائری کا صفحہ کھولتے ہی اشوک گہلوت کا فیوز اڑ جاتا ہے اور لال ڈائری میں جادوگر کا جادو نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں لاکرس کھولے جا رہے ہیں اور ان سے کرنسی نوٹ اور سونے کے ڈھیر نکل رہے ہیں جو کہ عوام کا پیسہ چوری کرکے بے ایمانی کی کمائی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد راجستھان کو لوٹنے والوں کا حساب کتاب کیا جائے گا اور انہیں اسے واپس کرنا ہوگا۔

راجستھان کی سرزمین کو بہادروں اور سنیاسیوں کی سرزمین بتاتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ کانگریس نے اس پر نظر رکھی ہوئی ہے اور کانگریس نے دھوکہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے بہادر کئی دہائیوں سے ون رینک ون پنشن کے ساتھ الجھائے پھنسائے رکھا اور اس کے لیے خوب ترسایا۔ انہوں نے الزام لگاتے ہوئے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں اس مقدس سرزمین پر بھگوان کا نام لینا بھی مشکل ہو گیا ہے اور کانگریس اپنے دور حکومت میں شوبھا یاترا کی بھی اجازت نہیں دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس دیوی دیوتاؤں کی یاتراؤں پر پابندی لگاتی ہے اور دہشت گرد تنظیم پی ایف آئی کی ریلیوں کو فروغ دیتی ہے۔ اس الیکشن میں کانگریس کو ختم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ راجستھان کی ثقافت کی حفاظت کے لیے کانگریس حکومت کو ہٹانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ عصمت دری کے معاملات میں ایک وزیر کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہ راجستھان مردوں کی ریاست ہے، انہوں نے کہا کہ یہ راجستھان کے مردوں کی توہین ہے کہ کانگریس کے وزراء بڑی بے شرمی سے کہہ رہے ہیں کہ خواتین کی عصمت دری اس لیے ہو رہی ہے کیونکہ یہ مردوں کی ریاست ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی حفاظت کے لیے مرد اپنے سر کٹوا لیتے ہیں۔

مسٹر مودی نے کہا کہ قاعدے کے مطابق وزیر کو اسی دن عہدے سے ہٹا دیا جانا چاہئے تھا لیکن نہ صرف وزیر کا عہدہ برقرار ہے بلکہ انہیں انتخابات میں ٹکٹ بھی دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دہلی کے لوگوں کا اس کے پاس کچھ ہے جو اتنی گندی باتیں کہنے کے باوجود ٹکٹ لے کر آیا ہے اور الیکشن لڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ الیکشن ایک ایسی دیوالی ہے جس میں ہمیں ہر کونے سے کانگریس کو صاف کرنا ہے، جس طرح دیوالی پر مائیں بہنیں گھر کی صفائی کرتی ہیں۔

پی ایم مودی کی ریلی میں جا رہے 6 پولیس اہلکاروں کی سڑک حادثہ میں موت

جے پور: (ایجنسی) راجستھان کے جھنجھنو میں ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ وزیر اعظم کی ریلی کے لیے جا رہے چھ پولیس اہلکار اتوار کی صبح چورو ضلع میں ایک سڑک حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ پولیس اہلکاروں کی گاڑی ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثہ ضلع کے سجان گڑھ صدر تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے اور زخمی پولیس اہلکاروں کو اسپتال منتقل کیا۔ جھنجھنو میں وزیر اعظم کی انتخابی ریلی میں ناگور کے کھنواسر پولیس اسٹیشن کے 6 پولیس اہلکاروں اور مہیلا تھانے کا ایک پولیس اہلکار کو ڈیوٹی پر مامور کیا گیا تھا۔ پولیس اہلکار ایک زائلو کار کے ذریعے جھنجھنو جا رہے تھے کہ سجان گڑھ صدر تھانے کی کانوتا چوکی کے قریب نیشنل ہائی وے 58 پر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ صبح 5.30 بجے پیش آئے اس حادثے میں کار کا اگلا حصہ چکنا چور ہو گیا۔ موقع پر ہلاک ہونے والے پولیس اہلکاروں کی شناخت کھنواسر تھانے کے اے ایس آئی رام چندر، کانسٹیبل کمبھرام، سریش مینا، تھانارام اور مہیلا تھانے کے کانسٹیبل مہیندر کے طور پر ہوئی ہے۔

آنجہانی اندرا گاندھی کے یوم پیدائش پر کھڑگے، سونیا، راہل کا خراج عقیدت

نئی دہلی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سابق صدر سونیا گاندھی اور راہل گاندھی نے اتوار کی صبح سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کو ان کے 106ویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ دوسری طرف ریاست کی راجدھانیوں میں بھی کانگریس کے ریاستی صدور نے خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر کھڑگے، کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی، راہل گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال اور دیگر قائدین نے سابق وزیر اعظم کی سمادھی شکتی استھل کا دورہ کیا اور پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ کانگریس نے اپنے آفیشل پیج پر ٹویٹ کرکے کہا، آج پورا ملک ہندوستان کی آئرن لیڈی اندرا گاندھی کو یاد کر رہا ہے، جو طاقت، ہمت اور موثر قیادت کی ایک مثال تھیں۔" پارٹی نے سابق وزیر اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کانگریس کے سرکردہ رہنماؤں کا ویڈیو جاری کرکے انہیں سلامی دی۔ دہلی میں دہلی کانگریس کے دفتر میں ریاستی صدر اروندر سنگھ لولی نے آنجہانی اندرا گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

وہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کو ان کی 106ویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سابق وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا، ہندوستان کی سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت۔ ہندوستان کی پہلی اور اب تک کی واحد خاتون وزیر اعظم مسز گاندھی 19 نومبر 1917 کو پیدا ہوئی تھیں۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس کی رہنما کے طور پر ہندوستانی سیاست میں ایک اہم شخصیت تھیں۔

بلوں کو منظور کرنے میں گورنروں کی تاخیر

تمل ناڈو اور کیرالہ کی درخواستوں پر سپریم کورٹ میں سماعت آج

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ پیر کو تمل ناڈو اور کیرالہ حکومت کی طرف سے دو الگ الگ درخواستوں پر سماعت کرے گی جس میں اسمبلیوں سے منظور شدہ بلوں کو منظوری دینے میں گورنروں کی طرف سے تاخیر کا الزام لگایا گیا ہے۔ درخواستوں کی سماعت چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ کرے گی۔ گورنر آر این روی کی جانب سے بلوں کو واپس کرنے کے چند دن بعد، تمل ناڈو اسمبلی نے ہفتہ کو ایک خصوصی اجلاس میں دوبارہ 10 بلوں کو منظور کیا۔ راوی کے واپس کرنے کے بعد قانون، زراعت اور اعلیٰ تعلیم سمیت مختلف محکموں کا احاطہ کرنے والے بل دوبارہ منظور کیے گئے۔ دوبارہ منظور شدہ بلوں کو دوبارہ گورنر کو منظوری کے لیے بھیج دیا گیا۔ عدالت عظمیٰ نے 10 نومبر کو تمل ناڈو کے گورنر کی طرف سے بلوں کی منظوری میں مبینہ تاخیر کو سنگین تشویش کا معاملہ قرار دیا اور راج بھون پر 12 بلوں کو روکے رکھنے کا الزام لگانے والی ریاستی حکومت کی درخواست پر مرکز سے جواب طلب کیا۔ کے لیے مرکز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے اس معاملے میں اٹارنی جنرل یا سالیسٹر جنرل سے مدد طلب کی تھی۔ عدالت نے کہا تھا، رٹ پٹیشن میں جو مسائل اٹھائے گئے ہیں وہ سنگین تشویش کا باعث ہیں۔ اس عدالت کے سامنے پیش کیے گئے تفصیلی بیانات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آرٹیکل 200 کے تحت گورنر کو بھیجے گئے تقریباً 12 بلوں پر مزید کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا تھا کہ دیگر معاملات جیسے کہ پراسیکیوشن کی منظوری دینے کی تجاویز، قیدیوں کی قبل از وقت رہائی کی تجاویز اور پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تقرری کی تجاویز زیر التوا ہیں۔ جسٹس چندر چوڑ کی قیادت والی بنچ نے کہا تھا، صورتحال پر غور کرتے ہوئے ہم دوسرے جواب دہندہ کو نوٹس جاری کرتے ہیں، یعنی یونین آف انڈیا جس کی نمائندگی وزارت داخلہ میں حکومت کے سکریٹری کرتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ اٹارنی جنرل آف انڈیا یا ان کی غیر موجودگی میں سالیسٹر جنرل آف انڈیا عدالت کی مدد کریں۔

ہندوستانی معیشت چار ٹریلین ڈالر کے پار

نئی دہلی، 19 نومبر (یو این آئی) ملکی معیشت کے لحاظ سے آج کا دن یادگار بن گیا جب ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) پہلی بار 4 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر گئی ہندوستان دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بننے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان کی جی ڈی پی میں گزشتہ کچھ برسوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے 2021 میں ہندوستان کی جی ڈی پی 2.3 ٹریلین ڈالر تھی، 2022 میں یہ بڑھ کر 3.6 ٹریلین ڈالر ہو گئی اور 2023 میں بڑھ کر 4 ٹریلین ڈالر ہو گئی۔ جرمنی اس وقت دنیا کی چوتھی بڑی معیشت ہے اور اس وقت جرمنی کی معیشت 4.28 ٹریلین ڈالر ہو چکی ہے۔ ہندوستان کے زر مبادلہ کے ذخائر میں رواں سال میں اب تک 28.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس دوران ملک کی معاشی ترقی کو لے کر سوشل میڈیا پر تعریف ہو رہی ہے۔ ملک کی اس ترقی کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کو مبارکباد دی جا رہی ہے۔

الشفاء ہسپتال 'ڈیتھ زون' بن چکا ہے: ڈبلیو ایچ او

عالمی ادارہ صحت الشفاء ہسپتال سے باقی ماندہ مریضوں کو نکالنے کی تیاریاں کر رہا ہے

غزہ (ایجنسی) عالمی ادارہ صحت نے اتوار کو کہا ہے کہ وہ الشفاء ہسپتال سے باقی ماندہ مریضوں کو نکالنے کی تیاریاں کر رہا ہے کیونکہ اسرائیلی فوج نے کہا کہ وہ حماس کو تباہ کرنے کے لیے اپنی کارروائیوں کو بڑھا رہی ہے۔ اتوار 19 نومبر کو عالمی ادارہ صحت ڈبلیو ایچ او کی طرف سے ایک بیان میں کہا گیا کہ وہ الشفاء ہسپتال سے رہ جانے والے تمام مریضوں کو جلد از جلد نکالنے کا بندوبست کر رہا ہے کیونکہ اسرائیلی فوج وہاں حماس کے خلاف اپنی کارروائیوں میں شدت لا رہی ہے اور وہ حماس کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہتی ہے۔ عالمی ادارے کی طرف سے یہ بیان اقوام متحدہ کے دیگر حکام کے ساتھ غزہ کے الشفاء ہسپتال کے دورے کے بعد سامنے آیا ہے۔ الشفاء ہسپتال پر اسرائیلی فوجیوں نے اس ہفتے کے شروع میں حماس کے عسکریت پسندوں کے تعاقب میں چھاپہ مارا تھا۔ دریں اثناء غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے ایک اہلکار نے بتایا کہ ہفتے کے روز شمالی غزہ کے پناہ گزین کیمپ بشمول اقوام متحدہ کے ایک اسکول، جو بے گھر لوگوں کو پناہ دیے ہوئے تھا، پر دوہرے حملوں میں 80 سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کی طرف سے تصدیق شدہ سوشل میڈیا ویڈیوز میں فلسطینیوں کے سب سے بڑے پناہ گزین کیمپ جبالیہ میں ایک عمارت کے فرش پر خون اور مٹی سے ڈھکی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں جہاں اسکول کی میزوں کے نیچے گدے بندھے ہوئے تھے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے UNRWA کے سربراہ فلپ لازارینی نے ان تصاویر کو 'بھیانک' قرار دیا ہے۔ اُدھر مصر نے بمباری کو 'جنگی جرائم' اور اقوام متحدہ کی جان بوجھ کر 'توہین' قرار دیا ہے۔ غزہ کے محکمہ صحت کے حکام نے بتایا کہ ہفتہ 18 نومبر کو جبالیہ کیمپ کی ایک اور عمارت پر ایک حملے میں ایک ہی خاندان کے 32 افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے 19 بچے تھے۔ اس حملے کا ذکر کیے بغیر اسرائیلی فوج نے کہا جبالیہ کیمپ کے علاقے میں اس "واقعے" کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سات اکتوبر کو فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کی طرف سے اسرائیل پر ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کے جواب میں اسرائیل نے فلسطینی مسلح گروپ حماس کو تباہ کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں تقریباً 1200 افراد ہلاک ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری تھے، اور تقریباً 240 افراد کو حماس نے یرغمال بنایا تھا۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ غزہ پٹی کے اندر چھ ہفتوں سے جاری لڑائی کے نتیجے میں تقریباً 1.6 ملین افراد بے گھر ہو چکے ہیں، اور اسرائیل نے ہفتے کے روز کہا کہ اس کی فوج غزہ کی پٹی کے اضافی محلوں میں اپنی آپریشنل سرگرمیوں کو بڑھا رہی ہے۔ غزہ کا سب سے بڑا ہسپتال الشفاء حالیہ دنوں میں کلیدی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اسرائیلی فورسز کا الزام ہے کہ حماس اسے کمانڈ سینٹر کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ اس دعوے کی عسکریت پسند گروپ حماس اور ہسپتال کے طبی عملے نے تردید کی ہے۔ عالمی ادارے نے اتوار کو مزید کہا کہ وہ الشفاء ہسپتال کے بقیہ مریضوں، عملے اور ان کے اہل خانہ کو فوری طور پر نکالنے" کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ تاہم اس نے انتباہ کیا ہے کہ ہسپتال کے آس پاس موجود سہولیات پہلے ہی بہت زیادہ بکھر چکی ہیں۔ ڈبلیو ایچ او نے غزہ کے لوگوں کی شدید مصیبتوں" کے پیش نظر فوری جنگ بندی پر زور دیا ہے۔ الشفاء ہسپتال کے ڈائریکٹر کے مطابق، ہفتے کے روز، سینکڑوں لوگ اسرائیلی فوج کے حکم پر ہسپتال سے پیدل نکلنے پر مجبور تھے ان میں بیمار، زخمی اور بچے ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔ ان بے گھر لوگوں کو ہفتے کے روز ڈاکٹروں اور نرسوں کے ساتھ ہسپتال سے فرار ہوتے دیکھا گیا جبکہ ہسپتال کے کمپلیکس کے ارد گرد زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کا ایک صحافی، جو اس علاقہ میں موجود تھا، کے مطابق کم از کم 15 لاشیں، جن میں سے کچھ گلنے سڑنے کے ابتدائی مراحل میں تھیں، رستے میں بکھری پڑی تھیں اور علاقے کی تباہ شدہ دکانوں اور الٹی ہوئی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ یہ لاشیں قطار میں پڑی تھیں۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا کہ ہسپتال میں ریڑھ کی ہڈی کی شدید چوٹوں والے 29 مریض طبی امداد کے بغیر حرکت نہیں کر سکتے اور دیگر کو اینٹی بائیوٹک کی کمی کی وجہ سے زخموں میں انفیکشن ہوا ہے۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا کہ 23 بچوں کی حالت "XX انتہائی نازک" ہے۔

'العربیہ' کی ٹیم الشفاء ہسپتال کے اندر پہنچ گئی بیماروں اور زخمیوں کی حالت زار کی عکاسی

غزہ (ایجنسی) العربیہ اور الحدث چینلز نے غزہ کی پٹی میں الشفاء اسپتال کے اندر موجود زخمیوں کی خصوصی تصاویر نشر کیں۔ العربیہ کی ٹیم نے اس وقت ہسپتال کے اندر کا دورہ کیا جب اسرائیلی فوج کی وارننگ پر ہسپتال کا طبی عملہ اور بڑی تعداد میں مریض وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔ کل ہفتے کے روز اسرائیلی فوج نے ہسپتال کے کارکنوں سے کہا کہ وہ اسے ایک گھنٹے کے اندر اندر خالی کر دیں۔ ایک فلسطینی طبی ذریعے نے ہفتے کے روز عرب ورلڈ نیوز ایجنسی کو بتایا کہ اسرائیلی فوج کی طرف سے دی گئی ڈیڈ لائن کے بعد غزہ کے الشفاء ہسپتال سے زیادہ تر ڈاکٹروں، مریضوں اور بے گھر افراد کو نکال لیا گیا ہے۔ ذرائع نے مزید کہا کہ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے اور درجنوں مریض اب بھی الشفاء ہسپتال میں موجود ہیں۔ فلسطینی طبی ذریعے نے مزید کہا کہ الشفاء میڈیکل کمپلیکس میں موجود زیادہ تر ڈاکٹروں، مریضوں اور بے گھر افراد نے ہسپتال کو وسطی غزہ کے دیگر ہسپتالوں کی طرف منتقل کر دیا۔ ذرائع نے کہا کہ سینکڑوں مریضوں کو پہلے ہی پیدل وہاں سے نکالا جا چکا ہے، اور وہاں بے گھر ہونے والے افراد کے علاوہ درجنوں ڈاکٹر ہسپتال چھوڑ چکے ہیں۔ ذریعے نے کہا کہ "منظر افسوسناک تھا" کیونکہ مریضوں کو وہیل چیئر پر دو کلومیٹر سے زیادہ کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ ذرائع کے مطابق ہسپتال کو مکمل طور پر خالی نہیں کیا گیا تھا۔ انکیوبیٹرز میں قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے علاوہ درجنوں مریض وہاں موجود تھے۔ غزہ کی وزارت صحت نے تصدیق کی ہے کہ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے ابھی بھی الشفاء ہسپتال میں موجود ہیں۔ وزارت نے کہا کہ 120 مریض اب بھی ہسپتال میں ہیں جن میں قبل از وقت پیدا ہونے والے بچے بھی شامل ہیں۔

صہیونی حکومت غزہ پر وحشیانہ ترین بمباری کرنے کے باوجود اپنے مقاصد میں ناکام: رہبر انقلاب اسلامی

تہران (ایجنسی) رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے عاشورا یونیورسٹی آف ایرو اسپیس سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے ایرو اسپیس یونٹ کی کاوشوں کا جائزہ لینے کے بعد اپنے خطاب میں فرمایا کہ جب امریکی صدر، جرمن چانسلر، فرانسیسی صدر اور برطانوی وزیر اعظم اپنے تمام تر دعوؤں کے باوجود اس غاصب اور نسل پرست صیہونی حکومت کی حمایت اور اس کی بھرپور مدد کرتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ حکمراں، نسل پرستی کے مکمل طرفدار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ غاصب صیہونی حکومت غزہ پر وحشیانہ ترین بمباری کرنے کے باوجود اپنے مقاصد آگے بڑھانے میں ناکام رہی ہے کیونکہ پہلے یہ جعلی حکومت کہہ رہی تھی کہ اس کا مقصد حماس کو تباہ اور تحریک استقامت کو ناکام بنانا ہے مگر چالیس روز سے زیادہ دنوں کے بعد اور صیہونی حکومت کی جانب سے اپنی پوری توانائی کا استعمال کئے جانے کے باوجود اپنا یہ مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے غزہ میں عورتوں اور بچوں کے اسپتال پر وحشیانہ بمباری کو اپنی شکست و ناکامی پر غاصب صیہونی حکومت کی بوکھلاہٹ کا نتیجہ قرار دیا اور فرمایا کہ غزہ میں تمام تر جارحیت کے باوجود غاصب صیہونی حکومت کی شکست، ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اور لوگوں کے رہائشی مکانات اور اسپتالوں میں گھس جانا کوئی کامیابی نہیں ہے۔ آپ نے غاصب صیہونی حکومت کی ناتوانی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ غاصب صیہونی حکومت کی ناتوانی، امریکہ اور تمام یورپی ملکوں کی ناتوانی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے اسی طرح اسلامی ملکوں کی حکومتوں کی کارکردگی اور فرائض کے بارے میں فرمایا کہ بعض اسلامی حکومتوں نے عالمی اداروں میں بظاہر صیہونی جرائم کی مذمت کی اور بعض دیگر نے تو اب تک ان جرائم کی مذمت بھی نہیں کی اور یہ بات بالکل ناقابل قبول ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اصل کام تو یہ ہے یہ غاصب و ظالم صیہونی حکومت کی شہ رگ حیات ہی منقطع کر دی جائے اور اسلامی ممالک کو چاہیے کہ اس غاصب حکومت کو ایندھن اور مصنوعات فراہم کرنا بند کر دیں۔

غزہ کے لوگوں کو بچانے کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت

غزہ مارچ کے شرکاء سے امیر جماعت سراج الحق کا خطاب

لاہور (ایجنسی) جماعت اسلامی کی جانب سے فلسطینوں سے اظہار یکجہتی کے لئے لاہور میں غزہ مارچ کیا گیا جس میں بچوں و خواتین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ لاہور میں ہونے والے غزہ مارچ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے سراج الحق نے کہا کہ لوگ پوچھتے ہیں ان جلسوں سے کیا بنے گا؟ آج کا مجمع دشمن کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ فلسطینی اکیلے نہیں ہیں، لاہور نے ثابت کر دیا کہ یہ لاکھوں لوگ فلسطینی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب غزہ کے لوگوں کو بچانے کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ سراج الحق نے کہا کہ ہمارا یقین تھا او آئی سی کا سربراہی اجلاس غزہ کے معاملے پر کوئی عملی لائحہ عمل دے گا مگر افسوس او آئی سی نے صرف بے اثر قرارداد منظور کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ 70 سال میں فلسطینیوں نے ایک لمحے کے لیے دشمن کا قبضہ قبول نہیں کیا۔ واضح رہے کہ اس مارچ میں مختلف سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی، ن لیگ، پی ٹی آئی، وحدت المسلمین کے کارکنوں نے بھی شرکت کی۔

پناہ گاہوں میں موجود فلسطینی شہریوں، بچوں اور عورتوں کے خلاف بربریت

غزہ میں صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملوں کی ناصر کنعانی کی مذمت

تہران (ایجنسی) ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے جبالیہ کے "الفاخورہ" اور "تل زعتر" اسکولوں میں سینکڑوں فلسطینی شہریوں کے مجرمانہ، جنون آمیز اور وحشیانہ قتل عام میں بچوں کی قاتل صیہونی حکومت کے اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان ناصر کنعانی نے ہفتے کی رات کہا کہ بدقسمتی سے غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں فلسطینی عوام کی نسل کشی کے حوالے سے دنیا کے ممالک اور بین الاقوامی اداروں کی بے عملی کے سائے میں صیہونی غاصب حکومت ہر روز گھروں میں اور پناہ گاہوں میں موجود فلسطینی شہریوں، بچوں اور عورتوں کے خلاف بربریت اور سفاکانہ طریقے سے نئے جنگی جرائم اور اجتماعی قتل عام کا ارتکاب کر رہی ہے۔ انہوں نے مظلوم اور نہتے فلسطینی عوام کے خلاف غاصب اسرائیلی حکومت کی کھلی اور دانستہ نسل کشی کے تئیں عالمی برادری اور بالخصوص اسلامی ممالک سے فوری اور ٹھوس کارروائی کی ذمہ داری قبول کرنے کا مطالبہ کیا۔ قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی نے بھی ہفتے کی رات اپنی تقریر میں غزہ کی پٹی میں المناک انسانی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور غزہ پٹی کے اسکولوں اور ہسپتالوں سمیت غیر فوجی اہداف پر صیہونی حکومت کے پے در پے حملوں کو ناقابل برداشت قرار دیا۔ قطر کے وزیر خارجہ نے فوری جنگ بندی کے حصول اور رفح گزرگاہ کو مستقل طور پر دوبارہ کھولنے کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی سفارتی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ غزہ میں انسانی امداد کے قافلوں کی آمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ ادھر سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے بھی ایک بیان جاری کر کے غزہ میں انروا کے اسکول الفاخورہ پر غاصب صیہونی حکومت کی بمباری کی مذمت کی ہے۔ سعودی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ غیر فوجیوں کو منظم طور پر حملے کا نشانہ بنانا کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے۔ سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے فلسطینیوں کے خلاف وحشیانہ جنگی جرائم پر غاصب صیہونی حکومت کے خلاف قانونی کارروائی کے بین الاقوامی میکانزم کو فعال کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یمن کی عوامی تحریک انصار اللہ نے بھی غزہ میں اقوام متحدہ کے اسکول الفاخورہ پر صیہونیوں کے حملے کو مظلوم فلسطینی عوام کے خلاف غاصب صیہونی حکومت کے جنگی جرائم کا تسلسل قرار دیا ہے۔ انصار اللہ یمن نے اپنے بیان میں بین الاقوامی اداروں سے غاصب صیہونی حکومت کی جانب سے مظلوم فلسطینی عوام کی نسل کشی پر خاموشی توڑنے اور اس کے خلاف ضروری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ حزب اللہ لبنان نے بھی کہا ہے کہ صیہونی حکومت امریکا کی مشارکت اور اس کی حمایت سے فلسطینی عوام کا قتل عام کر رہی ہے اور تل ابیب کے جرائم کے لئے اس کے مغربی اتحادی جواب دہ ہیں۔

امریکی کانگریس اراکین کا بائیڈن انتظامیہ کو خط

پاکستان کی امداد روکنے کا مطالبہ

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی کانگریس کے 11 ارکان نے امریکی سیکریٹری خارجہ انتونی بلنکن کو لکھے گئے خط میں بائیڈن انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان کے لیے مستقبل میں امریکی امداد اس وقت تک روک دیں جب تک ملک میں آئینی نظام بحال نہیں ہو جاتا اور آزادانہ اور منصفانہ انتخابات نہیں ہو جاتے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق امریکی قانون سازوں نے لیہی قوانین اور فارن اسسٹنس ایکٹ کے سیکشن 502 (بی) کے تحت محکمہ خارجہ سے قانونی طور پر اس بات کا تعین کرنے کی درخواست کی کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ آیا امریکا کی جانب سے سیکیورٹی امداد نے پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں سہولت فراہم کی۔ انہوں نے لکھا کہ ہم مزید درخواست کرتے ہیں کہ پاکستان کو سیکیورٹی امداد کی فراہمی اس وقت تک روک دی جائے جب تک کہ پاکستان فیصلہ کن طور پر آئینی نظام کی بحالی کی طرف نہیں بڑھتا، جس کے تحت آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا انعقاد ہو جس میں تمام جماعتیں آزادانہ طور پر حصہ لینے کی اہل ہوں۔ خط میں پاکستان میں توہین مذہب کے قانون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کا بھی تذکرہ کیا گیا، خط میں انتونی بلنکن کو متنبہ کیا گیا کہ مجوزہ تبدیلیوں کو چھوٹے مذہبی گروہوں اور اقلیتوں کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ قانون سازوں نے لکھا کہ ہم فوجداری قانون (ترمیمی) بل 2023 کی منظوری کے حوالے سے انتہائی فکر مند ہیں جو توہین رسالت کے موجودہ قانون کو سخت کرے گا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس بل پر صدر کے دستخط ہونا باقی ہیں، بل کی منظوری کے لیے بہت سے اراکین پارلیمنٹ کی جانب سے باقاعدہ پارلیمانی طریقہ کار پر عملدرآمد کے بار بار مطالبات کے باوجود یہ بل جلد بازی میں منظور کر لیا گیا۔ قانون سازوں نے متنبہ کیا کہ پاکستان میں مذہبی بنیادوں پر ظلم و ستم بدستور جاری ہے اور اگر یہ بل قانون بن جاتا ہے تو ہم مستقبل میں مذہب اور عقیدے کی آزادی پر پابندیوں کے بارے میں فکر مند ہیں۔ یہ اقدام کانگریس کی خاتون رکن الہان عمر کی جانب سے اٹھایا گیا، جو امریکی کانگریس میں مسلم کاز کی چیمپئن ہیں، دیگر دستخط کنندگان میں فریک پیلون جونیئر، جوکین کاسترو، سمر لی، ٹیڈ ڈبلیو لیو، ڈینا ٹائٹس، لائیڈ ڈوگیٹ اور کوری بش شامل ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کانگریس کے ترقی پسند گروپ کے ارکان ہیں، واشنگٹن میں مسئلہ فلسطین کو اجاگر کرنے میں کانگریس نے کلیدی کردار ادا کیا اور غزہ میں فوری جنگ بندی کے مطالبے کے لیے منعقدہ احتجاجی جلسوں اور ریلیوں میں بھی شرکت کی۔ پاکستان کے بارے میں امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں لکھا کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتیں خاص طور پر توہین مذہب کے الزامات کی بنیاد پر قانونی چارہ جوئی یا تشدد کا شکار ہیں اور توہین مذہب کے مقدمات مذہبی آزادی کے لیے کافی خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ پاکستان میں پچھلی حکومت نے سابق وزیر اعظم عمران خان اور ان کی کابینہ کے اراکین کے خلاف توہین مذہب کے قوانین کو ہتھیار بنایا۔ امریکی قانون سازوں نے ایک دیرینہ اتحادی کے طور پر پاکستان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے آزادی اظہار اور مذہبی پابندیوں، جبری گمشدگیوں، فوجی عدالتوں اور سیاسی مخالفین اور انسانی حقوق کے محافظوں کو ہراساں اور گرفتار کرنے جیسے مسائل کو حل کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ امریکی قانون سازوں نے چیئرمین پی ٹی آئی عمران خان کے خلاف مقدمات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ انہیں مبینہ طور پر آفیشل سیکرٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر سزائے موت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ خط میں انسانی حقوق کی وکیل ایمان مزاری کا بھی تذکرہ کیا گیا، جنہیں جبری گمشدگیوں کے خلاف ایک ریلی میں تقریر کرنے کے بعد بغیر وارنٹ گرفتاری کے رات 3 بجے اُن کے گھر سے اٹھا لیا گیا تھا۔ خط میں اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے پر زور دیا گیا کہ وہ ایمان مزاری، خدیجہ شاہ اور عمران خان کے کیسز سمیت انسانی حقوق کے لیے سرگرم سماجی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کے کیسز کی سماعتوں اور دیگر قانونی کارروائیوں کے لیے مبصرین بھیجیں۔ امریکی قانون سازوں نے لکھا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکا مثبت تبدیلی کے لیے تعمیری کردار ادا کر سکتا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارا تعاون پاکستان کے عوام کے لیے منصفانہ مستقبل کے قیام میں معاونت کر سکتا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں انسانی حقوق، جمہوریت اور استحکام کے فروغ کے لیے سیکریٹری انتونی بلنکن کے ساتھ کام کرنے کی پیشکش بھی کی۔

اسرائیل نے شفا ہسپتال سے کئی لاشیں غائب کر دی ہیں: حماس

غزہ، 19 نومبر (اے یو ایس) حماس تحریک کے رہنما اسامہ حمدان نے کہا کہ القسام بریگیڈ نے اسرائیلی فوج کو اس کے ارکان، افسروں اور ساز و سامان کے لحاظ سے نقصان پہنچایا۔ ہفتہ کو پریس کانفرنس کرتے ہوئے اسامہ حمدان نے کہا اسرائیل چوبیس گھنٹے اپنا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اب وہ جنوبی غزہ پر اسی طرح بمباری کر رہا ہے جیسا اس نے شمالی غزہ میں کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج نے شفا میڈیکل کمپلیکس کے ڈائریکٹر کو کمپلیکس خالی کرانے کے لیے 6 بار طلب کیا اور طبی عملے کو وہاں سے جانے پر مجبور کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج ان علاقوں میں قتل عام کر رہی ہے جو اس کے دعوی کے مطابق محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا شہید ہونے والوں میں سے 43 فیصد جنوبی غزہ کی پٹی میں ہیں۔ انہوں نے تصدیق کی کہ اسرائیلی فوج کو شفا ہسپتال میں کوئی مبینہ کمانڈ روم نہیں ملا۔ یاد رہے اسرائیل نے ہسپتال میں حماس کے کمانڈ روم کی موجودگی کا دعویٰ کیا تھا۔ اسامہ حمدان نے مزید کہا کہ اسرائیلی فوجیوں نے شفا ہسپتال سے کچھ لاشیں بھی اغوا کر لی ہیں اور اسی بنا پر اسرائیل اب حماس کے متعدد رہنماؤں کو مار ڈالنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ العربیہ نے شفا ہسپتال کے اندر سے خصوصی مناظر نشر کیے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیلی فوجیوں نے کچھ لاشیں منتقل کی ہیں۔ ہفتے کے روز حماس نے اپنی قانون ساز کونسل کے سربراہ احمد بحر کی ہلاکت کا اعلان کیا اور بتایا کہ احمد بحر اسرائیلی بمباری کی زد میں آ کر جاں بحق ہوئے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ حماس نے سات اکتوبر کو جنگ شروع ہونے کے بعد سے اپنے ایک سینئر رہنما کے جاں بحق ہونے کا اعلان کیا ہے۔

یہود مخالف بیان کی حمایت پر ایلون مسک پر تنقید، ایکس کو اشتہارات دینے پر پابندی

واشنگٹن (ایجنسی) سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) کے مالک ایلون مسک کی جانب سے یہودی مخالف پوسٹ کی حمایت کی وائٹ ہاؤس نے شدید مذمت کی ہے اور والٹ ڈزنی سمیت اہم کمپنیوں نے ایکس کو اشتہارات دینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ میں کہا گیا تھا کہ یہودی سفید فام افراد کے خلاف نفرت پھیلانے کے ذمہ دار ہیں اور ایلون مسک نے اس پوسٹ سے اتفاق کیا تھا۔ پوسٹ میں کہا گیا تھا کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک سازشی مفروضہ تیار کیا گیا ہے کہ یہودیوں اور بائیں بازو کے لوگوں کو سفید فام لوگوں کو نسلی اور ثقافتی طور پر غیر سفید فام لوگوں سے تبدیل کر دیا جائے جو در اصل سفید فام لوگوں کی نسل کشی کا باعث بنے گا۔ وائٹ ہاؤس نے ایلون مسک پر امریکی اقدار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہود دشمنی اور نسل پرستانہ نفرت کے فروغ کا الزام لگایا۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان اینڈریو بیٹس نے 7 اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہولوکاسٹ کے بعد یہودیوں کے لیے سب سے مہلک دن کے محض ایک ماہ بعد اس طرح کے بھیانک جھوٹ کی ترویج ناقابل قبول ہے۔ دوسری جانب سے ایلون مسک کے اس اقدام کو معاشی سطح پر بھی سنگین نتائج کا سامنا ہے اور اہم امریکی کمپنیوں نے ایکس کو اشتہارات نہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ڈزنی، وارنر بروس ڈسکوری اور کام کاسٹ کے علاوہ لائنز گیٹ انٹرٹینمنٹ اور پیراماؤنٹ گلوبل نے جمعہ کو کہا کہ وہ ایکس کو دیے جانے والے اشتہارات کو روک رہے ہیں۔

کینیڈا: ٹورنٹو میں مسلمانوں کے خلاف 3 نفرت انگیز واقعات میں ملوث شخص گرفتار

ٹورنٹو (ایجنسی) کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں 3 نفرت انگیز واقعات میں ملوث 28 سالہ شخص کو پولیس نے گرفتار کر لیا، ان میں سے تازہ ترین واقعہ آج صبح سویرے ٹورنٹو اسلامک سنٹر میں پیش آیا۔ پولیس نے بتایا کہ ٹورنٹو کے شہری چینڈلر مارشل کو ان واقعات میں درجن بھر مقدمات کا سامنا ہے جن میں اُسے ایک ٹیکسی ڈرائیور اور ایک باحجاب خاتون پر نامعلوم مادہ چھڑکتے ہوئے دیکھا گیا اور ٹورنٹو کی ایک مسجد میں نمازیوں پر پتھر اور موٹر سائیکل کی زنجیر سے حملہ کیا گیا۔ ہفتے کو صبح چینڈلر مارشل مبینہ طور پر مسجد کے قریب پہنچا اور نمازیوں سے جھگڑا شروع کر دیا، اس نے نمازیوں پر پتھر پھینکا اور ان کے خلاف توہین آمیز نعرے لگائے۔ بعد ازاں اس نے مبینہ طور پر ایک نمازی پر بائیک کی زنجیر سے حملہ کیا، متاثرہ شخص کو معمولی چوٹیں آئیں۔ مسجد کے باہر اجتماعات پر حملے کے بعد جاری ہونے والے ایک بیان میں نیشنل کونسل آف کینیڈین مسلمز (این سی سی ایم) نے واقعے کی تفصیلات شیئر کیں۔ 'این سی سی ایم' نے ایکس پر شیئر کیے گئے بیان میں کہا کہ آج صبح فجر کی نماز کے وقت ٹورنٹو اسلامک سینٹر پر ایک شخص نے حملہ کیا جو خود کو اسرائیلی کہہ رہا تھا، اس نے وہاں موجود مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا۔ این سی سی ایم نے مزید کہا کہ اس شخص نے نمازیوں پر حملہ کیا، اس نے ایک بھاری پتھر پھینکا اور کھڑکیوں پر لاتیں ماریں۔ بیان میں بتایا گیا کہ وہ ٹورنٹو پولیس کے ساتھ رابطے میں ہیں اور تینوں واقعات کو اشتعال انگیز اور اسلاموفوبیا پر مبنی قرار دیا۔ جس اسلامک سینٹر کے باہر یہ حملہ ہوا انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں ڈرایا نہیں جا سکتا، ہماری پہلی ترجیح نمازیوں کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے، ہمیں اسلاموفوبیا سمیت ہر قسم کی نفرت سے لڑنے کے لیے طویل مدتی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ دریں اثنا پولیس نے بدھ کو چینڈلر مارشل کے ہاتھوں پیش آنے والے دیگر 2 واقعات کی تفصیلات بھی شیئر کیں۔ چینڈلر مارشل نے بدھ کو فرنٹ اور یونگ کے علاقے میں ایک ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا کہ کیا وہ مسلمان ہے اور پھر اس پر مبینہ طور پر حملہ کر دیا، اس نے ڈرائیور کے چہرے پر نامعلوم مادہ چھڑکا تھا اور پھر موقع سے فرار ہو گیا۔

بلوچستان: ضلع کیچ کی تحصیل ہوشاب میں دھماکہ، 3 کی موت

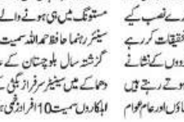

بلوچستان (ایجنسی) صوبہ بلوچستان کے ضلع کیچ کی تحصیل ہوشاب میں دھماکے سے گاڑی میں سوار 3 افراد جاں بحق ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر ضلع کیچ حسین جان بلوچ نے ڈان نیوز کو بتایا کہ ضلع کیچ کے تحصیل ہوشاب کے علاقے بالگتر میں گاڑی کے قریب دھماکا ہوا جس سے کار میں سوار تین افراد جاں بحق ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی لیویز اہلکار پہنچ گئے اور لاشوں کو تربت ہسپتال منتقل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دھماکا گاڑی کے بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے نتیجے میں ہوا یا سڑک کنارے نصب کیے گئے بم کے نتیجے میں یہ دھماکا ہوا، ہم اس حوالے سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ بلوچستان ایک عرصے سے دہشت گردوں کے نشانے پر ہے اور اکثر بم دھماکے اور دہشت گردی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں جس میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ ساتھ مذہبی و سیاسی رہنماؤں اور عام عوام تک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گزشتہ ماہ کوئٹہ میں پاکستان منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے پروجیکٹ منیجر کی گاڑی کو سڑک کنارے نصب بم سے نشانہ بنایا گیا تھا جس کے نتیجے میں منیجر جاں بحق اور ڈرائیور شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی دہشت گردی کی کارروائی 29 ستمبر کو کی گئی تھی جب مستونگ میں 12 ربیع الاول کے جلوس میں دھماکے کے نتیجے میں 50 سے زائد افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ اس واقعے سے کچھ عرصہ قبل ضلع مستونگ میں ہی ہونے والے ایک اور دھماکے میں جے یو آئی (ف) کے سینئر رہنما حافظ حمد اللہ سمیت 11 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ اس سے قبل گزشتہ سال بلوچستان کے علاقے ڈیرہ بگٹی میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں سینیٹر سرفراز بگٹی کے کزن سمیت 4 افراد جاں بحق اور لیویز اہلکاروں سمیت 10 افراد زخمی ہو گئے تھے۔

ارجنٹینا میں صدارتی انتخابات کے لیے ووٹنگ

بیونس آئرس، 19 نومبر (یو این آئی) ارجنٹینا میں تقریباً 3.8 کروڑ لوگ اتوار کے روز صدارتی انتخاب کے لیے ووٹ ڈالیں گے جس میں حکمران پارٹی کے امیدوار، وزیر اقتصادیات سرجیو ماسا اور دائیں بازو کے لبرٹی ایڈوانس اتحاد کے امیدوار جاویئر مائلی کے درمیان انتخابی مقابلے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اکتوبر میں ہونے والے عام انتخابات میں مسٹر ماسا کو 36.68 فیصد ووٹ حاصل ہوئے تھے، جبکہ مسٹر مائلی 29.98 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔ ملک میں اعلیٰ ترین عہدے کے لیے 45 فیصد ووٹ یا اپنے نزدیکی حریف سے 10 فیصد زائد ووٹ کے ساتھ 40 فیصد ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے، جس کے پیش نظر یہ دوسری مرتبہ ووٹنگ ہو رہی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ارجنٹائن لاطینی امریکہ میں برازیل اور میکسیکو کے بعد تیسری بڑی معیشت ہے۔

کارواں بننے سے پہلے ہی بچھڑنے لگے ساتھی

'انڈیا' میں اتحادیوں کے ساتھ تال میں نہیں بیٹھا پا رہی ہے کانگریس؟

لکھنؤ:19 نومبر(پی این ایس) 'انڈیا' اتحاد کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ کارواں بننے سے پہلے ہی ساتھی الگ ہونے لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات میں جہاں کانگریس اور ایس پی آمنے سامنے رہے، وہیں یوپی میں بھی ایسی ہی تصویر ابھرتی نظر آرہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوک سبھا انتخابات کے لئے اتحاد میں شامل پارٹیوں میں تال میل پیدا کرنے میں کانگریس کس طرح ناکام ہورہی ہے۔ اس کی ایک اور مثال نیوز اینکرز کا بائیکاٹ ہے۔ اپوزیشن اتحاد انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلوسیو الائنس (انڈیا) کی رابطہ کمیٹی نے 13 ستمبر کو 14 نیوز اینکرز کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔ اتحاد کی میڈیا کمیٹی نے ان صحافیوں کے پروگراموں کا بائیکاٹ کرنے اور ان کی میزبانی میں ہونے والے مباحثوں میں اپنا نمائندہ نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن، ایس پی نے اسے ماننے سے انکار کرتے ہوئے اب بائیکاٹ واپس لے لیا ہے۔ ایس پی نے اپنے ترجمانوں کو تمام نیوز چینلز پر اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مدھیہ پردیش انتخابات کے دوران اس لائن کو سب سے پہلے کانگریس کے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے توڑا تھا۔ انہوں نے نہ صرف اتحاد کی طرف سے کالعدم قرار دیے گئے اینکر کو انٹرویو دیا بلکہ ان کے ساتھ تصاویر بھی کھنچوائیں جو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہیں۔ اتحاد میں شامل پارٹی ایس پی کو یہ بات پسند نہیں آئی ہے۔ اس نے نہ صرف اسے نشانہ بنایا بلکہ ایسے تمام کالعدم اینکرز کے ساتھ چرچا کے لیے اپنے دروازے بھی کھول دیے۔ ایس پی نے اپنے ترجمانوں کو تمام چینلز پر اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مطلب اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' میں سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا ہے۔ مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات میں کانگریس نے ایس پی کے ساتھ بڑا کھیل کھیلا۔ جس کے بعد دونوں پارٹیوں کے تعلقات خراب ہونے لگے۔ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہونے کی وجہ سے ایس پی نے 69 سیٹوں پر اکیلے الیکشن لڑا۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے خود الیکشن کی کمان سنبھالی ہے۔ اس دوران انہوں نے بی جے پی کے ساتھ مل کر کانگریس کو ڈانٹ پلائی اور اسے ذات کی مردم شماری میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ لوک سبھا انتخابات کے سلسلے میں کانگریس کی پرانے عہدیداروں کے ساتھ حالیہ میٹنگ میں بھی زیادہ تر لوگ ایس پی کے ساتھ اتحاد کے حق میں نہیں ہیں۔ اپنے ماضی کے تجربے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے ایس پی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایس پی کے ترجمان سنیل ساجن کا کہنا ہے کہ اگر کانگریس 'انڈیا' اتحاد کے بنائے گئے اصولوں پر عمل نہیں کررہی ہے تو وہ اپنے اتحادیوں سے کیسے امید رکھے گی۔ کانگریس کی سوچ بھی بی جے پی جیسی ہے۔ چھوٹی پارٹیوں کو ساتھ رکھنا کانگریس کی ذمہ داری ہے۔ اجتماعی فیصلوں کو قبول کرنا سب کی ذمہ داری ہے۔ کانگریس کے ترجمان انشو اوستھی کا کہنا ہے کہ ہندوستانی اتحاد کی تمام سیاسی جماعتیں اجتماعی طور پر اس فیصلے کی تعمیل کریں گی۔ ایسے میں ایس پی کے چھوٹے لیڈر اور ترجمان کا ویڈیو بیان جاری کرنے سے مقصد کمزور ہوجائے گا۔ ایس پی قیادت اپنے بیانات بند کرے۔ بی جے پی کے ترجمان سمیر سنگھ نے کانگریس اور ایس پی کے درمیان رسہ کشی پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اتحاد خود غرضی کی وجہ سے بنایا گیا ہے۔ یہ کرپشن کو بچانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ سطح پر نہیں آئے گا۔ سیاسی تجزیہ کار وریندر سنگھ راوت کا کہنا ہے کہ اپوزیشن اتحاد انڈیا میں شامل علاقائی جماعتیں اپنی اپنی ریاستوں میں مضبوط ہیں۔ کانگریس کو تال میل برقرار رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ اگر یوپی میں ایس پی کے ساتھ اتحاد نہیں ہوتا تھا تو کانگریس کے کچھ لیڈر بی ایس پی کے ساتھ میل جول بڑھانے میں مصروف تھے لیکن، مایاوتی نے X پر لکھا، چاہے بی جے پی ایم پی، چھتیس گڑھ، راجستھان وغیرہ میں جیت جائے، کانگریس کو نہیں جیتنا چاہیے۔ اس کی وجہ سے بی ایس پی کے ساتھ اتحاد کی گنجائش بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسی طرح آر ایل ڈی راجستھان میں ایک سیٹ حاصل کرنے کے بعد بھی کانگریس کے خلاف کچھ نہیں کہہ رہی ہے۔ لیکن، اس کے لیڈران بھی اندر سے کانگریس سے خوش نہیں ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے مغربی یوپی میں ایک درجن سے زیادہ سیٹوں پر اپنی تیاری کی بات بھی کی ہے۔ سینئر سیاسی تجزیہ کار رتن منی لال کا کہنا ہے کہ جہاں کوئی بھی پارٹی مضبوط ہوگی وہ غلبہ حاصل کرنا چاہے گی۔ وہ کانگریس کو اپنی سرزمین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینا چاہتی یہ ہر ریاست میں لاگو ہوتا ہے۔ کانگریس ایک قومی پارٹی ہونے کے ناطے انڈیا اتحاد میں شامل جماعتوں میں خود کو سرفہرست رکھنا چاہتی ہے۔ بنگال، کیرالہ، تمل ناڈو، یوپی اور بہار کی علاقائی پارٹیاں اپنی ریاستوں میں مضبوط ہیں۔ یہاں کانگریس کو غالب رہنے کے لیے چیلنج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انتخابات کے قریب آتے ہی باہمی تلخیوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

طلاق کے بغیر دوسری شادی، اب سوامی پرساد موریہ کی بیٹی سنگھ مترا تنازعات میں گھریں، عدالت نے کیا طلب

لکھنؤ:19 نومبر(پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر سوامی پرساد موریا اکثر اپنے بیانات کی وجہ سے خبروں میں رہتے ہیں۔ اب ان کی بیٹی اور بدایوں سے بی جے پی ایم پی سنگھ مترا موریہ تنازعات میں گھر گئی ہیں۔ سنگھ مترا کو ایم پی ایم ایل اے عدالت نے 6 جنوری 2024 کو طلب کیا ہے۔ دیپک کمار سوارنکر نامی شخص نے ان کا شوہر ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ان پر دھوکہ دہی اور طلاق کے بغیر دوسری شادی کرنے کا الزام لگایا ہے جس پر عدالت نے یہ سمن جاری کیا ہے۔ سنگھ مترا کے علاوہ، عدالت نے ان کے والد سوامی پرساد موریہ، والدہ شیوا موریا، بھائی اُتکرشت موریا، نیرج تیواری، سوریا پرکاش شکلا عرف چانو شکلا اور ہریتک سنگھ کو بھی پیش ہونے کے لیے سمن جاری کیا ہے۔ ان پر حملہ، قتل کی دھمکی اور مجرمانہ سازش کا الزام ہے۔ سوشانت گولف سٹی کے رہنے والے دیپک کمار سوارنکر نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ بتایا گیا کہ مدعی اور سنگھ مترا 2016 سے لیوان ریلیشن شپ میں رہ رہے تھے۔ دیپک کا دعویٰ ہے کہ سنگھ مترا موریہ اور سوامی پرساد موریا نے انہیں بتایا تھا کہ سنگھ مترا کو اس کے پہلے شوہر سے طلاق ہوگئی تھی۔ 3 جنوری 2019 کو اس نے سنگھ مترا سے اپنے گھر میں شادی کی۔ الزام ہے کہ سنگھ مترا نے 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں جھوٹا حلف نامہ دے کر خود کو غیر شادی شدہ قرار دیا تھا۔ جبکہ اس کا اپنے پہلے شوہر سے طلاق مئی 2021 کے مہینے میں ہوا تھا۔

چھوٹی صنعتوں کے معاملے میں پچھڑا کانپور، اب لکھنؤ میں بھی ہوئیں سب سے زیادہ اسمال انڈسٹری

لکھنؤ:19 نومبر(پی این ایس) اتر پردیش کی تصویر تیزی سے بدل رہی ہے۔ اب ایک سیاسی گڑھ ہونے کے ساتھ ساتھ لکھنؤ آہستہ آہستہ صنعتی گڑھ بھی بنتا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کانپور سے صنعتی راجدھانی کا ٹائٹل کھسک رہا ہے۔ سنٹرل ایم ایس ایم ای ڈپارٹمنٹ کے مطابق یوپی میں چھوٹی اکائیوں کی تعداد لکھنؤ میں سب سے زیادہ ہے۔ غازی آباد دوسرے نمبر پر آگیا ہے اور کانپور کھسک کر تیسرے نمبر پر آگیا ہے۔ پورے یوپی میں کل 32.19 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایم ای یونٹ ہیں۔ ایم ایس ایم ای یونٹس کی تعداد کے لحاظ سے لکھنؤ نمبر ون بن گیا ہے۔ لکھنؤ میں 11.1 لاکھ یونٹ ہیں۔ غازی آباد میں 03.1 لاکھ یونٹ اور کانپور میں 82 ہزار سے زیادہ یونٹس ہیں۔ غازی آباد اور لکھنؤ ریاست کے صرف دو اضلاع ہیں جہاں چھوٹی اکائیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس سے پہلے کانپور میں سب سے زیادہ ایم ایس ایم ای یونٹ تھے۔ صنعتی توسیع کی بات کریں تو مغربی اور وسطی یوپی اب بھی کافی خوشحال ہیں۔ پوروانچل اور بندیل کھنڈ اس معاملے میں اب بھی پیچھے ہیں لیکن اچھی بات یہ ہے کہ ان علاقوں میں صنعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، جو بھی صنعتی طور پر بہت پسماندہ تھے۔ دیوریا جیسے ضلع میں تقریباً 25 ہزار یونٹس ہیں۔ یہ تعداد جھانسی، بارہ بنکی، ہاپوڑ اور رائے بریلی جیسے اضلاع سے زیادہ ہے۔ بلرام پور، مئو، گونڈا، بلیا اور چندولی میں بھی صنعتوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ان اضلاع میں اوسطاً 15 ہزار سے زائد یونٹس ہیں۔ پہلے فرخ آباد میں مزید یونٹس تھے۔ آج امروہہ (088,13) اور فرخ آباد (139,13) میں صنعتی ترقی تقریباً برابر ہو چکی ہے۔ بہتر انفراسٹرکچر کی وجہ سے وارانسی اور گورکھپور میں صنعتی ترقی میں بھی غیر متوقع طور پر اضافہ ہوا ہے۔ وارانسی ٹاپ 10 صنعتی اضلاع کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہے۔ گورکھپور نے اپنی تیز رفتار ترقی کی وجہ سے اس فہرست میں جگہ بنائی ہے۔ کانپور انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا۔ جس کا نتیجہ نظر آرہا ہے اور انڈسٹری یہاں سے کھسک گئی ہے۔

سڑک حادثہ میں ہلاک بی جے پی لیڈر کی آخری رسوم ادا

شاملی،19 نومبر(یو این آئی) اتر پردیش کے شاملی ضلع کے تھانہ بھون سے اپنے گاؤں لوٹتے ہوئے راستے میں پیش آئے سڑک حادثے میں انتقال کر جانے والے بی جے پی کے لوک سبھا میڈیا انچارج یوگیش شرما عرف یوگی کی آج آخری رسومات ادا کردی گئیں۔ یوگیش کی موت سے شاملی کے بی جے پی کارکنوں کے ساتھ ان کے اہل خانہ میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ گنے کے سابق وزیر سریش رانا نے بی جے پی لیڈر کی موت پر غم کا اظہار کیا ہے۔ ضلع کے تھانہ بھون علاقہ کے مانک پور گاؤں کے رہنے والے یوگیش شرما عرف یوگی (34) پیشے سے فوٹو گرافر تھے۔ اس کے علاوہ یوگیش شرما بی جے پی کے سرگرم کارکن تھے اور انہیں کیرانہ لوک سبھا سوشل میڈیا انچارج اور پارٹی میں کئی دیگر اہم عہدوں پر مقرر کیا گیا تھا۔ یوگیش نے ہفتہ کی رات پولیس اسٹیشن میں اپنے دوست کے بیٹے کی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی تھی۔ یہاں سے تقریباً دس بجے وہ بائک پر اپنے گاؤں مانک پور روانہ ہوئے۔ راستے میں وہ جیسے ہی خان پور گاؤں کے انڈر پاس کو عبور کر کے موڑ پر پہنچے تو اچانک نامعلوم گاڑی نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ اہل خانہ کے مطابق ٹکر کی وجہ سے یوگیش بری طرح زخمی ہوکر سڑک کے کنارے گر گئے۔ اس دوران کافی دیر تک کوئی راہگیر موقع سے نہیں گزرا جس کی وجہ سے یوگیش زخمی حالت میں موقع پر ہی پڑے رہے۔ کچھ دیر بعد موقع سے گزر رہے انوج نامی نوجوان نے یوگیش کو دیکھا اور ان کے بھائی کو اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر گھر والے موقع پر پہنچے اور 112 کی مدد سے یوگیش کو تھانہ بھون کے کمیونٹی اسپتال میں دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے داخل کرایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے یوگیش کو مردہ قرار دے دیا۔ یوگیش دو بچوں، ایک بیٹے اور ایک بیٹی کا باپ تھے۔ دوسری جانب پولیس نے پنچنامہ بھر کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ان کی آخری رسومات آج ادا کی گئیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش کی جارہی ہے اور نامعلوم گاڑی کا سراغ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

انڈیا وانڈیا اتحاد ہوگا مضبوط: اجئے رائے

جونپور:19 نومبر(یو این آئی) کانگریس کے ریاستی صدر اجئے رائے نے کہا ہے کہ تین دسمبر کو ایم پی چھتیس گڑھ کے انتخابات کے نتائج آنے کے بعد انڈیا اتحاد میں سیٹوں کی تقسیم ہو پائے گی۔ ریاست کی سبھی 80 سیٹوں پر کانگریس مضبوطی سے لڑنے کے لئے تیار ہے۔ سب سے پہلے کرکٹ عالمی کپ ہمارا ہوتو انڈیا وانڈیا اتحاد دونوں مضبوط ہوگا۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے ہفتہ کو دیر رات جونپور میں پریس کانفرنس میں تاناپالیکر کے ذریعہ بچے کو تھپڑ رسید کرنے پر کہا کہ ایسی بدتمیزی کاشی میں نہیں ہوگی۔ ہم چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں آنے والے اسمبلی انتخابات کے نتائج میں کلین سویپ کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم تلنگانہ اور راجستھان میں بھی جیتیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کانگریس یوپی میں مضبوط مقابلہ کرے گی۔ اس کے لیے ریاست میں کارکنوں اور لیڈروں سے رابطہ قائم کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی کا ماڈل ناکام ہوگیا ہے۔ ریاست میں ہر روز لوگوں کا قتل ہورہا ہے اور ریاستی حکومت اس پر قابو پانے میں ناکام ہورہی ہے۔ کانگریس مودی، یوگی، ای ڈی، سی بی آئی سے لڑ کر الیکشن لڑنے کے لیے تیار ہے۔ بی ایس پی کے ساتھ اتحاد پر ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تمام اہل وطن کو چھٹ کی نیک خواہشات۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان رام مندر کسی پارٹی کی جاگیر نہیں ہے۔ بھگوان رام سب کے ہیں۔ اگر پرینکا گاندھی وارانسی اور رائے بریلی سے الیکشن لڑنا چاہتی ہیں تو کانگریس پارٹی مضبوطی سے الیکشن لڑے گی۔ اگر ایک بار پھر کانگریس پارٹی وارانسی سے لوک سبھا انتخابات کے لیے ان پر اعتماد کرتی ہے تو وہ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔ وہ گجرات سے کیم چھوکرنے نہیں آئے، وارانسی ان کا آبائی گھر ہے اور وہ وہاں کے رہنے والے ہیں۔

باقر گزر رہی تھی شریفانہ زندگی، خانہ خراب کرگیا بیٹھے بٹھائے عشق

"ڈاکٹر تشنہ عالمی ایک صاحب طرز شاعر تھے"

لکھنؤ:19 نومبر۔ سہ حرفی لفظ "عشق" میں بڑی وسعت ہے۔ اسی وسعت کو سمجھ کر تصورات وخیالات کو شعری پیکر عطا کرنے کے لیے شعرائے لکھنؤ نے مختلف اصناف میں اپنی فکر اور فن کے جلوے بکھیرے۔ موقع تھا شام پیس فاؤنڈیشن اور مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے ماہانہ مشاعرے کا۔ خاص بات یہ رہی کہ شہر ادب کے منفرد مزاج شاعر ڈاکٹر تشنہ عالمی کو شایان شان خراج عقیدت ومحبت پیش کیا گیا۔ معروف قلم کار رضوان احمد فاروقی نے کارنامات کے ساتھ اپنا مضمون بعنوان "صاحب طرز شاعر ڈاکٹر تشنہ عالمی پڑھا۔ جسے سن کر سننے والوں نے اس طرح داد دی جیسی کہ شاعری سن کر دی جاتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح یہ پروگرام بھی سینٹ روز پبلک اسکول (گڑھی پیر خاں) ٹھاکر گنج میں ہوا۔ جس کی صدارت ممتاز صحافی وادیب احمد ابراہیم علوی نے کی، سرپرستی صاحب دیوان شاعر محمد فاروق جاذب لکھنوی نے اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے سینئر شاعر احمد سجاد اور حاجی نصیر انصاری (بارہ بنکی) رونق محفل رہے۔ زبیر انصاری اور صغیر نوری کو قوافی کی تلاش پر خصوصی داد ملی۔ ڈاکٹر منصور حسن خاں کے کلام سے مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ صدر ذی وقار احمد ابراہیم علوی نے شعرا کے کلام میں تلمیحی اشاروں اور تاریخی حوالوں پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا۔ "عشق" ابتدائے آفرینش سے ہے۔ جو لاثانی بھی ہے اور لافانی بھی۔ انھوں نے مزید کہا، عشق حقیقی ہوتا ہے اور مجازی بھی۔

منتخب کلام درج ذیل ہے:

سلطنت کا شاہ زادہ جس کی چاہت ہے کنیز
اکبر اعظم نیدیکھا بر سر دربار عشق
فاروق جاذب

مقتل ہو، دار ہو، سرنیزہ، بصد خلوص
کچھ سرفروش دے کے گئے ہیں اذان عشق
احمد سجاد

کامیابی تو عشق کی رت ہے
حسن پہونچے جہاں بلائے عشق
حاجی نصیر انصاری

کیا خبر کب قبول ہوجائے
پیش کرتے رہو سلام عشق
صغیر نوری

امن کے ماحول میں ہے عشق مسجد کی اذاں
جنگ کے میدان میں ہے نعرہ تکبیر عشق
ایڈوکیٹ زبیر انصاری

چھوڑیے چھوڑیے یہ خوش فہمی
آپ سمجھیں ہیں تر نوالہ عشق
حیدر علوی

میزبانی غموں کو جب سونپی
ہوگیا تب سے دل میں مہماں عشق
منصور حسن خاں

کب سے میں لکھ رہا ہوں تعجب ہے آج تک
مجھ سے نہ ہوسکی ہے مکمل کتاب عشق
قمر سیتاپوری

باقر گزر رہی تھی شریفانہ زندگی
خانہ خراب کرگیا بیٹھے بٹھائے عشق
باقر رضا رضوی

جب کسی میں شعور آجائے
تب سمجھنا ہوا ہے کامل عشق
بشارت لکھنوی

مل گیا مٹی میں خود ان کا وجود
جو مٹانے آئے تھے آثار عشق
محمد علی علوی

مجھے میرا دلبر ملا ہی نہیں
کیا زندگی میں کئی بار عشق
ذکریا خلش

مذکورہ شعرا کے علاوہ رضوان احمد فاروقی، ماہر لکھنوی، احمد رشید شہاب الدین خاں ایڈوکیٹ، ہلو خان وغیرہ مشاعرے کا حصہ رہے۔ ڈاکٹر ثروت تقی نے کلمات تشکر ادا کیا اور آئندہ مشاعرے کی ردیف (ظلم وجبر) کا اعلان کیا۔

دارالعلوم نظامیہ میں ضلع سطح پر تقریری انعامی مسابقہ کا انعقاد

لکھنؤ:19 نومبر(پی این ایس) دارالعلوم نظامیہ نظام پور ملہور میں جشن غوث الوریٰ وضلع سطح پر تقریری انعامی مسابقہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع لکھنؤ کے مدارس کے طلباء نے حصہ لیا۔ مسابقہ میں شامل منصور رضا مدرسہ دارالعلوم نظامیہ نظام پور ملہور نے ہندوستان کی تعمیر وترقی میں مسلمانوں کا کردار کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ محمد شمیم اشرفی مدرسہ دارالعلوم نظامیہ نظام پور ملہور نے دستور ہند میں اقلیتوں کے حقوق کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ وہیں احمد ضیاء طالب علم مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن شاہی مسجد بڑا چاند گنج لکھنؤ نے اسلام کی نشر واشاعت میں صحابہ کرام کا کردار کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مذکورہ طلباء کو گراں قدر انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ مسابقہ میں تمام شریک طلباء کو تشجیعی انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مسابقہ کے فیصل اور مہمان خصوصی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد آفتاب عالم مصباحی شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ برکت العلوم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کی کامیابی علم کے حصول میں ہے۔ بغیر علم کے انسان نہ تو خود ترقی کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ اس ہر حال میں تعلیم حاصل کریں، تاکہ ہمہ جہت ترقی کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ملک یا معاشرہ کسی بھی قسم کی ترقی کا تصور ہی نہیں کر سکتا جب تک وہ معاشرے یا قوم علم کی اہمیت کو تسلیم نہیں کر لیتے اور اس کو اپنے ملک کی ترقی کیلئے ناگزیر نہیں سمجھ لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اگر ہم جائزہ لیں تو وہی ملک ترقی کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں جنہوں نے علم کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ تاریخ کے صفحات پلٹ کر دیکھیں، تو پتا چلتا ہے کہ علم کے ذریعے مسلمانوں نے دنیا پر حکم رانی کی، طبیعات ہو، فلسفہ، کیمیا، ریاضی، جغرافیہ یا کوئی اور سائنسی مضمون ہر شعبے میں مسلمان سائنس دانوں نے تحقیق وعمل کے ذریعے اپنا ایک نام، ایک مقام پیدا کیا، مگر جب ہم نے اپنے اجداد کی میراث، ان کی تعلیمات کو فراموش کیا، علم، تحقیق و عمل سے دور ہوئے، تو ہمارا زوال شروع ہوگیا، جو آج تک عروج میں نہ تبدیل ہوسکا۔ پروگرام کی صدارت مولانا بدر الدین مصباحی نے کی۔ اس موقع پر مولانا محمد عرفان مصباحی، مولانا عبدالرقیب، مولانا محمد خالد، مفتی شاہ المصطفیٰ مصباحی، قاری عبدالرحمن، مولانا ارشاد ثقافی، مفتی فیاض الدین مصباحی، مولانا ابرار احمد مصباحی، قاری کمال اختر، مولانا محمد عارف نظامی، قاری نسیم القادری، قاری امام الدین نظامی، قاری خورشد نظامی، قاری مولانا محمد حسنین، قاری عبدالعلیم، قاری محمد قاسم، ماسٹر ذیشان احمد، ماسٹر اطہر کاظمی، مولانا ارشاد نظامی، نسیم احمد، زبیر احمد، ضمیر احمد سرور علی، سمیت علاوہ کے کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعا پر ہوا۔

بریلی اور میرٹھ میں گرا درجہ حرارت، موسم کروٹ لے رہا ہے، جانیں کب پڑے گی شدید سردی

لکھنؤ:19 نومبر(پی این ایس) اتر پردیش میں ان دنوں موسم میں مسلسل تبدیلی دیکھی جارہی ہے۔ یہ تبدیلی رات کے وقت درجہ حرارت میں گرنے اور اضافے کی صورت میں نظر آتی ہے۔ حال ہی میں کم سے کم درجہ حرارت میں ایک سے دو ڈگری سیلسیس کا اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ دو سے تین روز میں کم سے کم درجہ حرارت میں ایک سے دو ڈگری سینٹی گریڈ کی کمی ہوسکتی ہے۔ اس طرح رات کو موسم پھر سے قدرے ٹھنڈا ہوجائے گا۔ یوپی کے محکمہ موسمیات کے سائنسدان محمد دانش نے کہا کہ آنے والے دنوں تک موسم ایسا ہی رہنے والا ہے۔ تاہم اس دوران کم سے کم درجہ حرارت میں ایک سے دو ڈگری سینٹی گریڈ کی کمی ہوسکتی ہے۔ یہ کمی دو دن کے بعد دیکھی جاسکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زوال صرف ایک یا دو دن تک رہے گا۔ محمد دانش نے بتایا کہ شروع میں کم سے کم درجہ حرارت 14 سے 15 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان تھا جس کے بعد درجہ حرارت میں ایک یا دو ڈگری کا اضافہ ہوا۔ دو تین دن بعد درجہ حرارت ایک سے دو ڈگری سینٹی گریڈ تک گر جائے گا۔ اس کے ساتھ، زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29-30 ڈگری کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کی طرف سے 18 نومبر کو جاری کی گئی رپورٹ کے مطابق بریلی میں سب سے کم درجہ حرارت 0.12 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اسی طرح میرٹھ اور مظفر نگر میں درجہ حرارت 2.12 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا ہے۔

دیوالی اور چھٹھ کے تہوار کے بعد، ریلوے انتظامیہ کی جانب سے خصوصی ٹرینیں چلائی جارہی

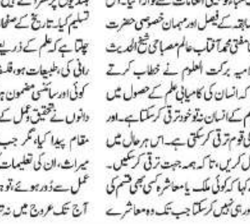

گورکھپور : : دیوالی اور چھٹھ کے تہوار کے بعد ریلوے انتظامیہ کی طرف سے سفر کرنے والے عوام کی سہولت کے لیے خصوصی ٹرینیں چلائی جارہی ہیں۔ آج شام خصوصی ٹرینوں میں برتھوں کی دستیابی حسب ذیل ہے۔ 24 نومبر 2023 کو گورکھپور سے روانہ ہونے والی 05005 گورکھپور-امرتسر خصوصی ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں 11 برتھیں اور 35 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 29 نومبر 2023 کو چھپرا سے روانہ ہونے والی 05115 چھپرا-آنند وہار ٹرمینس اسپیشل ٹرین کی ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں 19 برتھیں دستیاب ہیں۔ 24 نومبر 2023 کو گورکھپور سے روانہ ہونے والی 05082 گورکھپور-کاکھیا اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 278 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 23 نومبر 2023 کو گومتی نگر سے روانہ ہونے والی خصوصی ٹرین 05068 گومتی نگر-مالتی پت پور (نزد پوری) کی دوسری کلاس چیئر کار میں سلیپر کلاس میں 136 برتھیں اور 131 نشستیں دستیاب ہیں۔ 03- برتھیں ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں، 121 برتھیں ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس میں، 414 برتھیں سلیپر کلاس میں اور 05068 گومتی نگر-مالتی پت پور (پوری کے قریب) اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 158 سیٹیں نومبر کو گومتی نگر سے روانہ ہوں گی۔ 2023، 30- 29 نومبر 2023 کو گورکھپور سے روانہ ہونے والی 05065 گورکھپور-نئی دہلی اسپیشل ٹرین کی ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ اکانومی کلاس میں 1243 برتھیں دستیاب ہیں۔ 28 نومبر 2023 کو گورکھپور سے روانہ ہونے والی 05069 گورکھپور-نئی دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں 56 برتھیں، ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس میں 449 برتھیں اور سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 181 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 23 نومبر 2023 کو گومتی نگر سے روانہ ہونے والی 05071 گومتی نگر-نئی دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 41 برتھیں ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں، 318 برتھیں ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس میں اور 161 سیٹیں ہیں۔ 72 برتھیں ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس میں، 474 برتھیں ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس میں، 145 برتھیں سلیپر کلاس میں اور 05071 گومتی نگر-نئی دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 281 سیٹیں 30 نومبر 2023 کو گومتی نگر سے روانہ ہوں گی۔ 25 نومبر 2023 کو چھپرا سے روانہ ہونے والی 05159 چھپرا-نئی دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 1206 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 23 نومبر 2023 کو گومتی نگر سے روانہ ہونے والی 05080 گومتی نگر-ہاوڑہ اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 209 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 30 نومبر 2023 کو گومتی نگر سے روانہ ہونے والی 05080 گومتی نگر-ہاوڑہ اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 603 سیٹیں دستیاب ہیں۔ چھپرا سے 21 نومبر 2023 کو روانہ ہونے والی 05315 چھپرا-دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 251 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 24 نومبر 2023 کو چھپرا سے روانہ ہونے والی 05315 چھپرا-دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 756 سیٹیں دستیاب ہیں۔ 28 نومبر 2023 کو چھپرا سے روانہ ہونے والی 05315 چھپرا-دہلی اسپیشل ٹرین کی سیکنڈ کلاس چیئر کار میں 1019 سیٹیں دستیاب ہیں۔ بنارس سے 28 نومبر 2023 کو روانہ ہونے والی 05089 بنارس-آنند وہار ٹرمینس اسپیشل ٹرین کی ایئر کنڈیشنڈ تھرڈ کلاس میں 858 برتھیں دستیاب ہیں۔ مسافروں کو ان خصوصی ٹرینوں میں برتھ/سیٹیں ریزرو کر کے اپنے سفر کو خوشگوار اور آرام دہ بنانا چاہیے۔

والد کے جنون نے شمی کو بنایا سوئینگ کا بے تاج بادشاہ

قرض لے کر کرکٹ کھیلنے کے لیے بھیجا تھا کولکتہ

امروہہ:19 نومبر(پی این ایس) اگرچہ کرکٹر محمد شمی کے والد توصیف احمد اس دنیا میں نہیں رہے، لیکن ان کے جنون نے گاؤں کے شرمیلے شمی (شمی کا خاندانی نام) کو ایک ایسا باؤلر بنا دیا جس نے بلے بازوں پر تہلکہ مچا دیا۔ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ توصیف وہ پہلا شخص تھا جس نے شمی میں کرکٹر بننے کی صلاحیت دیکھی۔ اس جذبے کو اپنے شوق کی بھٹی میں گرم کر کے والد نے سمی کو کرکٹر محمد شامی بنا دیا۔ امروہہ ضلع کے ڈیڈولی علاقے کے گاؤں سہس پور علی نگر کے رہنے والے کرکٹر محمد شمی کے والد توصیف احمد ایک عام کسان تھے۔ کرکٹ کو سمجھنے والا توصیف گاؤں کی ٹیم کا فاسٹ بولر تھا۔ وہ گاؤں کے آس پاس ہونے والے ٹورنامنٹس میں بھی کھیلتا تھا۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ ان کے بیٹے حسیب، شامی اور کیف کرکٹر بنیں۔ نواحی گاؤں منڈھا کے رہائشی ارمان پاشا کا کہنا ہے کہ شمی بڑے بھائی حسیب کا میچ دیکھنے جاتا تھا۔ ایک دفعہ جوگی پورہ میں منڈھا اور سہس پور گاؤں کے درمیان ایک ٹورنامنٹ چل رہا تھا۔ میں نے اس ٹورنامنٹ میں دو ٹیموں کو میدان میں اتارا تھا۔ شمی کو ٹیم میں رکھا گیا تھا۔ دوسرے میں حسیب۔ شامی کی ٹیم دیپ پور کی ٹیم سے مقابلہ کررہی تھی، جس میں مرادآباد کے ان دنوں کے اکیس بلے باز لالہ مشاہد کھیل رہے تھے۔ شامی نے پہلی ہی گیند پر لالہ مشاہد کی وکٹیں بکھیر دی تھیں۔ میچ میں شامی کی پرفارمنس دیکھ کر والد توصیف کو پہلی بار احساس ہوا کہ ان کا بیٹا عظیم کرکٹر بن سکتا ہے۔ یہیں سے انہیں شامی کو کرکٹر بنانے کا جنون پیدا ہو گیا۔ یہی جذبہ شامی کو گاؤں کی ٹیم سے ٹیم انڈیا تک لے گیا۔ ان کی مالی حالت اچھی نہ ہونے کے باوجود، شامی کو سب سے پہلے مرادآباد میں کھیلنے کے لیے بھیجا گیا۔ سخت محنت کے باوجود شامی یوپی کی رنجی ٹیم میں جگہ نہیں بنا سکے۔ والد توصیف اس سے مایوس ہو گئے لیکن ہمت نہ ہاری۔ انہوں نے قرض لیا اور شمی کو کرکٹ کھیلنے کے لیے کولکتہ بھیج دیا۔ جہاں سے شامی نے پہلے مغربی بنگال کی رنجی ٹیم میں جگہ بنائی۔ اس کے بعد وہ آئی پی ایل میں کے کے آر کے رکن بن گئے۔ یہیں سے انہیں ٹیم انڈیا کا ٹکٹ ملا۔ شمی کے بھائی حسیب بتاتے ہیں کہ میرے والد کو کرکٹ کی اچھی سمجھ تھی۔

ملبیے ان 'مسلم اندھ بھکتوں' سے

بی جے پی کو یہ بات معلوم ہے کہ مسلمان من حیث القوم نہ تو اس کے قریب جاسکتے ہیں اور نہ ہی اس کو متفقہ طور پر ووٹ دے سکتے ہیں

سہیل انجم

یہ بات تو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بی جے پی اقتدار میں رہنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ اگر سیاسی فائدہ نظر آئے تو وہ دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو دوست بنا سکتی ہے۔ مسلمانوں کے تعلق سے بی جے پی کی پالیسی بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر بھی وہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی اپنا مانتی ہے اور اپنے قریب لانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اس کے لیے اس نے مسلم راشٹریہ منچ نامی تنظیم بنائی اور دیگر تنظیموں میں بھی مسلمانوں کی شمولیت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہے۔ جو لوگ مسلم راشٹریہ منچ میں ہیں یا اس کے سربراہ اندریش کمار کے قریب ہیں ان کا کہنا ہے کہ مسلم راشٹریہ منچ کے پروگراموں میں ٹوپی داڑھی والوں کی اکثریت نظر آتی ہے۔ البتہ وہ خود کو پردے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی خواہش پر ایسے پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ نہیں کی جاتی۔

بی جے پی کو یہ بات معلوم ہے کہ مسلمان من حیث القوم نہ تو اس کے قریب جاسکتے ہیں اور نہ ہی اس کو متفقہ طور پر ووٹ دے سکتے ہیں۔ اس لیے وہ مسلمانوں کے ایک ایک طبقے کو نشانہ بنا رہی ہے۔ کبھی شیعہ سنی تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو کبھی صوفی کانفرنس کرکے صوفیوں کو اپنا ہمنوا بنانے کے جتن کیے جاتے ہیں۔ اس نے مسلم خواتین کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے طلاق ثلاثہ کو غیر قانونی کروادیا۔ یعنی اگر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے تو ایک تو وہ طلاق نہیں ہوگی اور دوسرے طلاق دینے والا سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیا جائے گا۔ بی جے پی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسلم خواتین کی ہمدرد ہے اور اسی لیے اس نے یہ قانون منظور کرایا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ مسلم خواتین کا ایک طبقہ اس کی جانب مائل ہوا ہے۔ اسی طرح وزیر اعظم نریندر مودی نے پسماندہ مسلمانوں کے معاملے کو اچھالا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی پسماندہ مسلمانوں کو مسائل کے دلدل سے نکالنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں لکھنؤ میں ایک کانفرنس بھی منعقد ہو چکی ہے۔ حالانکہ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس بارے میں معاملہ زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ جبکہ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ وہ پسماندہ مسلمانوں کو اپنے قریب لانے کے لیے مزید پروگرام بنانے والی ہے۔ اس طرح بی جے پی مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان کی اجتماعیت کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہے۔ ہر دور میں مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا رہا ہے جو اقتدار کے قریب رہ کر فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔ اس کے نزدیک نہ تو اصولوں کی کوئی اہمیت رہی ہے نہ ہی ملی غیرت کی۔ اس وقت بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔

بی جے پی نے مسلمانوں پر اب ایک اور پانسہ پھینکا ہے۔ یعنی اس نے مسلمانوں کے اندر 'مودی متر' بنائے ہیں اور اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہو رہی ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اندھ بھکت صرف غیر مسلموں میں ہی نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں ہندوستانی میڈیا میں کوئی خبر شائع نہیں ہوئی ہے لیکن عالمی میڈیا ادارے 'رائٹرز' نے ضرور ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مسلم اندھ بھکت جنھیں مودی متر بنایا گیا ہے ہندوستانی میڈیا سے بات کرنے میں شرما رہے ہوں یا جھجک رہے ہوں۔ ممکن ہے کہ انھوں نے یہ سوچ کر کہ بین الاقوامی ادارے سے بات کریں گے تو مسلمانوں میں کوئی نہیں جان پائے گا، رائٹرز کو انٹرویو دیے ہوں۔ انھوں نے اس سے گفتگو میں اعتراف کیا کہ ہاں انھیں مودی متر بنایا گیا ہے اور ان کا کام 2024 کے عام انتخابات میں مسلمانوں کے زیادہ سے زیادہ ووٹ بی جے پی کو دلوانا ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق مدھیہ پردیش کے رہنے والے نفیس انصاری ایک اسکول کے پرنسپل ہیں اور انھیں بی جے پی نے مودی متر کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اس فہرست میں شامل افراد وزیر اعظم نریندر مودی کی آئندہ برس انتخابات میں کامیابی کے لیے رضاکارانہ خدمات پیش کر رہے ہیں۔ 'مودی متر' یعنی مودی کے دوست۔ بی جے پی نے 25 ہزار مسلمانوں پر مشتمل یہ گروپ تشکیل دیا ہے جس کے ارکان مسلمانوں میں جا کر وزیر اعظم مودی اور ان کی پالیسیوں کا دفاع کرتے ہیں۔ نفیس انصاری بھی مودی متروں میں شامل ہیں۔ وہ لوگوں سے ملاقاتیں کرکے مسلمانوں کے لیے وزیر اعظم مودی اور ان کی پارٹی کے فلاحی منصوبوں کے بارے میں مہم چلا رہے ہیں۔ نفیس انصاری لوگوں سے ملاقاتوں میں بی جے پی کی پالیسیوں کے نتیجے میں تمام اقلیتی برادریوں کو ملنے والے فوائد کا پرچار کرتے ہیں اور وزیر اعظم مودی کی قیادت میں عالمی سطح پر ہندوستان کے بلند ہوتے قد کا دعویٰ کرتے ہیں۔

خبر رساں ادارے 'رائٹرز' نے پانچ مودی متروں اور بی جے پی کے چھ عہدے داروں سے بات کی ہے جو آئندہ انتخابات کی حکمت عملی بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ بی جے پی کے اقلیتی شعبے کے سربراہ جمال صدیقی کے مطابق ان کی پارٹی تعلیم کے شعبے سے وابستہ ایسی مسلم شخصیات، علما اور ریٹائرڈ مسلم ملازمین کی تلاش میں ہے جو خوشی سے وزیر اعظم مودی کی معاونت کریں۔ بی جے پی کے اقلیتی سیل کے ترجمان یاسر جیلانی کا کہنا ہے کہ ان کی پارٹی نے گزشتہ دو عام انتخابات میں مسلمانوں کا نو فی صد ووٹ حاصل کیا تھا اور اگلے سال ہونے والے الیکشن کے لیے یہ ہدف سولہ سے سترہ فی صد ہے۔ بی جے پی کی انتخابی حکمت عملی بنانے والے ایک عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ان کی پارٹی کی تمام تر توجہ لوک سبھا کی 543 میں سے ان 65 نشستوں پر مرکوز ہے جہاں مسلم آبادی 30 فی صد ہے۔ البتہ انھوں نے ان حلقوں کی نشاندہی نہیں کی۔ تاہم بی جے پی کے مودی متروں نے پسماندہ مسلم علاقوں میں بی جے پی کے پیغامات کو پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ نفیس انصاری کا تعلق پسماندہ علاقے سے ہے اور وہ اپنے علاقے میں بی جے پی کی فلاحی اسکیموں کے بارے میں ہر کسی کو بتا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دوستوں اور قریبی لوگوں سے بات کرتے ہوئے حکومت کے نئے پروگرام کے بارے میں بتایا اور کہا کہ بی جے پی کی ریاستی حکومت ضرورت مند خواتین کو ماہانہ 1250 روپے جب کہ مرکزی حکومت ڈیڑھ لاکھ روپے کی ہاؤسنگ سبسڈی فراہم کرے گی۔

عزیر حسین بھی مودی متر ہیں جن کا تعلق مغربی بنگال سے ہے۔ پیشے کے اعتبار سے وہ ایک تاجر ہیں جو بی جے پی کے معیشت پر مبنی بیانیے کو لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ عزیر کہتے ہیں کہ ماضی کی حکومت کے مقابلے میں وزیر اعظم مودی کی حکومت کی جانب سے کرائے گئے کاموں میں زمین آسمان کا فرق ہے اور انہی کاموں سے متاثر ہو کر وہ بی جے پی کی طرف راغب ہوئے ہیں۔ عزیر کے حلقے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص قاسم نے رائٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حقیقت میں مسلمان بی جے پی کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن عزیر حسین کہتے ہیں کہ ہمیں کم از کم یہ سننا چاہیے کہ بی جے پی ہمیں کیا دے رہی ہے۔ واضح رہے کہ ایک طرف یہ نام نہاد مسلمان ہیں جنھیں مودی متر بنایا گیا ہے، حالانکہ انھیں مودی متر نہیں بلکہ اندھ بھگت کہنا چاہیے اور دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اول الذکر طبقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ مودی حکومت مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔ جبکہ سچائی یہ ہے کہ 2014 کے بعد سے مسلمانوں کو کہیں زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ ان کے مذہب پر حملے ہوتے ہیں۔ انھیں بھیڑ کے ہاتھوں ہلاک ہونا پڑتا ہے۔ ان کے مدرسوں کو دہشت گردی کے اڈے کہہ کر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ ان کی اسلامی شناخت کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کے بہت سے کارندے بھی کر رہے ہیں اور شدت پسند ہندو بھی۔

نفیس انصاری کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ ملک میں شدت پسندی بڑھی ہے۔ ان کے مطابق شدت پسند ہر جگہ موجود ہیں۔ بی جے پی کو شدت پسند کارکنوں پر قابو پانا ہوگا جنہوں نے پارٹی کے تشخص کو نقصان پہنچایا ہے اور وہ اب بھی پارٹی میں موجود ہیں۔ اس کے باوجود وہ مودی متر بن کر مودی حکومت کا گن گان کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ انھیں ذاتی طور پر فائدہ پہنچ رہا ہو۔ لیکن انھیں پوری ملت کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ ماہرین کا کہنا ہے بی جے پی آئندہ انتخابات میں ہر حال میں کامیاب ہونا چاہتی ہے اس لیے اسے مسلمانوں کا ووٹ بھی چاہیے اور اس کے لیے ہی وہ اس قسم کی حکمت عملی اختیار کر رہی ہے۔ بہرحال مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسے مودی متروں سے ہوشیار رہیں اور ان کے جال میں نہ پھنسیں۔ کیونکہ اگر 2024 میں بھی بی جے پی کامیاب ہوگئی تو بہت سے مبصرین کا کہنا ہے کہ اس صورت میں ہندوستان ایک سیکولر ملک نہیں رہے گا۔ آئین کو ختم کر دیا جائے گا اور اس کے بعد پھر کوئی الیکشن نہیں ہوگا۔ لہٰذا ان مودی متروں یا 'اندھ بھکتوں' سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔☆☆☆

بی جے پی کی ہندو قوم پرستی خطرے میں

مردم شماری نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت فلاحی اسکیمیں صرف 2011 کے اعداد وشمار کی بنیاد پر چلائی جارہی ہیں جس پر ماہرین نے سوالات اٹھائے ہیں

نواب علی اختر

بہار حکومت کی جانب سے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے چونکا دینے والے اعداد وشمار کے نتائج نے پورے ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کے مطالبے کو تقویت دی ہے۔ اس فیصلے سے جہاں پسماندہ اور محروم طبقات میں امیدوں نے جنم لیا ہے وہیں حالات بتاتے ہیں کہ مرکز کی بی جے پی قیادت والی مودی حکومت کی راتوں کی نیند اڑی ہوئی ہے۔ اس موضوع پر ہونے والے سوالوں کا حکمراں طبقہ جواب نہیں دے پا رہا ہے۔ ویسے تو بی جے پی اور اس کے رہنماؤں بالخصوص وزیر اعظم نریندر مودی کی یہ روش رہی ہے کہ جب ان کے نصاب سے باہر کا کوئی سوال پوچھا جاتا ہے تو ان کے نصاب کا ایک مشہور آلہ باہر لے آیا جاتا ہے اور وہ ہے توجہ ہٹانے کا آلہ۔ لیکن اب عوام اس روش سے عاجز آچکے ہیں اور وہ حکمراں طبقے کے کسی حربے میں پھنستے نظر نہیں آرہے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب ملک کی فضا کا رخ محسوس کرتے ہوئے بی جے پی کے 'چانکیہ' کہے جانے والے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کو کہنا پڑا ہے کہ حقیقت میں بی جے پی ذات پات کی مردم شماری کے خلاف نہیں ہے۔ یہ بیان چونکا دینے والا ہے کیونکہ بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت اب تک قومی سطح پر ذات پات کی مردم شماری کے سوال سے منہ چھپاتی ہے۔ ایسے میں اب جب امت شاہ اپنی پارٹی کے موقف کے برعکس کچھ کہہ رہے ہیں تو واضح ہے کہ عوام کے مطالبے کی مخالفت کرنے سے امت شاہ کو ناقابل تلافی نقصان ہونے کا اندازہ ہو گیا ہے اور اسی لئے فطری طور پر یہ پارٹی کو ہونے والے انتخابی نقصان کو کم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

ذات پات کی مردم شماری بی جے پی کے لئے ایک مشکل مسئلہ بن گئی ہے۔ بی جے پی کھل کر اس کی تائید بھی نہیں کر رہی ہے اور نہ ہی وہ کھلے عام اس کی مخالفت کر سکتی ہے۔ وہ درمیانی راستہ تلاش کرنا چاہتی ہے اور اس کوشش میں وہ اور بھی بے نقاب ہو رہی ہے۔ ظاہری بات ہے کہ جب ملک کی بیشتر پارٹیاں اور عوام ذات پر مبنی مردم شماری پر زور دے رہی ہیں تو بی جے پی کو اس کی مخالفت کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا۔ اسی ممکنہ نقصان سے بچنے کے لئے بی جے کے سینئر لیڈر نے بھگوا پارٹی کے موقف سے ہٹ کر بیان دینے لگے ہیں۔ حالانکہ اس مسئلے پر امت شاہ کو اپنی ہی پارٹی میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اس کے علاوہ پارٹی کی نظریاتی تنظیم آر ایس ایس کی پھٹکار بھی جھیلنا پڑ سکتی ہے۔ بھگوا خیمے کی جانب سے اب تک یہی کہا جارہا تھا کہ ذات پات کی مردم شماری بالآخر فائدے سے زیادہ نقصان کا باعث بنتی ہے۔ مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے مان لیا جائے کہ ذات پات کی مردم شماری فائدے سے زیادہ نقصان کا باعث بن رہی ہے۔ اگر زیادہ تر فریق اس مسئلے کو کود ذہنیت سے دیکھ اور سمجھ رہے ہیں تو یہ اس مسئلے کو دیکھنے والے کا قصور ہے نہ کہ اس مسئلے کا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلے کو صحیح تناظر میں اور وسیع تر معنوں میں لیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریزرویشن فیصد مختلف طبقات کے روزگار کے مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ سیاست کو اس شکل میں پیش کرنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا لیکن ذات پات آج بھی ہمارے معاشرے کا ایک کڑوا سچ ہے، جس سے منہ نہیں موڑا جاسکتا۔

ظاہر ہے کہ اس سچائی کو چھپانے کی وکالت کرنا یا کسی منطق سے اسے اندھیرے میں رہنے دینے کی وکالت کرنا درست نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر 2002 کی بی پی ایل مردم شماری میں دیہی خاندانوں کی سماجی واقتصادی حیثیت کے ساتھ ساتھ ذات پات سے متعلق کچھ ڈیٹا بھی اکٹھا کیا گیا ہے تو یہ کافی نہیں ہے۔ معاشرے کے حالات وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں دو یا تین دہائی پہلے کے ڈیٹا کے ساتھ کام چلاتے رہنا کوئی اچھا متبادل نہیں کہا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ موجودہ حالات سے متعلق تازہ حقیقت جاننے اور اسے وقتاً فوقتاً اپ ڈیٹ کرتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ پالیسیاں بناتے وقت اندازے لگانے کی کوئی مجبوری نہ رہے۔ اس وجہ سے ہر 10 سال بعد ہونے والی مردم شماری میں تاخیر کا معاملہ بھی متعلقہ ہے۔ یہ آخری بار سال 2011 میں ہوئی تھی۔ اب کہا جارہا ہے کہ یہ مردم شماری 2024 کے عام انتخابات کے بعد ہی کرائی جائے گی۔ مردم شماری نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت فلاحی اسکیمیں صرف 2011 کے اعداد وشمار کی بنیاد پر چلائی جارہی ہیں جس پر ماہرین نے سوالات اٹھائے ہیں۔ اسی طرح ریزرویشن سے متعلق کئی سوالوں کے جواب ذات کی مردم شماری کے ذریعے ملیں گے جس سے پالیسی سازی میں مزید مدد ملے گی۔ بی جے پی کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ پسماندہ اور محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے عوام میں بتدریج شعور بیدار ہونے لگا ہے اور وہ اپنے لئے حق مانگنے لگے ہیں۔ جس طرح سے تحفظات کا نظام اس ملک میں کام کر رہا ہے وہ شائد حکمرانوں کے لئے باعث اطمینان ہو لیکن عوام اس سے پوری طرح مطمئن نظر نہیں آتے۔

ایسے میں جب ذات پات کی مردم شماری کے ذریعہ حقیقی اعداد وشمار کو منظر عام پر لایا جائے گا تو اس سے سماج میں حصہ داری کی وکالت میں اضافہ ہوگا۔ لوگ آبادی میں اپنے تناسب کے اعتبار سے حصہ داری کا مطالبہ کریں گے اور ایسا ہونے بھی لگا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بی جے پی اس معاملے پر کوئی واضح اور صاف موقف اختیار کرنے کے حالت میں نہیں ہے۔ گذشتہ کئی برسوں سے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے مطالبات ہو رہے ہیں۔ مرکز میں گذشتہ دس برس سے بی جے پی اقتدار میں ہے۔ ملک کی کئی ریاستوں میں وہ ایک سے زائد میعادوں سے حکومت کر رہی ہے لیکن اس جانب کوئی پیشرفت نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی مردم شماری کے حق میں کوئی فیصلہ کیا گیا ہے۔

تاریخی طور پر بی جے پی کوٹہ سسٹم کے خلاف رہی ہے۔ ہندو قوم پرستی کا نعرہ طبقاتی تفریق اور کوٹہ سسٹم سے براہ راست متصادم ہے۔ آئندہ برس مودی کے خلاف انتخابات لڑنے والا 28 جماعتوں کا اتحاد 'انڈیا' بڑے پیمانے پر ذات پات پر مبنی مردم شماری کا دباو بنا رہا ہے۔ مبصرین کے مطابق اپوزیشن مودی کے خلاف کسی ٹھوس اور پرکشش انتخابی نعرے کی تلاش میں تھا اور ذات پات پر مبنی مردم شماری کے مطالبے نے یہ مشکل حل کر دی۔ 2021ء میں شائع ہونے والے پیو سروے کے مطابق ہندوستان کی کل آبادی کا 69 فیصد، پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتا ہے۔ گویا اپوزیشن کا نعرہ براہ راست دو تہائی سے زائد آبادی کے مفادات سے جڑا ہے۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے وابستہ پسماندہ ذاتوں کی سیاست کا مطالعہ کرنے والے ایک ریسرچ اسکالر ریشونت زگڑے کے مطابق ذات پات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ مختلف پسماندہ ذاتوں میں ایک نیا شعور پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے جس سے بی جے پی کی ہندو قوم پرستی خطرے میں ہے۔ اگر ذات پات مرکزی مسئلہ بن جاتا ہے تو اس سے ہندو قوم پرستی پس منظر میں خود بخود دھندلا جائے گا۔ اپوزیشن کی جانب سے ذات پات پر مبنی مردم شماری کا نعرہ مودی کے لیے کس حد تک منفی ثابت ہوتا ہے اس کا اندازہ جاری ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں ہو جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلی بار اپوزیشن کو ایک ٹھوس اور پرکشش انتخابی نعرہ ملا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس نعرے کو کیش کروانے میں کتنا کامیاب رہتے ہیں۔

☆☆☆

(پیدائش: سلطان فتح علی صاحب ٹیپو: 20 نومبر، 1750ء - وفات: 4 مئی، 1799ء)

انگریزوں کو لاحق خطرات کا احساس دلانے والا شیر میسور

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

ٹیپو سلطان 20 نومبر 1750 کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد حیدر علی میسور کے حکمران تھے اور ان کی والدہ فاطمہ فخر النساء جو میر معین الدین کی دختر تھیں 'کڑپہ' کے گورنر بھی تھے۔ فرانس کے افیسروں نے انہیں فوجی تربیت دی تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں انہوں نے 1766 میں پہلی جنگ میسور میں حصہ لیا تھا۔ والد کی موت کے بعد دسمبر 1782 میں وہ میسور کے 22ویں حکمران مقرر کئے گئے تھے۔ ٹیپو سلطان کا نام آرکاٹ کے بزرگ ٹیپو مستان اولیا کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جب ٹیپو سلطان نے ہوش سنبھالا تو اس وقت انگریزوں کے ناپاک قدم تیزی سے پورے ہندوستان کی ایک کے بعد دیگر ریاستوں کو روندتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ سلطان حیدر علی نے 17 سال کی عمر میں ٹیپو سلطان کو اہم سفارتی اور فوجی امور پر آزادانہ اختیار دے دیا اور انہوں نے جلد ہی اپنی ذہانت، فراست اور اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں سے والد ماجد حیدر علی کا دل جیت لیا۔

کچھ کردار ہمیشہ زندہ رہتے ہیں! اگر تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھے تو پتہ چلے گا کہ انگریزوں کے تسلط سے ہندوستان کو نجات دلانے کے لیے بے شمار ہندوستانیوں نے اپنی جانوں کو قربان کیا ہے۔ انگریزی حکومت کے خلاف ہندوستانیوں کی جدوجہد میں بڑے بڑے نام اور کردار سامنے آئے ہیں۔ مثلاً محمد میر، بیگم حضرت محل، جعفر تھانیسری، شہید اشفاق اللہ خان، مولانا حسین احمد مدنی، بہادر شاہ ظفر اور نہ جانے کتنے نام ہماری نظروں میں گھوم رہے ہیں۔ ان میں ایک اہم نام شیر میسور ٹیپو سلطان کا بھی ہے۔ جنہوں نے انگریزوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے بجائے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ تاریخ کے اوراق پلٹیں تو قدم قدم پہ کوئی پرشکوہ شخصیت اپنے جلال و جمال کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے۔ ان عظیم شخصیات نے تاریخ میں سنہرے ابواب رقم کئے ہیں جو آج بھی مشعل راہ ہیں۔

ٹیپو نے انگریزوں کے خلاف دوسری جنگ جنوری 1779 میں لڑی۔ دوران جنگ دسمبر 1783 میں حیدر علی راہی ملک عدم ہو گئے۔ ٹیپو سلطان نے 20 محرم 1196، مطابق 27 دسمبر 1782 زمام حکومت ہاتھ میں لی۔ ایک طرف ٹیپو کو زبردست قدرتی وسائل سے مالامال وسیع وعریض سلطنت اور مستحکم ومنظم ریاست کے مالک ہونے کا شرف حاصل ہوا، تو دوسری جانب ریاست کے خلاف اندر اور باہر ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو ہوا دینے والے گروہ کی عداوت بھی ورثے میں ملی۔ ٹیپو سلطان کے مسند پر بیٹھتے وقت سلطنت خداداد کی چار سو میل میں پھیلی ہوئی تھی اور مجموعی رقبہ 80 ہزار مربع میل تھا۔ فوج کی تعداد ایک لاکھ 80 ہزار تھی، 60 ہزار گھوڑے جس میں نصف تعداد عربی گھوڑوں کی تھی، 6 ہزار اونٹ، 9 سو ہاتھی، 2 لاکھ سے زائد تلواریں، 220 بڑی توپیں، 6 لاکھ مختلف قسم کی بندوقیں اس کے علاوہ دیگر ہتھیار بھی تھے۔ سالانہ آمدنی ساڑھے سات کروڑ سے زیادہ تھی۔

ٹیپو سلطان ایک عظیم مجاہد ہونے کے ساتھ ساتھ پکے مسلمان تھے۔ وہ سادہ زندگی بسر کرتے اور شرعی لباس پہنتے تھے اور آخری دور میں سبز رنگ کی دستار پہننے لگے تھے۔ نماز فجر کے وقت تلاوت کرتے اور پورے دن باوضو رہتے۔ نماز کے تو اتنے پابند تھے کہ جب شری رنگاپٹنم میں مسجد اعلیٰ کے افتتاح کا موقع آیا تو سوال یہ پیدا ہوا کہ امامت کون کرے گا اس وقت اپنے عہد کے علماء کرام اور مشائخ موجود تھے، یہ طے ہوا کہ نماز کی امامت وہ شخص کرے جس کی کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو۔ کچھ دیر سکتہ طاری ہونے کے بعد سلطان آگے بڑھے اور کہا، الحمد للہ میں صاحب ترتیب ہوں اور نماز کی امامت کی۔

ٹیپو سلطان نے مادر ہند کو ایسٹ انڈیا کمپنی تسلط سے آزاد کرانے کے لیے کے خلاف ایک مضبوط محاذ تشکیل دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ملک کی ہر چھوٹی اور بڑی ریاست جے پور، جودھپور اور نیپال وغیرہ کو اپنے ایلچی اور خطوط روانہ کیے۔ 23 جون 1785ء کو مغل شہنشاہ شاہ عالم کی خدمت میں عریضہ لکھ کر انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کی اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے نظام حیدر آباد کو ہر پہلو سے سمجھانے کی کوشش کی۔ نظام اور مرہٹوں نے ٹیپو کی بڑھتی طاقت کو اپنی بقا کے لیے خطرہ سمجھا اور انگریزوں سے اتحاد کر لیا۔ ٹیپو سلطان نے ترکی، ایران، افغانستان اور فرانس سے مدد حاصل کرنے کی کوششیں کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔

ٹیپو سلطان نے محسوس کر لیا تھا کہ مغربی ممالک میں انقلاب برپا ہونے کے بعد انگریزوں کے پاس جدید اسلحہ اور ساز وسامان کا انبار ہے اور ان کا مقابلہ پرانے اور فرسودہ جنگی ساز وسامان سے ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے انہوں نے انتہائی دور رس اثرات کی حامل فوجی اصلاحات نافذ کیں اور جدید تکنیک سے اپنی افواج کو آراستہ کیا۔ انہوں نے راکٹ ایجاد کیا جس نے انگریزوں کا دن کا چین اور رات کا سکون چھین لیا۔ انہوں نے نہ صرف پیدل اور کولیری کے اوپر اپنی توجہ مرکوز کی بلکہ بحریہ کے بیڑے کو بھی اپنی فوج میں شامل کیا۔ بحریہ کا قیام سلطان کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ وہ ہندوستان کے ایک ایسے حاکم تھے جنہوں نے سب سے پہلے سمندری راستوں کی اہمیت کا احساس کیا اور اس کا باضابطہ نظم قائم کیا۔

فوجی قواعد کے لئے کتاب 'فتح المجاہدین' ترتیب دی۔ مقناطیسی پہاڑوں سے جہازوں کو بچانے کیلئے لوہے کی جگہ تانبے کے تاروں کا استعمال سلطان کی ہی دین ہے۔ اگرچہ ٹیپو سلطان کا زیادہ وقت میدان جنگ میں گزرا اس کے باوجود انہیں جتنا بھی وقت ملا انہوں نے ریاست کی خوشحالی اور عوامی فلاح و بہبود پر صرف کیا۔ انہوں نے اپنی سلطنت میں جو مختلف محکمہ جات قائم کئے تھے ان کی تعداد 99 تھی۔ فرقہ پرستوں کو ٹیپو سلطان کی تاریخی عظمت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ من گھڑت قصے اور غلط بیانی سے جوڑ کر ٹیپو کی تاریخ اور ان کے دور حکومت کی منفرد خصوصیت کو مسخ کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ تاریخ کا صحیح مطالعہ کرنے والے اور سمجھنے والے عالمی سطح پر ٹیپو کو "شیر میسور" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ناظم جامعۃ الحسنات دوبگا، لکھنؤ
رابطہ نمبر 8175818019

ڈجیٹل مس انفارمیشن کا امنڈتا سیلاب اور ہم

غلط انفارمیشن کے بڑھتے ہوئے اثرات کو کم کرنے کے لئے حکومت کو بھی اصول وقوانین بنانے کی اشد ضرورت ہے، غلط انفارمیشن کو پھیلانے والے افراد اور گروہوں کے خلاف سخت قوانین بنا کر اس کو نافذ العمل کرے تاکہ لوگوں کے اندر خوف پیدا ہو اور وہ اصولوں کو سمجھ سکیں

علیزے نجف

ڈجیٹل میڈیا یا ٹکنالوجی یہ ایسا لفظ ہے جس نے اس اکیسویں صدی میں دنیا میں واقع ہو رہی تبدیلیوں کو برق رفتار بنا دیا ہے، ہم ڈیجیٹل انفارمیشن کے دور میں رہ رہے ہیں ہماری سوچ کے بننے اور بگڑنے میں اس کا بہت بڑا دخل ہے، نوجوان نسل اس ڈجیٹل سکرین کی ہی دنیا کے باسی بن چکے ہیں اس لئے ان کے فکر و عمل پہ اس کی گہری چھاپ دیکھی جاسکتی ہے، اس کے ذریعے باقاعدہ ایک مائنڈ سیٹ کو فروغ دیا جا رہا ہے، بےشک اس کے بہت سارے فائدے بھی ہیں وہیں صحیح ذہنی رویوں کی عدم موجودگی میں منفی اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے فرد، خاندان، معاشرہ سبھی متاثر ہو رہے ہیں۔ آج کے دور میں انفارمیشن کا ایک سیلاب ہے جو کہ ہر طرف سے امنڈا چلا آرہا ہے اس سیلاب میں لوگوں کا ذہنی سکون منتشر ہو رہا ہے، آج کے دور میں جہاں مس انفارمیشن کے ذریعے سیاہ کو سفید، سفید کو سیاہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔ جو کہ لمحہ فکریہ ہے اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی دنیا میں ڈجیٹل دنیا کی بڑھتی شمولیت ایک رحمت بھی ہے اور زحمت بھی۔ بعض لوگ بے بنیاد خیالات میں ہی جینے کے عادی ہو رہے ہیں اور بعض ایسے لوگوں کے ساتھ نباہ کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جو کہ ٹاکسک رویوں کے عادی ہیں، ایسے ٹاکسک لوگ اردگرد کے واقعات سے خود کو ویلیڈیٹ کر کے اس پہ قائم رہنے پہ مصر ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ڈیل کرنا کسی سردرد سے کم نہیں ہوتا ایسے رویوں کو فروغ دینے میں ڈجیٹل دنیا کا ایک بڑا ہاتھ ہے ڈجیٹل سکرین اپنے آپ میں بہت انقلابی دریافت ہے اس نے ہمیں بہت ساری آسانیاں وآسائشیں عطا کی ہیں، اس سے جڑے منفی مضمرات کی ذمےداری بےشک انسانوں کے طریقہ استعمال پہ ہی عائد ہوتی ہے۔

علم ایک نعمت ہے جو ذہنوں کو زرخیز بنانے میں معاون ہوتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم اس علمی فروغ کے باوجود عام عوامی معاشرے کو بے سمت ہوتے دیکھ رہے ہیں ایسے میں یہ سوال تو پیدا ہونا فطری ہے کہ علم وانفارمیشن کے ہوتے ہوئے یہ تنزلی کیوں؟؟ اس کا سب سے واضح اور سادہ جواب یہ ہے کہ وہ ٹکنالوجی جو انفارمیشن کے فروغ دینے کا سب سے بڑا ریسورس ہے وہیں سے مس انفارمیشن کو بھی انفارمیشن کے نام پہ تیزی سے شیئر کیا جا رہا ہے یہ دونوں اس قدر خلط ملط ہو گئی ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے الگ رکھنا مشکل ہو گیا ہے، لوگ مس انفارمیشن کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کسی کا بھی اخلاقی گریبان پکڑ لیتے ہیں، اور کوئی بھی شعبہ اس سے آزاد نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انفارمیشن کی بہتات نے لوگوں کو کنفیوز غیر حقیقت پسندانہ نظریات کا اسیر بنا دیا ہے پھر بھی وہ خود کو عالم مطلق سمجھ رہا ہے تحمل اور رواداری کا گراف کم ہوتا دکھائی دے رہا ہے اس کی وجہ سے شدت پسندانہ ذہنیت کو بڑھتے ہوئے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ محض ایک کلک سے شیئر اور ایکسس کے آپشن کا بہت تیزی کے ساتھ مس یوز کیا جا رہا ہے، سیاست اور مذہب کے نام پہ سب سے زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

مس انفارمیشن کو فروغ پانے کے پیچھے سب سے زیادہ ذمےدار ہمارا مقلدانہ رویہ ہے، ہمارے نزدیک سچائی کے معیار اکثر لوگ ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ اگر فلاں شخص یہ بات کہہ رہا ہے تو پھر وہ صد فیصد درست ہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہے تو شک کی بنیاد پہ تردید لازم ہے۔ اس کی دوسری بڑی وجہ ہمارا جذباتی انداز فکر ہے، ہم بہت جلدی اپنے جذبات کو چیزوں اور مخصوص حقائق سے جوڑ دیتے ہیں پھر اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کسی بھی حد کو پار کرنے میں تامل نہیں کرتے اس طرح بعض اوقات ہم خود جانے انجانے میں مس انفارمیشن کو فروغ دیتے ہیں۔ واٹس ایپ یونیورسٹی نے اس میں مزید تیزی وآسانی پیدا کر دی ہے ہم بنا سوچے سمجھے ہر طرح کے میسج کو فارورڈ کرنے کے عادی ہو چکے ہیں ہماری اس عادت نے بہت کم عرصے میں جھوٹ اور سچ کے درمیان موجود تفریق کو دھندلا کر دیا ہے۔ اس مشکل سے نمٹنے کے لئے ہمیں باہری دنیا پہ کام کرنے سے پہلے خود کے رویے پہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلی چیز ہمیں اپنے جذبات کو ٹرین کرنا چاہئے مطلب یہ کہ جب تک کوئی حقیقت عقلی پیمانے پہ صحیح ثابت نہیں ہوتی اس کو قبول کرنے سے گریز کریں کسی بھی حقیقت کا دفاع کرتے ہوئے جذبات سے زیادہ دلیل اور اصول پہ توجہ دیں، ہم بھی غلط ہو سکتے ہیں اس امکان کو کبھی رد نہ کریں، اختلاف رکھتے ہوئے بھی دوسرے نظریوں کا احترام کرنا سیکھیں کیوں کہ جب ہم اختلاف کرتے ہوئے سامنے والے کے جذبات کو ہرٹ کرتے ہیں تو وہ ماننے کے بجائے منوانے پہ اڑ جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ غلط انفارمیشن کو صحیح سمجھ کر اس کو مزید سختی کے ساتھ نہ صرف اڈاپٹ کر لیتے ہیں بلکہ دوسروں کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

غلط انفارمیشن کو روکنے کے لئے ہمیں اپنے فارورڈ کے آپشن کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی ضرورت ہے خاص طور مذہب سیاست اور کسی کے کردار سے متعلق میسیج کو فارورڈ کرنے سے پہلے سو مرتبہ سوچیں کیوں کہ غلط ہونے کی صورت میں کئی طرح کے مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اس سے معاشرتی اقدار پہ گہری ضرب پڑتی ہے۔ اختلاف کے باوجود متحد رہنے کی کوشش سے ہم اخلاقی رویوں کو پامال ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ خیالات ونظریات سے اختلاف کریں خود انسان کی شخصیت سے نہیں اس سے علمی تحقیقی رویہ پیدا ہوگا۔ اختلاف کرتے ہوئے لفظوں کے انتخاب پہ خصوصی توجہ دینی چاہئے کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم صحیح تو ہوتے ہیں لیکن اپنے تلخ رویوں اور غیر مناسب الفاظ کی وجہ سے سامنے والے کو حقیقت کا معترف بنانے کے بجائے اس کو مزید بدظن کر دیتے ہیں۔

اس وقت بات مس انفارمیشن کی ہو رہی تھی اس مس انفارمیشن کے بہاؤ کو روکنا اور اسے صحیح رخ دینا از حد ضروری ہی اس کے لئے اپنے اندر صبر وتحمل اور تحقیقی رویہ پیدا کرنے ضروری ہے، ایسا نہیں ہے کہ صرف ناخواندہ لوگ اس شکنجے میں پھنس رہے ہیں آج کے ڈجیٹل طور میں تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں اس لئے عام لوگوں کے ساتھ ساتھ پڑھے لکھے افراد کو قابل اعتماد ذرائع کی تحقیق اور معلومات کو شیئر کرنے سے پہلے اس کی چھان بین کرنے میں ماہر ہونا ضروری ہے۔ رائے کو حقیقت سے الگ کر کے دیکھنے کا رویہ بھی ہونا چاہئے۔ تعلیمی اداروں کو بھی اس حوالے سے پیش رفت کرنا چاہئے کہ وہ طلبہ کو ڈجیٹل دنیا کی حقیقت سے نہ صرف آشنا کریں بلکہ ان میں تحقیق وتنقید کا جذبہ بھی پیدا کریں اس کے ذریعے وہ حقیقت کو زیادہ بہتر طریقے سے دیکھنے کے قابل ہو سکیں گے، ڈجیٹل میڈیا پہ مس انفارمیشن کے خاتمہ کے لئے خود میڈیا انڈسٹری کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے یہ بھی سچ ہے کہ اس کو بڑھاوا دینے والے یہی لوگ ہیں اس لئے ایسے لوگوں کا اب ڈجیٹل میڈیا میں آنا بہت ضروری ہے جو کہ مس انفارمیشن کے خلاف ہیں اور اس کو ختم کرنے کے درپے ہیں، محض باتیں اور چند موقعے پہ ظاہر کئے جانے والے ردعمل سے اس سیلاب کو روکا نہیں جاسکتا، ڈجیٹل میڈیا کی برق رفتاری ہی اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے میڈیا ٹیم کے آپسی وسائل میں اشتراک کر کے بھی کئی موثر اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

غلط انفارمیشن کے بڑھتے ہوئے اثرات کو کم کرنے کے لئے حکومت کو بھی اصول وقوانین بنانے کی اشد ضرورت ہے، غلط انفارمیشن کو پھیلانے والے افراد اور گروہوں کے خلاف سخت قوانین بنا کر اس کو نافذ العمل کرے تاکہ لوگوں کے اندر خوف پیدا ہو اور وہ اصولوں کو سمجھ سکیں، بےشک یہ بھی سچ ہے کہ ہم اس حوالے سے مکمل طور سے حکومت پہ انحصار نہیں کر سکتے اور نہ ہی ناکامی کی صورت میں اسے معتوب قرار دے کر خود کو بری کر سکتے ہیں، ہمیں ہر سطح پہ اس کے لئے خود بیدار ہونا ہوگا، اس لئے سب سے پہلے ذاتی سطح پہ خود ایسے پیغامات کو شیئر کرنے سے گریز کریں جس سے نقض امن یا کسی فرد یا قوم کی دلآزاری کا اندیشہ ہو۔ محض وقتی خوشی کے لئے دوسروں پہ کیچڑ اچھالنے سے گریز کریں، اگر خود کے لئے عزت چاہتے ہیں تو دوسروں کو بھی عزت دینا سیکھیں، معاشرتی اور عالمی سطح پہ افراد، میڈیا، ماہرین تعلیم، ٹیک کمپنیوں حکومت اور بین الاقوامی تنظیموں کے باہمی اشتراک سے اس مسئلے کو قابو میں کیا جاسکتا ہے۔ قبل اس کے کہ یہ مس انفارمیشن کا سیلاب انسانی تہذیبوں اور معاشرتی اقدار اور انسانی فطرت کی صلاحیت کو تہہ تیغ کرے اس کے سدباب کے لئے موثر اقدام کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا — ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عقیلہ بنی ہاشم حضرت زینب سلام اللہ علیہا (پانچ روایات)

مولانا سید علی ہاشم عابدی

1۔ عظیم عالم اور راوی حدیث جناب یحییٰ مازنی کا بیان ہے۔ ایک عرصہ تک میں مدینہ منورہ میں امیرالمومنین امام علی علیہ السلام کے پڑوس میں رہا۔ میرا گھر اس گھر کے قریب تھا جہاں آپؑ کی بیٹی حضرت زینب سلام اللہ علیہا رہتی تھیں۔ لیکن کبھی بھی کسی نے نہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کو دیکھا اور نہ ہی ان کی آواز سنی۔

آپؑ جب بھی اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا ارادہ کرتی تو نصف شب میں اس طرح تشریف لے جاتی تھیں کہ امیرالمومنین علیہ السلام آگے ہوتے اور امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام آپؑ کے داہنے بائیں ہوتے تھے۔ جب قبر مبارک کے نزدیک پہنچتی تو امیرالمومنین علیہ السلام وہاں روشن چراغوں کو بجھا دیتے تھے۔

ایک دن امام حسین علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: "أخشي ان ينظر أحد الي اختك زينب" مجھے خوف ہے کہ کہیں کسی کی نظر تمہاری بہن زینبؑ پر نہ پڑ جائے۔

2۔ منقول ہے کہ ایک دن امیرالمومنین علیہ السلام ایک مہمان کے ساتھ گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ گھر میں مہمان کی میزبانی کے لئے کچھ ہے؟

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: صرف ایک روٹی کا ٹکڑا ہے جو زینبؑ کے لئے رکھا ہے۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا اس وقت بستر پر تھی اور بیدار تھیں، آپؑ کی عمر مبارک اس وقت فقط چار سال تھی لیکن آپؑ نے فرمایا: مادر گرامی! روٹی مہمان کے سامنے پیش کر دیں۔

آپؑ کی سخاوت و بخشش اور فداکاری کمسنی ہی سے عیاں تھی۔ روز عاشورا آپؑ نے اپنے دو بیٹے کربلا میں قربان کئے۔

جناب عون اور جناب محمد علیہما السلام کی شہادت کے بعد جب امام حسین علیہ السلام ان کے جنازوں کو لے کر خیمہ میں آئے تو آپؑ خیمہ کے باہر نہیں آئیں لیکن جب شبیہ رسول حضرت علی اکبر علیہ السلام کا جنازہ لائے تو آپؑ بے چین ہو کر خیمہ کے باہر تشریف لے آئیں۔ جس سے واضح ہے کہ آپؑ امام حسین علیہ السلام کے فرزند کو اپنے بیٹوں سے زیادہ چاہتی تھیں۔

(زندگانی حضرت زینب علیہا السلام ص26)

3۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: راہ شام کے تمام رنج ومصائب کے باوجود میری پھوپھی زینب سلام اللہ علیہا کی بھی کبھی نماز شب ترک نہیں ہوئی۔

(وفیات الائمہ، ص441)

4۔ معروف واعظ ومبلغ مرحوم حاجی محمد رضا سقا زادہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں عظیم عالم، مقدس ومہذب مجتہد جناب ملا علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے شام میں واقع حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک کے سلسلہ میں سوال کیا تو انھوں نے بتایا:

ایک دن مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ آقا ضیا عراقی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا: سعودی عرب کے شیعہ نشین علاقہ قطیف سے ایک شیعہ مومن حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے ایران روانہ ہوا، راستے میں اس کا پیسہ گم ہو گیا۔

وہ کافی پریشان ہوا اور آخر حضرت بقیۃ اللہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کیا۔ اسی وقت ایک نورانی سید ظاہر ہوئے اور انہوں نے کچھ رقم دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے تم سامرہ پہنچ جاؤ گے۔

جب وہاں پہنچنا تو میرے وکیل میرزا محمد حسن شیرازی کے پاس جانا اور ان سے کہنا کہ سید مہدی نے کہا ہے کہ آپ میری طرف سے مجھے اتنی رقم دے دیں، جس سے تم مشہد تک چلے جاؤ گے اور تمہاری مالی مشکل حل ہو جائے گی۔ اگر میرزا محمد حسن شیرازی تم سے کوئی نشانی مانگے تو ان سے کہنا: اس سال موسم گرما میں آپ جناب ملا علی کنی طہرانی کے ساتھ شام میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک پر تھے۔ زائرین کی کثرت کے سبب روضہ مبارک کو نظافت کی ضرورت تھی تو آپ نے اپنے دوش سے عبا اتاری اور اس سے روضہ مبارک کی صفائی کی اور ملا علی کنی طہرانی نے کوڑا اٹھا کر باہر پھینکا۔ اس وقت میں ان کے پاس ہی تھا۔

قطیف کے زائر کا بیان ہے کہ جب میں سامرا پہنچا اور امامین عسکریین علیہما السلام کی زیارت کے بعد آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا محمد حسن شیرازی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنا مدعا بیان کیا۔ انھوں نے جیسے ہی یہ سنا فوراً مجھے گلے لگا لیا، میری آنکھوں کو چوما، مجھے مبارکباد دی اور وہ رقم بھی عنائت فرمائی۔ اس کے بعد جب میں تہران پہنچا تو پورا ماجرا جناب ملا علی کنی طہرانی کی خدمت میں بھی بیان کیا تو انھوں نے تصدیق کی اور بہت متاثر ہوئے اور فرمایا اے کاش اتمہاری جگہ میں ہوتا۔

(داستان از فضایل، مصایب و کرامات حضرت زینب (س)، صفحہ 174، 175)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے

الف۔ اہل بیت علیہم السلام کے روضہ ہائے مبارک پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف حاضر ہوتے ہیں اور زائرین کے اعمال پر ناظر ہوتے ہیں۔

ب۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نظر کرم زائرین کے شامل حال ہوتی ہے۔

ج۔ اہلبیت علیہم السلام کی خدمت ہر ایک کے لئے سبب افتخار اور باعث شرف ہے چاہے عام انسان ہو یا عظیم عالم وفقیہ ہو۔

د۔ مراجع کرام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے وکیل عام ہیں۔

5۔ واقعہ کربلا تمام ہو گیا لیکن حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا غم واندوہ ختم نہ ہوا، ہر لمحہ اپنے بھائی کی مظلومیت اور شہادت کو یاد کر کے گریہ فرماتی تھیں۔

ایک سال مدینہ میں قحط پڑا، آپؑ کے شوہر جناب عبداللہ کا جود وکرم مشہور تھا۔ چونکہ اس وقت انکا ہاتھ خالی تھا لہذا جناب عبداللہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کو لے کر شام چلے گئے۔ جہاں جناب عبداللہ زراعت میں مشغول ہو گئے۔

لیکن حضرت زینب سلام اللہ علیہا حسب دستور ہر لمحہ ذکر کربلا اور عزاداری میں مصروف رہیں اور اسی عالم میں آپؑ بیمار پڑ گئیں اور روز بہ روز آپؑ کی طبیعت ناساز ہوتی چلی گئی۔

ایک دن آپ نے ظہر کے ہنگام اپنے شوہر سے فرمایا کہ میرا بستر صحن خانہ میں زیر آسمان بچھا دیں۔

جناب عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمائش صحن خانہ میں زیر آسمان بستر لگا دیا اور انہیں وہاں پہنچا دیا کہ کیا دیکھا کہ کوئی چیز آپؑ اپنے سینہ سے لگائے ہیں اور زیر لب کچھ فرما رہی ہیں۔ قریب گیا تو دیکھا کہ وہ کربلا کی یادگار امام حسین علیہ السلام کا خون بھرا کرتا ہے اور مسلسل آپؑ کی زبان سے حسین حسین حسینؑ کی صدا جاری ہے۔ اسی عالم میں آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

(عقیلہ بنی ہاشم ص57، 58)

☆☆☆

سوشل میڈیا پر محبتوں کا نشہ نوجوان نسل میں پروان چڑھنے لگا ہے

قیصر محمود عراقی

بات یہ نہیں ہے کہ والدین کی اپنی اولادوں پر گرفت نہیں رہی، یا ان پر نظر رکھنے کا دور چلا گیا۔ ایسا بھی نہیں کہ والدین سوشل میڈیا کی اہمیت اور نقصان سے آشنا نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ ہماری نوجوان نسل کن کن طریقوں سے اس ٹیکنالوجی سے مستفید ہو رہی ہے۔ بات یہ بھی نہیں کہ سوشل میڈیا پر ہونے والی دوستیوں اور بالخصوص محبتوں نے ہمارے خاندانی نظام کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ بات یہ بھی نہیں کہ انٹرنیٹ کی دوستی کی وجہ سے دور دراز سے لوگ آ کر ہمارے نوجوان بچوں کو اپنا لیتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگ کس طرح آنکھیں بند کر کے اپنے بیٹے یا بیٹیاں غیروں کے حوالے کر دیتے ہیں، نہ تحقیق کرتے ہیں، نہ کوئی مطالبہ، بس ہمیں اپنے بچوں کی صورت میں اس ترقی یافتہ ملک کا پاسپورٹ دکھائی دینے لگتا ہے، ہماری آنکھوں میں فوراً سہانے سپنے گھومنے لگتے ہیں، ایک لحاظ سے ہم لالچ کی انتہاں تک جا پہنچے ہیں، دوسری طرف ہم اپنے بچوں کو اڑوس پڑوس کی بچیوں اور بچوں کے ساتھ شادی کیلئے تحقیق کی آخری حد تک جاتے ہیں، فیملی کے بیک گراؤنڈ اور شہرت کے ساتھ ساتھ سر کے بال سے پاؤں کے ناخن تک اس میں کوئی نہ کوئی خامی ڈھونڈتے ہیں، بہتر سے بہتر لڑکی، لڑکا ڈھونڈنے کیلئے ہر قدم اٹھاتے ہیں اور اس ضمن میں کئی کئی سال بھی لگانے پڑیں تو کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

سب سے بڑھ کر المیہ تو یہ ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعہ ہونے والی محبت کے نتیجے میں وارد ہونے والی کسی اور بڑے شہر کی امیر لڑکیاں چاہے بڑی عمر کی بھی ہوں تو والدین کیلئے بلا تحقیق، بغیر خاندانی بیک گراؤنڈ، بلا جہیز قابل قبول ہوتی ہے۔ اس کے برعکس علاقے کی لڑکی اگر ۳۰ سال کی عمر کراس پار کر جائے تو لڑکے کی ماں وہاں رشتہ کرنے سے کتراتی ہے، چاہے اپنا بیٹا بھی عمر کی ایک مخصوص حد پھلانگ لگا رہا ہو۔ یہی عالم لڑکی والوں کا ہوتا ہے، بہتر سے بہترین کی تلاش میں بیٹی کی عمر بگاڑ دیتے ہیں، یہ ہے ہمارا مجموعی دوہرا رویہ اور اجتماعی بے حس۔ اصل مسئلہ ہمارے رویہ اور مزاج کا ہے، ان ہی رویوں اور مزاجوں کی بدولت آج بھی ہمارے معاشرے میں ہزاروں جوان بچیاں شادی کے منتظر ہیں۔ آپ سوشل میڈیائی محبتوں کو بے شک اپنے خاندان کا حصہ بنائیں اور بلاشبہ اس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہونا چاہئے لیکن جس کے پاس سوشل میڈیائی محبت نہیں ہے اس کے لئے رشتے کی تلاش میں اتنی ہی جوتیاں گھسیٹیں کہ آپ کا بچہ یا بچی عمر کی اس حد میں نہ داخل ہو جائے کہ کوئی اس کے طرف رخ نہ کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم زندگی میں بہت سے مجبور لوگ دیکھتے ہیں مگر رشتوں کے انتظار میں بیٹھی جوان بچیوں کے والدین بالخصوص بیوہ ماؤں سے بڑھ کر کسی کو مجبور نہیں پایا۔ لڑکے والے گھرانے پر گھرانے دیکھتے ہیں اور کسی نہ کسی بنیاد پر لڑکی کو مسترد کر دیتے ہیں، یوں کتنی ہی لڑکیوں کے سر پر سفیدی آ جاتی ہے، والدین نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں، مائیں امید لئے دوسری دنیا سدھار جاتی ہیں، بیٹی والوں پر گذرنے والی قیامت کا احساس کوئی نہیں کرتا۔ اسے ہمارے اجتماعی بے حسی کہہ لیں، شعور کی کمی یا پھر ہماری آنکھوں پر بندھی لالچ کی پٹی، مگر یہ حقیقت ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کی ڈھلتی عمر سے بڑھ کر ہمیں رشتہ دیکھنے سے زیادہ دیگر "دکھ" کھائے جاتے ہیں جس میں قد، رنگت، اسٹیٹس، معیار اور امیدیں اہم ترجیحات ہیں۔ اصل میں ہم کردار کے غریب لوگ ہیں، جانتے بھی ہیں کہ بڑی عمر میں شادیاں بے شمار سماجی ناہمواریوں کو جنم دیتی ہیں لیکن پھر بھی کسی کے سکھ اور آبادکاری میں مدد دینے کی بجائے ہمیشہ اپنا مفاد پہلے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم معاشرے میں اپنے ارد گرد ہی نگاہ دوڑائے تو ہمیں ۲۸ سے ۳۵ سال کی عمر تک کی کتنی ہی بچیاں ملیں گی جن کے رشتے نہیں ہو رہے ہیں، مختلف سماجی وجوہات کی بنا پر یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے اور جب یہ تعداد بڑھے گی تو ظاہری بات ہے نوجوانوں میں سوشل میڈیائی محبتوں کے رجحانات پیدا ہونگے۔ سوشل میڈیا پر دوستی محبت میں بدلے گی تو بات گھر چھوڑ کر بھاگنے یا کورٹ میریج وغیرہ تک پہنچے گی یا پھر کوئی غیر مسلم لڑکا اسے اڑا لے جائیگا۔ یہی حال لڑکوں کا ہے، ۳۰ سے ۳۵ سالہ لڑکے معاشرے میں مذکورہ کنواری لڑکیوں سے تعداد میں کم ہرگز نہیں ہونگی، اگر اپنے ملک میں شادیاں نہ ہوں تو کیا ہوا ان کیلئے بھی "گوریاں" تو ہیں ہی، مگر واضح رہنا چاہئے کہ یہ اقدام ماڈرنائزیشن نہیں بلکہ ہمارے لئے باعث عبرت اور شرمندگی کا ہوگا، بشرطیکہ اس کا ادراک کریں، اگر ہم اس بات پر خوش ہونگے کہ ہمارا بچہ گوروں کے دیش میں جا کر راج کریگا تو یہ ہماری بھول ہے، اس کا اندازہ ہمیں جلد نہیں تو بدیر ضرور ہوگا، کئی والدین اس تجربہ سے گذر بھی چکے ہونگے لیکن جب تک یہ احساس ان میں بیدار ہوتا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بیٹیوں والوں کے دکھ یا پریشانی بھی عجیب ہوتی ہے، بیٹی جواب ہو جائے تو اس کے ہاتھ پیلے کرنے کی پریشانی، نسبت طے ہو جائے تو اسے رخصت کرنے کیلئے "جہیز" کے نام پر "سامان آرام" جمع کرنے کی پریشانی اور جب رخصت ہو جائے تو اس بات کی پریشانی کہ پتہ نہیں وہ نئے لوگوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہو بھی پاتی ہے یا نہیں؟ وہاں اسے کوئی مسئلہ تو نہیں؟ شادی کے روز والدین اپنی چادر سے بڑھ کر پاؤں پھیلاتے ہیں اور بیٹی کو اپنی حیثیت سے کہیں بڑھ کر تحائف کے نام پر جہیز دیتے ہیں تا کہ وہاں سسرال میں اس کی ناک اونچی رہے، وہیں اس کا سسرال بھی خوش اور مطمئن ہو کہ وہ بہت کچھ ساتھ لائی ہے، اب وہ بہورانی کی "چیزوں" کی بنیاد پر اپنے خاندان میں سر فخر سے بلند کر سکتے ہیں، اسی طرح لڑکے والے بھی اپنی شان بڑھانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ لڑکی والوں سے بہتر معاملات کریں، جب تک ہم اس مائنڈ سیٹ کو شکست نہیں دیکھیں اور دائرہ ہوس سے باہر نہیں نکلینگے، اپنے رویوں اور مزاج پر نظر ثانی نہیں کرینگے تو پھر سوشل میڈیائی محبتیں ہی نصیب بنیں گی اور آپ کو انہیں من وعن قبول بھی کرنا پڑیگا۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حالات کا ادراک کریں اور کسی بھی قسم کی شرمندگی سے بچنے کیلئے اپنے اپنے اسٹیٹس، امیدوں اور ترجیحات کو اس مقام پر لائیں کہ معاشرے بعد ازاں ہم پر ہنسنا نہ پڑے یا ہم محض میڈیا کی خبر نہ بن کر رہ جائیں، اگر ہم اپنے رویوں میں تبدیلی نہیں لائیں گے تو یوں ہی افراتفری اور بے چینی کا شکار رہیں گے لیکن شاید ہم میں احساس ہی کی کمی ہے جسے خود میں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

موبائل: 6291697668

☆☆☆☆

مراٹھی غزل میں روایت اور جدت کا نمائندہ ہم عصر شاعر: عابد شیخ

خان حسنین عاقب

ریاست مہاراشٹر، خصوصی طور پر نئی ریاست کی تشکیل سے قبل قدیم زمانے سے ہندوستان میں مختلف سیاسی، سماجی، ثقافتی اور انتظامی ترقیوں کی گواہ رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہی بات نئے تصورات کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔ مہاراشٹر بہترین اور موثر ادبی تحریکوں کا گڑھ بھی رہا ہے۔ اس علاقے کی تاریخ بتاتی ہے کہ فنا فی اللہ ہو جانے والے اولیاء اور سنتوں نے صوفی ازم اور بھکتی تحریک کی داغ بیل بھی یہیں ڈالی جن کے اثرات پوری دنیا کی ثقافت پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

آج کے جدید دور میں ہمیں نثری اور شعری ادب کی وہ وراثت میسر آئی ہے جو فکر کے مختلف دھاروں میں ادبی تخلیق کی ایک الگ دنیا تخلیق کرتی ہے۔ جسے مراٹھی میں واڈمے کہا جاتا ہے۔ مراٹھی غزل نے اردو غزل کے زیر اثر جدید دور اور عصری ادب میں اپنی ایک گہری چھاپ چھوڑی ہے۔

میر، غالب اور بعد ازاں ترقی پسند اور جدیدیت پسند اردو غزل کے حوالے سے جو سب سے پہلا نام مہاراشٹر میں نظر آتا ہے وہ مرحوم سریش بھٹ کا ہے۔ انہوں نے مراٹھی غزل کو ایک آفاقی اور لازوال پہچان دی ہے۔ ان کے بعد عظیم تواڑراہی، دویک ساور کر، چندرکانت جوشی، پردیپ پھاڈکر، مسعود پٹیل، چندر شیکھر سانیکر، روی چاپکے، سریش دھنوے، شرد دھنگر اور کئی دوسرے غزل گو شاعروں نے مراٹھی غزل میں اپنا نام پیدا کیا ہے۔ مراٹھی غزل کی جڑیں دور دور میں زیادہ گہری اور پھیلی ہوئی ہیں۔ معاصر غزل کہنے والے شاعروں میں ان دنوں جو نام مہاراشٹر کے گوشے گوشے تک رسائی حاصل کرتا نظر آتا ہے وہ عابد شیخ کا ہے۔ عابد شیخ کی مراٹھی غزل گوئی کو ریاست ہی نہیں بلکہ بیرون ریاست بھی بھرپور تحسین وستائش حاصل ہو رہی ہے۔ ان کی مراٹھی غزلوں کو ہر سطح پر سراہا جا رہا ہے۔ حال ہی میں ان کی مراٹھی غزل بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد کے گریجویشن کے نصاب میں شامل کی گئی ہے جو کسی بھی شاعر کے لیے ایک اعزاز ہے۔ عابد کا پورا نام عابد منصور شیخ ہے۔ وہ 09 اگست 1978 کو مہاراشٹر کے دور افتادہ ضلع ایوت محل کے قصبے مہاگاؤں کے ایک چھوٹے سے گاؤں ساؤنا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم اور گریجویشن اپنے آبائی وطن میں حاصل کی اور فی الحال یہیں مقیم ہیں۔

ان کی مراٹھی غزلوں کی سی ڈی سوگندھی باغ آہے تی نہایت مشہور ہوئی۔ وہ ریاستی اور قومی سطح پر مراٹھی کوی سمیلنوں اور ساہتیہ سمیلنوں میں اپنے علاقے کی کامیاب نمائندگی کر چکے ہیں اور قومی مراٹھی ٹی وی چینلوں پر بھی نمایاں طور پر مدعو کئے جاتے ہیں۔ عابد شیخ کو اب تک مراٹھی غزل سریش بھٹ ایوارڈ، آمھی گدِ ماچے وارث دار اور ریاستی انعام برائے بہترین ادب جیسے اعزازات و ایوارڈز سے نوازا جا چکا ہے۔

عابد کی مراٹھی غزل اپنے جمالیاتی حسن کے لحاظ سے غزل کے روایتی اوصاف سے متصف دکھائی دیتی ہے۔ ان کی غزل گوئی کی سب سے نمایاں خصوصیت جذبات و احساسات کی دیانتدارانہ نمائندگی اور معاصر حسیت ہے۔

ان کی مراٹھی غزلیں، غزل کے عروضی پیمانوں پر بھی پوری اترتی ہیں۔ ان کی نظموں میں بھی بھرپور تخلیقی توانائی ملتی ہے جن میں وہ اپنے مافی الضمیر کو موثر انداز میں بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کسی کام کے سلسلے میں میرا گزر عابد کے وطن سے ہوا۔ مجھے ساؤنا ہی کے راستے جانا تھا۔ کچھ سوچ کر میں نے عابد کو فون کیا۔ وہ فوراً مجھ سے ملنے آ گئے اور اصرار کرتے ہوئے مجھے اپنے گھر لے گئے۔ میں لاکھ انکار کرتا رہا لیکن عابد نے میری ایک نہ سنی۔ اپنے گھر کے مہمان خانے میں مجھے بڑے احترام کے ساتھ بٹھایا، اپنے والد سے میرا تعارف کروایا اور پھر جلد ہی میرے سامنے گرما گرم پیاز اور ہری مرچ کے ساتھ لیموں کا تڑکا لگے ہوئے پوہے پروس دیئے۔ ساتھ ہی عمدہ کھجوریں بھی تھیں۔ عزت واحترام اور اصرار کے ساتھ یہ ناشتہ کھلایا۔ بعد ازاں عابد نے چائے پلوائی اور اپنی مشہور ومقبول کتاب، ان کی مراٹھی غزلوں کا مجموعہ چونچی مدھیل دانے تحفتاً عنایت کیا۔ میں نے کتاب کا اعزازیہ دینے کی کوشش کی تو عابد نے صاف انکار کر دیا۔

غزل کے مجموعے کا نام اس قدر دلکش ہے کہ ذہن میں فوراً اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ نظموں کے اس مجموعے کی اشاعت کے لیے مہاراشٹر کی نامور ادبی شخصیات نے اپنا تعاون پیش کیا ہے۔

عابد اس وقت اپنی زندگی کی جدوجہد میں مصروف ہیں لیکن ایک شاعر کے لیے اس کی جدوجہد ہمہ گیر نوعیت کی ہوتی ہے۔ جب تک زندگی کی یہ جدوجہد کسی ادیب کے تخلیق کردہ ادب میں جھلکتی نہیں، وہ ادب لوگوں کے ذہنوں تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

عابد کی غزلوں اور نظموں میں ایک قسم کی تخلیقی تابانی اور چمک ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ زندگی میں جس قسم کی جدوجہد کا سامنا وہ کر رہے ہیں

اسی نے عابد نامی ایک عام شخص کو شاعر عابد شیخ بنایا ہے۔

عابد اب تک مختلف سوشل میڈیا اور میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے مراٹھی شعر وادب کا ذوق رکھنے والے قارئین اور سامعین سے روبرو ہو کر ان کے درمیان اپنا مقام اور پہچان بنا چکے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز میں لوکمت، ساما ٹی وی، زی ٹی وی، ٹی وی چینل سے لے کر غیر جیسے چینلز، ریڈیو، فیس بک اور اخبارات بھی شامل ہیں۔ اخبارات میں ان کی ادبی زندگی پر تسلسل کے ساتھ مضامین لکھے جا رہے ہیں۔

عابد کی مراٹھی غزل معاصر مراٹھی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے جس کا اعتراف مراٹھی ادب کے سنجیدہ ناقدین نے بھی کیا ہے۔

عابد کی غزل کسی درخت کی جواں کونپل پر الفاظ سے تراشی ہوئی آنکھوں کی مصوری ہے جس میں انسان کو درپیش درد وغم کا لطیف بیان ایک چھوٹے سے شعر میں سمٹ آتا ہے۔

عابد نے غزل کو اپنے خون پسینے سے سینچا ہے۔ ان کی غزل کا چہرہ کسی حسینہ، عالم جیسا مصنوعیت اور بناوٹ سے سجا ہوا چہرہ نہیں ہے بلکہ یہ چہرہ ایک عام آدمی کا چہرہ ہے۔ ان کی غزل کسی نواب کے دربار میں مجرا نہیں کرتی بلکہ بازار میں چلنے پھرنے والے ایک عام آدمی کی پکار ہے۔ وہ اپنی غزلوں میں معاشرے میں زندگی کی جدوجہد کرنے والے ایک عام آدمی کی آواز بن کر کہتے ہیں۔

میں نے زہر پی کر زندگی گزاری ہے
یہ وہ زندگی تھی جو تیرے بغیر گزاری ہے
رونا تو بہت آیا تھا مجھے لیکن
میں نے ہنس ہنس کے زندگی گزاری ہے

آنکھوں میں آنسو ہیں لیکن پھر بھی لبوں پر ایک مسکراہٹ کے ساتھ جینے کا عزم رکھنے والا یہ شاعر کہتا ہے:

انسانوں کو یہ آنسو فریب کیوں دیتے ہیں
پیار کے آخری مرحلے پر بھی آنسو ہی ہاتھ آتے ہیں
یہ سارے لوگ کسی پتھر ہی کی طرح ہیں
ارے دیوانو! یہاں کون آنسوؤں کی قدر جانتا ہے
لوگوں پر اتنا ظلم کیوں کیا جائے؟
آخر ہم محبت میں کیوں جلیں؟

عابد کا آنسوؤں سے یہ مکالمہ ایک شاعر کا مکالمہ ہے، لیکن یہ پرجوش مکالمہ کسی عام آدمی کا مکالمہ نہیں لگتا۔ وہ کہتے ہیں۔

اے آنسوؤ! واپس لوٹ جاؤ
کیوں پتھروں کے پیچھے پڑے ہو
وہ آگ بھڑک اٹھی ہے یا بجھ گئی ہے؟
اس دھوئیں کے پیچھے حقیقت کیا ہے؟
یہ تو اس دنیا کی رسم، اس کا رواج ہے
کہ جھوٹا ہمیشہ آگے ہوتا ہے اور سچا پیچھے

عابد کی غزلیں نہ صرف اشک ریزی کرتی ہیں بلکہ وہ سماجی مسائل پر بھی روشنی ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان اشعار کو دیکھئے:

تو یہ مت سمجھ کہ میری آنکھوں کا پانی سوکھ گیا ہے
بلکہ یہ پانی میرے اندر کی گہرائی تک اتر گیا ہے
میں نے تجھے جب حالت غم میں ہنستے ہوئے دیکھا
تب سے آنکھوں کا پانی میری نظر سے اتر گیا

عابد کے زاویہ نظر سے آنکھوں میں پانی نہ صرف ادبی اظہار کی خصوصیت ہے بلکہ زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ عابد مزید کہتے ہیں:

میں خود کو تنا لتا ہوں
زندگی کو اسی طرح جلاتا ہوں
اور بس اسی طرح میں
اپنی سانسیں سنبھالتا ہوں
وہ مجھے پڑھتا بھی ہے
یا صرف مجھے چھان رہا ہے
وہ وقت کہ جب تو میری تھی
اب وہ دور گزر چکا ہے

اپنے ایمان کو خدا کے قدموں میں رکھ کر، وہ خدا سے سوال کرتا ہے:

اے خدا، تیری اس دنیا کو کیا ہو رہا ہے
یہاں تو ہر پل ناانصافی ہو رہی ہے
جہاں گائے محفوظ ہے، اس جگہ آج
میری بہن، بیٹی اور ماں دہشت میں ہیں
اب یہ سارے راستے سرسبز ہو جائیں گے
کیونکہ اب میں ہر لنگڑے کا پاؤں بننے جا رہا ہوں

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ غزل ایک نہایت نازک مزاج صنف سخن ہے۔ زندگی کے تلخ وترش تجربات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ شاعر اپنی غزل کے ذریعے محبت کا درس دیتے ہوئے کہتا ہے:

سب کچھ کیا لیکن بس ایک کام نہیں کر سکا
میں آج بھی تجھ کو فراموش نہیں کر سکا
مجھے معاف کرنا کہ میں تیرا نام آتے ہی رو پڑا
میں اپنے ان آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکا
میں یہ جو گھونٹ لے رہا ہوں، میں یہ جو لقمہ کھا رہا ہوں
بابا، میں آپ کی وجہ سے یہ سانسیں لے پا رہا ہوں
مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے
یہ اعتماد میرا کتنے امتحان لے رہا ہے

اپنے ایک شعر میں عابد نے بابا لفظ کو جو احترام اور عزت بخشی ہے اس کی مثال مشکل ہی سے ملتی ہے۔

مساوات کی فصل لہلہا نہیں سکی بابا
بیزار ہو کر جمہوریت خودکشی کر رہی ہے

یہاں بابا سے مراد اپنے والد کو پیار سے مخاطب کرنا ہی نہیں ہے بلکہ بابا سے مراد بابا صاحب امبیڈکر ہیں جنھیں آزاد ہندوستان کے آئین کا بانی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ لفظ ذومعنی ہو جاتا ہے۔ جمہوریت کی فصل کا لہلہانا بھی ایک سیاسی عمل کی علامت ہے۔ ایک جگہ عابد کہتے ہیں:

اے بادل، تو انہیں معمولی بیج مت سمجھ
میں نے اپنے بچوں کی چونچ سے یہ دانے نکال کر زمین میں بوئے ہیں

یہ دلسوز شعر کہنے والے عابد کہتے ہیں:

قدموں کا ہدف آگے ہی آگے بڑھتے جانا ہے
یہ رکاوٹیں کیا ہیں، رکنے کے بہانے ہیں

عابد شیخ کو ابھی مزید بلندیوں کا سفر درپیش ہے۔ عابد کے درخشاں مستقبل کے لئے نیک خواہشات!

☆☆☆☆

والمیکی بویا ذات کو ایس سی کی فہرست میں شامل کیا جائے گا: کے سی آر

جوگولامبا گدوال، 19 نومبر (یو این آئی) تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اور بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے سربراہ کے چندر شیکھر راؤ (کے سی آر) نے اتوار کو یقین دلایا کہ ریاستی حکومت والمیکی بویا ذات کو درج فہرست ذات (ایس ٹی) کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ضروری قدم اٹھائے گی۔ اس ضلع کے عالم پور میں منعقدہ 'پرجا آشیرواد سبھا' نامی انتخابی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کے سی آر نے لوگوں سے ووٹ کا استعمال دانشمندی سے کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے پالاموورو میں نقل مکانی پیٹرن میں تبدیلی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک وقت خطہ سے اہم نقل مکانی ہوا کرتی تھی، اب دوسری ریاستوں سے لوگ تلنگانہ کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ مسٹر کے سی آر نے گزشتہ 50 برسوں میں کانگریس پارٹی کے کاموں پر تنقید کی اور اندرا کے دور حکومت میں درپیش مشکلات کو یاد کیا، جہاں بھوک کی وجہ سے اموات ہوئیں۔ انہوں نے لوگوں کی زندگیوں میں خلل ڈالنے والی کانگریس کی حکومت کو واپس لانے کی ضرورت پر سوال اٹھایا۔ کے سی آر نے بی آر ایس حکومت کے تحت کھیتوں کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کرنے اور زرعی ترقی کو سپورٹ کرنے کی کوششوں پر روشنی ڈالی، جس میں راجولی باندہ ڈائیورژن اسکیم (آر ڈی ایس) پر لفٹ سینچائی پروجیکٹوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔

تلنگانہ اسمبلی انتخابات

برسر اقتدار آنے پر وزیر اعلیٰ کا فیصلہ کانگریس قیادت کریگی

کانگریس کا منشور چار کروڑ عوام کو آزادی اور مساوی ترقی کا حق دیتا ہے، سکریٹریٹ میں عوامی دربار ہوگا

حیدرآباد 19 نومبر (یو این آئی) صدر تلنگانہ کانگریس ریونت ریڈی نے کہا ہے کہ کانگریس پارٹی کے تلنگانہ میں برسر اقتدار آنے پر وزیر اعلیٰ کون ہوگا اس کا فیصلہ پارٹی قیادت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے سکریٹریٹ میں ایک عوامی دربار منعقد کیا جائے گا جس میں عوامی مسائل حل کئے جائیں گے۔ انہوں نے اتوار کو حیدرآباد میں صحافت سے ملاقات پروگرام کے موقع پر کہا کہ کانگریس کا منشور چار کروڑ عوام کو آزادی اور مساوی ترقی کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس پرگتی بھون کا نام تبدیل کرتے ہوئے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر بھون کر دیا جائے گا۔ یہ کہتے ہوئے کہ کانگریس پارٹی موجودہ تاریخی عمارات کو منہدم کرنے اور نئی عمارتیں تعمیر کرنے کی پالیسیوں کو روکے گی، انہوں نے کہا کہ اگر ان کی پارٹی برسر اقتدار آتی ہے تو تعلیم، ملازمت اور روزگار کے مواقع میں دنیا سے مسابقت کرنے کے اقدامات بھی کئے جائیں گے اور بجٹ کو ایف آر بی ایم کے اصولوں کے مطابق خرچ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس فوری اہم مسائل اور ضروریات پر توجہ دے گی۔ ریونت ریڈی نے کئی سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ عوام کو پچھلے دس سالوں میں مساوی ترقی کے مواقع نہیں ملے جس کی وہ خواہش کرتے تھے۔ بی آر ایس جھوٹی معلومات پھیلا رہی ہے کہ اگر کانگریس آئی تو بجلی نہیں ہوگی، انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ موجودہ بجلی کانگریس کی حکومت والی ریاست چھتیس گڑھ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے سہارا افراد کی مدد کرنا سماجی ذمہ داری ہے اور سماجی ذمہ داری کو پورا کرنا کانگریس کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کانگریس اقتدار میں آئے گی تو کسانوں کا دو لاکھ روپے کا قرض معاف کر دے گی، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے اقتدار میں آنے کے بعد پبلک سروس کمیشن کو ختم کر دیا جائے گا اور یو پی ایس سی کی طرز پر ملازمتوں کو پر کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے۔ ریونت ریڈی نے واضح کیا کہ کانگریس کی پالیسی آمدنی میں اضافہ اور اسے غریبوں میں تقسیم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جاریہ ماہ کی 30 تاریخ کو ہونے والے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی 110 حلقوں پر ضمانت سے محروم ہوگی۔ گزشتہ اسمبلی انتخابات میں زعفرانی جماعت ریاست میں 105 حلقوں پر ضمانت سے محروم ہوئی تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ جس پارٹی کے پاس ریاست میں ضمانت بھی نہیں ہے وہ ایک بی سی شخص کو وزیر اعلیٰ کیسے بنا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ملک کی دس ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے تو صرف ایک ریاست میں ایک او بی سی وزیر اعلیٰ ہے۔ بی جے پی کہہ رہی ہے کہ ایک بی سی شخص کو وزیر اعلیٰ بنایا جائے گا، وہ اس حقیقت پر توجہ نہیں دے رہی ہے کہ کانگریس بی سی ذاتوں کی مردم شماری کا مطالبہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی بی سی ذاتوں کی مردم شماری نہیں کر سکتی وہ کس طرح بی سی کو وزیر اعلیٰ بنائے گی؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کانگریس کسانوں کو مفت بجلی دینے والی پہلی پارٹی ہے۔ وزیر اعلیٰ چندر شیکھر راو تلنگانہ میں کی گئی ترقی کی بات کر کے ووٹ مانگنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ ریونت ریڈی نے ایک بار پھر کہا کہ بی آر ایس کا کہنا ہے کہ وہ ریاست میں 24 گھنٹے بجلی فراہم کر رہی ہے لیکن وہ حقیقت یہ ہے کہ بی آر ایس ریاست میں کسانوں کو صرف 8 تا 10 گھنٹے بجلی فراہم کر رہی ہے۔ بی آر ایس کے متعارف کردہ دھرانی پورٹل کے نتیجہ میں بڑے پیمانے پر اراضیات پر قبضہ ہوا ہے۔ چندر شیکھر راو خاندان پر دھرانی پورٹل کے ذریعہ ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضیات کو لوٹنے کا الزام ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندر شیکھر راو کانگریس پارٹی کے خلاف صریحا جھوٹ بول رہے ہیں۔

قومی راجدھانی دہلی میں آج سے کھلیں گے اسکول

ہوا بہتر ہوتے ہی ہٹائی جائیں گی پابندیاں، تاہم جی آر اے پی- 3 کے تحت نجی تعمیرات اور بی ایس- 3/4 ڈیزل گاڑیوں پر پابندی برقرار رہے گی

نئی دہلی: دہلی-این سی آر کی ہوا میں آلودگی کی سطح میں معمولی بہتری آئی ہے۔ جس کے بعد کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی کیو اے ایم) نے ہفتہ کو گریڈڈ ریسپانس ایکشن پلان-4 (جی آر اے پی-4) کی پابندیوں کو ہٹا دیا۔ تاہم، فی الحال جی آر اے پی-3 کے تحت تمام پابندیاں برقرار رہیں گی۔ بی ایس-3 اور 4 انجن والی گاڑیوں کو اب بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ وہیں دہلی میں تمام اسکول پیر یعنی 20 نومبر سے کھلیں گے۔ دہلی حکومت کے ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کی طرف سے جاری کردہ حکم میں کہا گیا ہے کہ دہلی کے تمام سرکاری، سرکاری امداد یافتہ اور نجی اسکولوں میں پرائمری سے 12ویں تک کی کلاسیں پیر 20 نومبر سے دوبارہ شروع ہوں گی۔ تاہم اس حکم نامے جاری ہونے کے بعد اگلے ایک ہفتے تک بیرونی کھیلوں کی سرگرمیاں اور صبح کی اسمبلی کا انعقاد نہیں کیا جائے گا۔ دہلی-این سی آر کا ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 400 سے نیچے گرنے کے بعد، سی کیو اے ایم نے گروپ-4 کی پابندیوں کو ہٹا دیا ہے۔ تاہم جی آر اے پی-3 کے تحت نجی تعمیرات اور بی ایس-3/4 ڈیزل گاڑیوں پر پابندی برقرار رہے گی۔ خیال رہے کہ دہلی کی ہوا میں آلودگی اور بڑھتی فضائی آلودگی کی وجہ سے محکمہ تعلیم نے ایک ہفتے کی چھٹیوں کا اعلان کیا تھا۔ اسی وقت، دہلی حکومت نے وقت سے پہلے 12ویں جماعت تک کے تمام اسکولوں میں 9 سے 18 نومبر تک موسم سرما کی تعطیلات کا اعلان کر دیا تھا۔ اب، دہلی کے ہوا کے معیار کا انڈیکس سنگین سے انتہائی خراب زمرے میں گرنے کے بعد، پیر (20 نومبر) سے اسکولوں کو دوبارہ کھولنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔

آبادی کنٹرول قانون بنانے کی یقین دہانی پر انیل چودھری کی بھوک ہڑتال ختم

نئی دہلی، 19 نومبر (یو این آئی) مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے اتوار کو آبادی پر قابو پانے کا قانون بنانے کے تعلق سے دہلی-غازی آباد سرحد پر گزشتہ 22 دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے پاپولیشن سلوشن فاؤنڈیشن کے صدر انیل چودھری کو ناریل پانی پلا کر ان کی بھوک ہڑتال ختم کرائی۔ اس موقع پر لوک سبھا رکن راجندر اگروال بھی موجود تھے۔ پاپولیشن سلوشن فاؤنڈیشن کے ترجمان نے کہا کہ آبادی کنٹرول قانون کے مطالبے پر اتفاق ہو گیا ہے اور انتخابات کے بعد مناسب وقت پر عمل شروع ہو جائے گا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ آبادی کا عدم توازن ہندوستان کو درپیش ایک مسئلہ ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آبادی پر قابو پانے کا قانون بنایا جائے اور اس کا نفاذ ذات پات، مذہب، علاقہ اور زبان کے بغیر تمام شہریوں پر یکساں طور پر کیا جائے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ ہندوستان کے پاس دنیا کی کل زمین کا 2.4 فیصد حصہ اور چار فیصد پانی ہے، جب کہ دنیا کی کل آبادی کا 18 فیصد دباؤ ہندوستانی زمین پر ہے۔ دنیا کی اوسط آبادی کے رقبے کے حوالے سے ہندوستان کی آبادی 20 کروڑ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے تھی۔

کانگریس امیدوار کے معاون کے مبینہ قتل پر ڈگ وجے کا جاری احتجاج ختم

چھتر پور/بھوپال، 19 نومبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے چھتر پور ضلع کے کھجوراہو علاقے میں کانگریس لیڈر وکرم سنگھ عرف ناتی راجہ کے معاون سلمان کے مبینہ قتل کے خلاف کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈگ وجے سنگھ کا جاری دھرنا ختم ہو گیا۔ وہ اس معاملے پر کل سے دھرنے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ احتجاج ختم کرنے کے بعد مسٹر سنگھ نے کہا کہ وہ ووٹنگ کے دوران جہاں جہاں کانگریس امیدواروں اور ان کے حامیوں پر حملہ کئے گئے وہاں جائیں گے۔ انہوں نے کارکنوں سے متحد ہونے کی اپیل بھی کی ہے۔ مسٹر سنگھ کل ساگر ضلع کے رہلی کا بھی دورہ کر سکتے ہیں، جہاں بی جے پی اور کانگریس کارکنوں کے درمیان جھڑپ کے دوران کانگریس امیدوار کی گاڑیوں میں توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔ اس سے پہلے، مسٹر سنگھ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ کل سے تقریباً 24 گھنٹے ہو چکے ہیں۔ لیکن انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ نہ گواہوں کے بیانات لیے گئے اور نہ ہی ملزمان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ دوسری جانب سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے بھی اس معاملے کے تعلق سے ایکس پر پوسٹ کیا اور کہا کہ چھتر پور ضلع کے راج نگر اسمبلی میں کانگریس کارکن کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ بی جے پی امیدوار اروند پٹیریا اور ان کے ساتھیوں پر قتل کا الزام ہے۔ اس واقعہ کو دو دن گزر چکے ہیں لیکن اب تک نہ تو وہ گاڑیاں پکڑی گئی ہیں جن میں کانگریس کارکن سلمان کو کچل کر ہلاک کیا گیا تھا اور نہ ہی اس قتل کے ملزموں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ راجیہ سبھا ایم پی مسٹر سنگھ اور کانگریس ایم ایل اے اور کارکن کھجوراہو میں پولیس اسٹیشن کے سامنے دھرنے پر بیٹھے ہیں، لیکن پولیس کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ کیا یہ مان لیا جائے کہ مدھیہ پردیش میں قانون کی حکمرانی نہیں ہے؟ آخر قاتلوں کو کون بچا رہا ہے اور کس کی ہدایت پر پولیس اور انتظامیہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے؟ وہ کانگریس کارکنوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ پوری پارٹی ہر کارکن کے پیچھے کھڑی ہے۔ کسی بھی کارکن پر ظلم پوری پارٹی پر حملہ ہے۔ ہم متحد ہو کر اس ظلم کے خلاف لڑیں گے اور انصاف حاصل کریں گے۔ ظلم کے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ دراصل ووٹنگ سے ایک دن قبل جمعرات کی رات راج نگر اسمبلی حلقہ سے کانگریس کے امیدوار وکرم سنگھ عرف ناتی راجہ کا کھجوراہو تھانہ کے چندر نگر ٹوریا علاقے میں اپنے حامیوں کی موجودگی میں بی جے پی امیدوار اروند پٹیریا اور ان کے حامیوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ اسی دوران ناتی راجہ کا معاون سلمان فور ویلر کی زد میں آ کر جاں بحق ہو گیا۔ اس معاملے میں ناتی راجہ کی شکایت پر جمعہ کو کھجوراہو پولیس اسٹیشن میں پٹیریا اور ان کے حامیوں کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

اشوک گہلوت کی پارٹی امیدواروں کی حمایت میں زبردست ریلیاں

جھنجھنو، 19 نومبر (یو این آئی) راجستھان کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت 25 نومبر کو ہونے والے اسمبلی عام انتخابات میں پارٹی امیدواروں کی حمایت میں زبردست ریلیاں نکال رہے ہیں اور اتوار کو انہوں نے ضلع کے نوال گڑھ اور کھیتڑی میں لوگوں سے خطاب کیا۔ کھیتڑی میں انتخابی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر گہلوت نے لوگوں سے کانگریس امیدوار کی حمایت میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو سخت نشانہ بنایا اور میٹنگ میں ای ڈی اور سی بی آئی پر غلط استعمال کا الزام لگایا اور ای ڈی کے چھاپوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا، "جمہوریت کی لڑائی میں کوئی دشمنی نہیں ہوتی ہے، لیکن بی جے پی کے لوگ دشمنوں کی طرح بات کرتے ہیں۔ مجھ پر، میرے خاندان پر، پی سی سی کے صدر پر ای ڈی کے چھاپے مروائے گئے۔ اگر ان کے پاس ای ڈی ہے تو ہمارے پاس گارنٹی ہے۔ ان کا جمہوریت پر یقین نہیں ہے۔ وہ ای ڈی اور سی بی آئی کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ وہ ڈرا دھمکا کر حکومت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "وزیر اعلیٰ نے راجستھان میں انتخابی مہم کے لیے آنے والے بی جے پی کے مرکزی رہنماؤں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش، آسام کے وزیر اعلیٰ، بی جے پی صدر، مرکزی وزیر داخلہ اور وزیر اعظم پتہ نہیں، جانے کیا کیا بول کر جاتے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کیا ہے کہ جو ہم نے کیا ہے اس میں خامیاں بتاؤ۔ ہم نے اپنی اسکیموں کے لیے جو قوانین بنائے اس کے بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟ بی جے پی نے کسانوں کو برباد کیا۔

مہاراشٹر میں گنے کسانوں نے کیا 'چکہ جام'

کولہاپور، 19 نومبر (یو این آئی) گنے کسانوں کے حقوق کے لیے تحریک چلانے والی تنظیم 'سوابھیمانی شیتکاری سنگٹھن' (ایس ایس ایس) نے اتوار کو مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں 'چکہ جام' تحریک کا انعقاد کیا۔ کسان گزشتہ سال کے گنے کے لیے سبسڈی کی دوسری قسط کے طور پر 400 روپے اور اس سال پیدا ہونے والی فصل کے لیے کم از کم امدادی قیمت 3500 روپے فی ٹن کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ ایس ایس ایس کے قومی صدر راجو شیٹی نے اس ضلع کے ہاتکنگلے کے مصروف انکلی ٹول ناکے پر احتجاج کی قیادت کی۔ صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شیٹی نے کہا کہ ایس ایس ایس نے 13 ستمبر سے ایجی ٹیشن کا راستہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "لیکن ریاستی حکومت اور شوگر مل مالکان نے ضلع کلکٹریٹ آفس میں تین میٹنگوں کے باوجود ہمارے مطالبات کو قبول نہیں کیا۔ اس لیے ہم نے آج کولہاپور اور سانگلی اضلاع کی گنے بیلٹ اور ریاست کے مختلف حصوں میں 'چکہ جام' ایجی ٹیشن منظم کیا۔ مسٹر شیٹی نے ریاستی حکومت کو خبردار کیا کہ اگر 21 نومبر تک کسانوں کے مطالبات پر کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا تو ایس ایس ایس کارکنان پونے-بنگلور قومی شاہراہ کو بلاک کر دیں گے۔

تلنگانہ انتخابات بی جے پی اور خاندانی جماعتوں کے درمیان: نڈا

حیدرآباد۔ 19 نومبر (یو این آئی) بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے اعلان کیا ہے کہ تلنگانہ کے انتخابات بی جے پی اور خاندانی جماعتوں کے درمیان ہیں۔ انہوں نے تلنگانہ کے نارائن پیٹ میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ بی جے پی تلنگانہ میں خاندانی حکمرانی کو چیلنج کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ترقی کے لئے وزیر اعظم مودی کی جانب سے منظوری فنڈس کا غلط استعمال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ چندر شیکھر راو کا خاندان فنڈس کو عوام تک پہنچنے کو یقینی نہیں بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندر شیکھر راو زیر قیادت بی آر ایس حکومت ڈیزل اور پٹرول پر ویٹ میں کمی کرتے ہوئے عوام کو فائدہ پہنچانا نہیں چاہتی۔ اس کے ذریعہ ریاست میں سب سے زیادہ افراط زر ہو گئی ہے۔ انہوں نے ریاست کی حکمراں جماعت بی آر ایس کو "بھرشٹاچار کمیٹی" قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ کالیشورم پراجکٹ چندر شیکھر راو کے لئے اے ٹی ایم بن گیا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے برسر اقتدار آنے پر چندر شیکھر راو کی مبینہ رشوت خوری کی تحقیقات کروانے کا وعدہ کیا اور خاطیوں کو جیل بھیجنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے دلت بندھو اسکیم میں 30 فیصد کمیشن حاصل کرنے کا بی آر ایس کے ارکان اسمبلی پر الزام لگاتے ہوئے 30 نومبر کو 30 فیصد کمیشن والی حکومت کے خاتمہ اور بی جے پی حکومت کے قیام پر زور دیا۔ انہوں نے غریبوں کے لئے ڈبل بیڈروم مکانات فراہم کرنے میں ناکامی پر بی آر ایس حکومت پر تنقید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ پی ایم آواس یوجنا کے فنڈس استفادہ کنندگان تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علیحدہ ریاست کے ثمرات عوام تک نہیں پہنچ رہے ہیں۔

چھتیس گڑھ میں نکسلی حملے میں جاں بحق ہوئے آئی ٹی بی پی جوان کی آخری رسوم انجام دی گئیں

جموں، 19 نومبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ میں نکسل حملے میں جاں بحق ہوئے آئی ٹی بی پی اہلکار کی اتوار کے روز ان کے آبائی علاقے میں آخری رسوم ادا کی گئی جس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی لوگوں، پولیس، فوج اور سیول انتظامیہ سے وابستہ سینئر آفیسران نے تعزیتی گلباری تقریب میں شرکت کی۔ اطلاعات کے مطابق چھتیس گڑھ میں نکسل حملے میں جموں و کشمیر کے سانبہ ضلع سے تعلق رکھنے والا آئی ٹی بی پی جوان جس کی شناخت ہیڈ کانسٹیبل جوگندر کمار ساکن رام گڑھ سانبہ کے بطور ہوئی ہے شدید طور پر زخمی ہوا اور بعد ازاں وہ ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلعی ترقیاتی کمشنر سانبہ ابھشیک شرما، ایس ایس پی بینا متوش اور پولیس و فوج کے سینئر آفیسران نے آئی ٹی بی پی جوان کی آخری رسم میں شرکت کی۔ نامہ نگار نے بتایا کہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے آئی ٹی بی پی جوان کو پرنم آنکھوں کے ساتھ الوداع کہا۔

تلنگانہ کے آزاد امیدوار کی خودکشی

نظام آباد، (تلنگانہ) 19 نومبر (یو این آئی) آئندہ تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑنے والے ایک شخص نے اتوار کی صبح مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ پولیس نے بتایا کہ فورتھ ٹاؤن پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں سائی نگر کے کنیا گوڑ (36) نے سائبر مجرموں کی جانب سے ہراسانی کے بعد یہ انتہائی قدم اٹھایا۔ مسٹر گوڑ کا موبائل فون ہیک کر لیا گیا اور ان سے رقم کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ مارفنگ ویڈیو بھی ملے۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ مسلسل ہراسانی سے تنگ آ کر مسٹر گوڑ نے اپنے گھر میں سیلنگ فین سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ مسٹر گوڑ نظام آباد اربن حلقہ میں ایک ایم ایل اے امیدوار (آزاد) کے طور پر مقابلہ کر رہے تھے۔ الیکشن کمیشن (ای سی آئی) نے انہیں روٹی بنانے والے کا انتخابی نشان الاٹ کیا تھا۔

احمد نگر میں فرقہ وارانہ تشدد کے بعد حالات ہنوز کشیدہ

رمضان شاہ درگاہ تنازع پر اعظمی کا دورہ کے دوران سرکار پر مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کا سنگین الزام

ممبئی: احمد نگر میں فرقہ وارانہ تشدد کے بعد حالات ہنوز کشیدہ ہے درگاہ رمضان شاہ بابا وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہے اس کے باوجود اکثریتی فرقہ اس پر دعویٰ کر رہا ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے احمد نگر اب فرقہ پرستی کا اڈہ بن گیا ہے یہ ملک کے لئے نقصاندہ اور خطرناک ہے یہاں جو تشدد پھوٹ پڑا اس میں جو قصوروار ہے ان پر کارروائی کی جائے لیکن جو بے قصوروں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں فوراً رہا کیا جائے چونکہ یہاں اکثریتی فرقہ کا دباؤ زیادہ ہے اس لئے اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی ہے اس قسم کا سنگین الزامات آج یہاں احمد نگر کے دورہ کے دوران رکن اسمبلی اور ایس پی لیڈر ابو عاصم اعظمی نے عائد کئے ہیں۔ اعظمی پر احمد نگر میں متاثرہ مقامات کے دورہ پر پابندی اور حکم امتناعی تھی جس کی وجہ سے اعظمی نے یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکثریت جس کے ساتھ ہوتی ہے حکومت بھی اس کی حمایت کرتی ہے، ہم اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ناانصافیوں کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے ساری مسجدیں اب ان کی ہو گئی سارے مقبرے قبرستان بھی ان کے ہی ہو گئے ہیں اقلیت اب کچھ نہیں ہے یہ تمام اب ملک میں جاری ہے جو قصوروار ہے ان پر کیس درج ہونا چاہئے ان کو گرفتار کیا جانا چاہئے لیکن بے قصوروں پر درج کیس کو ختم کرنے کے ساتھ اس کی انکوائری ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ہم جلد ہی یہاں وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل اور عبدالستار سے بات کریں گے اس کے علاوہ فریقین میں ثالثی کی بھی سعی کی جائے گی۔ ابو عاصم اعظمی نے کہا کہ ہم دستور کا احترام کرتے ہیں نظم و نسق کا مسئلہ پیدا نہ ہو اس لئے ہم نے دورہ ملتوی کیا ہے لیکن دوسری طرف لوگ ماحول خراب کرتے ہیں پتھراؤ کرتے ہیں کالا جھنڈا دکھاتے ہیں انہیں کوئی نہیں کہتا کہ اس سے نقص امن کا خطرہ ہے۔

ذکر تیرا بعد تیرے محبت اور موت کی تفسیر، تعبیر اور تقدیر ہے: عشرت ظہیر

بابو محمد شکیب اکرم کی یاد میں محمد خورشید اکرم سوز اور نزہت جہاں قیصر کی مرتب کردہ تعزیتی تحریروں کا اجرا

نئی دہلی: وزڈم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ اور قندیل کے زیر اہتمام محمد خورشید اکرم سوز اور نزہت جہاں قیصر کا ان کے فرزند بابو محمد شکیب اکرم کی وفات پر لکھی گئی تعزیتی تحریروں کا مجموعہ ذکر تیرا بعد تیرے کی تقریب اجرا کا انعقاد افضل حسین آڈیٹوریم ابوالفضل انکلیو نئی دہلی میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر تمام مقررین نے اس کتاب کے مشمولات کے حوالے سے پر مغز گفتگو کی اور شکیب اکرم کی یادوں کو تازہ کیا اور والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ عشرت ظہیر نے اس کتاب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ذکر تیرا بعد تیرے دراصل محبت اور موت کی تفسیر، تعبیر اور تقدیر ہے۔ جناب عظیم اختر نے خورشید اکرم سوز کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ شکیب اکرم جیسے نوجوان کی موت پر سب سے بہترین خراج محبت یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی یاد میں غریب مستحق طالب علموں کو وظائف دیے جائیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ خورشید اکرم سوز نے کرناٹک سے اس سلسلے کا آغاز کر دیا ہے۔ مجلس صدارت کے اراکین میں جناب سلیم شیرازی اور ڈاکٹر فریاد آذر نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے خورشید اکرم سوز کی یادوں کے کرب کو شیئر کیا اور یہ بتانے کی کوشش کی کہ حزن و غم کا یہ سلسلہ ہر انسانی وجود سے جڑا ہوا ہے مگر ذاتی غم صرف اس وقت شدت اختیار کرتا ہے جب انسان خود اس کرب سے گزرتا ہے۔ خورشید حیات نے فلسفہ موت اور تصور الم پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کرب کو ایک اجتماعی المیہ سے تعبیر کیا۔ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا اور ڈاکٹر رخشندہ روحی نے بھی کہا کہ یہ صرف ایک فرد کا درد نہیں بلکہ ایک مشترکہ درد ہے جسے ہم سب اپنے سینے میں محسوس کرتے ہیں اور اس جیسی کیفیتوں سے اکثر گزرتے رہتے ہیں۔ حقانی القاسمی نے کتاب کے حوالے سے کہا کہ یہ آنسوؤں کا اوڈی تاثر اور درد کا کولاژ ہے شکیب اکرم کی موت صرف ایک بیٹے کی موت نہیں بلکہ ایک خواب، ایک آرزو اور ایک روشن مستقبل کی موت ہے۔ شاہد انور نے تعزیتی کلمات پیش کرتے ہوئے اپنی پرسوز تعزیتی نظم پیش کی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر شادیہ عمیر، ڈاکٹر احمد علی جوہر، ڈاکٹر سعود عالم، ڈاکٹر نعمان قیصر، ڈاکٹر منظر امام، ڈاکٹر امیر حمزہ، ڈاکٹر جاوید عالم، ڈاکٹر شاداب شمیم، عبدالباری قاسمی، محترمہ خوشبو پروین اور محترمہ سعدیہ پروین نے اس کتاب کے تعلق سے بیش قیمت خیالات کا اظہار کیا اور شکیب اکرم کی حیات مختصر پر اختصار سے روشنی ڈالی اور اس کی موت کو بڑا خسارہ قرار دیا۔ تقریب اجرا کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر جاوید حسن نے بحسن و خوبی انجام دیے، محترم فیروز ہاشمی اور تقریب کے کنوینر ڈاکٹر خان رضوان کے کلمات تشکر پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالرشید اعظمی، ڈاکٹر عبدالواحد، ابو اللیث قاسمی، شاہ رخ خان عبیر، محمد زید خان، ساجد ندوی، نشاط حسن، محمد رضی، نوشاد عالم ندوی اور سلام الدین خان وغیرہ بطور خاص موجود رہے۔

بہار میں سورج کی پوجا کا عظیم تہوار کارتک چھٹھ پر ڈوبتے سورج کو ارگھیہ

پٹنہ، 19 نومبر (یو این آئی) بہار میں سورج کی پوجا کے عظیم تہوار کارتک چھٹھ کے موقع پر آج ورت رکھنے والوں نے غروب آفتاب کو ندی اور تالاب میں کھڑے ہو کر پہلا ارگھیہ پیش کیا۔ دریائے گنگا میں ہزاروں مرد و خواتین ورت رکھنے والوں نے غروب آفتاب کو ارگھیہ پیش کیا۔ اس موقع پر لاکھوں لوگوں نے مقدس ندی گنگا میں غسل بھی کیا۔ آج دوپہر بعد سے ہی دریائے گنگا کی طرف جانے والی تمام سڑکیں چھٹھ ورت اور سورج کی پوجا کے پر عقیدت خوبصورت گانوں سے گونج رہی تھیں۔ "کیلوا جے فریلا گھود سے، اوہ پر سوگا میڑرائی، آدت لہو مورا رگیا۔ درس دیکھاؤ ای دینا ناتھ۔ اُگی ہے سروج دیو، اوہ چھتی میا، تو ہر میسا آپار، کانچ ہی باس کے بہنگیا بہنگی لچکت جائے" گانے سنے جا رہے ہیں۔ پٹنہ ضلع انتظامیہ نے دریائے گنگا کے گھاٹوں پر سخت حفاظتی انتظامات کیے ہیں۔ چھٹھ گھاٹوں پر گاڑیوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس کے لیے ٹریفک پلان تیار کر کے عام لوگوں میں پھیلایا جا رہا ہے۔ چھٹھ کی وجہ سے دریاؤں میں پرائیویٹ کشتیوں کے چلانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

ریاست کی تمام 80 سیٹوں پر الیکشن لڑیں گے: وجیندر سنگھ

میرٹھ:لوک دل کے قومی جنرل سکریٹری وجیندر سنگھ نے کہا کہ لوک دل آئندہ لوک سبھا انتخابات میں ریاست کی تمام 80 سیٹوں پر الیکشن لڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے حقوق کی جنگ لڑیں گے۔ وہ ایک روڈ شو کا اہتمام کرنے میرٹھ پہنچے تھے۔میرٹھ کے سرکٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے کسان بدحالی کا شکار ہیں۔کسانوں کو ان کی فصلوں کی مناسب فراہمی نہیں ہو رہی۔ ریاست کے کسانوں کو وقت پر ادائیگی نہیں ہو رہی ہے۔ حکومت کو ایم ایس پی پر قانون بنانا چاہیے،تب ہی کسانوں کو ان کی فصلوں کی صحیح قیمت ملے گی۔انہوں نے کہا کہ لوک دل کسانوں اور نوجوانوں کے مسائل کو اٹھائے گی اور ان کے حقوق کے لیے لڑے گی۔ راشٹریہ لوک دل اور لوک دل میں فرق کے سوال پر انہوں نے کہا،لوک دل کی بنیاد چودھری چرن سنگھ نے رکھی تھی، پارٹی ان کی پالیسیوں پر آگے بڑھ رہی ہے، جب کہ آر ایل ڈی کی اپنی زمین ہے،انہوں نے کہا کہ جلد ہی یہ تنظیم بنائی جائے گی۔ ضلعی سطح پر کھڑا کیا جائے گا۔ اگلے ہفتے بجنور میں روڈ شو کا انعقاد کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس وزیر اعظم کا چہرہ نہیں ہے، اس سے قبل قومی جنرل سکریٹری بننے کے بعد میرٹھ پہنچنے پر وجیندر سنگھ کا کاشی ٹول پلازہ، روہٹا بائی پاس پر حامیوں نے استقبال کیا، کنکر کھیڑا۔ کمشنریٹ پہنچنے کے بعد انہوں نے چودھری چرن سنگھ کے مجسمہ پر پھول چڑھائے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

وزیر کھیل نے اندرا میراتھن کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

49 خواتین سمیت 394 رنرز حصہ لے رہے ہیں

پریاگ راج: آل انڈیا پرائز منی اندرا میراتھن اتوار کو آنند بھون سے شروع ہوئی۔ کھیل اور نوجوانوں کی بہبود کے وزیر مملکت گریش چندر یادو نے آسمان میں غبارے چھوڑے اور رنرز کو دوڑنے کے لیے گرین سگنل دیا۔ اس بار میراتھن میں کل 394 رنرز حصہ لے رہے ہیں جن میں 345 مرد اور 49 خواتین رنرز شامل ہیں۔ ساتھ ہی اس بار میراتھن میں باہر کے رنرز کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ دوڑنے والوں نے آنند بھون سے دوڑ شروع کی ہے اور الہ آباد یونیورسٹی، الہ آباد ہائی کورٹ، سی ایم پی ڈگری کالج، نیو یمنا پل سے ہوتے ہوئے ڈنڈو پور کے بھارت پٹرول پمپ پہنچیں گے۔ وہاں سے واپسی کے راستے سے بھاگنے والے مدن موہن مالویہ اسٹیڈیم میں فائنل پوائنٹ تک پہنچیں گے۔ جہاں پہلے نمبر پر آنے والے رنر کو 2 لاکھ روپے، دوسرے نمبر پر آنے والے کو 1 لاکھ روپے اور تیسرے نمبر پر آنے والے کو 75 ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ 4 ویں سے 14 ویں پوزیشن تک کے دوڑنے والوں کو 10,000 روپے کا تسلی بخش انعام دیا جائے گا۔ میراتھن میں پہلی بار تمام رنرز کو صفائی سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ان میں ٹی شرٹس اور کیپس بھی تقسیم کی جا رہی ہیں۔ میراتھن کی اختتامی تقریب دوپہر 2 بجے منعقد ہوگی جس میں وزیر مملکت برائے کھیل مہمان خصوصی کے طور پر جیتنے والوں کو انعام دیں گے۔ اس موقع پر اسپورٹس ڈائرکٹر آر پی سنگھ اور دیگر کئی عہدیدار بطور مہمان خصوصی موجود ہوں گے۔ اختتامی تقریب میں مختلف سکولوں کی طالبات ثقافتی پروگرام بھی پیش کریں گی۔

ہمیں اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنا چاہیے: سجادہ نشین کاشف ضیاء

بارہ بنکی۔(!) انسانیت اور محبت کا پیغام دینے والے مشہور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شیخ حسام الدین رح نے بلا تفریق ہر انسان کو گلے لگایا اور ساری زندگی انسانیت کی خدمت کی اور سب کو امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ کے سجادہ نشین کاشف ضیاء، نے درگاہ حضرت مخدوم حسام الدین رح کے عرس مبارک کے موقع قل شریف سے قبل کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب کو اپنے اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ آج بھی حضرت مخدوم شیخ حسام الدین رح کے ماننے والے اور ان سے محبت و عقیدت رکھنے والے لوگ عرس مبارک میں نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ شرکت کر کے اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ معلوم ہو کہ درگاہ حضرت شیخ مخدوم حسام الدین رح کے عرس مبارک کے موقع لگنے والے پندرہ روزہ میلے میں گزشتہ روز بعد نماز عشاء حضرت مخدوم شیخ حسام الدین رح اور حکیم عبدالغنی المعروف بنے میاں مرحوم سجادہ نشین کے قل شریف کی رسم روایت کے مطابق ادا کی گئی۔ قل شریف کا آغاز امام درگاہ حافظ قاری محمد شکیل کے ذریعے تلاوت قرآن سے ہوا۔قل شریف کے بعد سجادہ نشین شیخ کاشف ضیاء نے دعا اور سلام پیش کیا۔ دعا و سلام کے بعد شیرینی اور تبرک تقسیم ہوئے۔ عرس کل کے موقع پر زائرین اور عقیدت مندوں نے درگاہ پر حاضری دی، مزار پر چادر چڑھائی اور دعائیں کیں۔ اس موقع پر شیخ طالب ضیاء، صحافی سید خالد محمود، محمد فاروق، حافظ محمد لطیف، حافظ محمد رحمان، حافظ محمد جنید، محمد ابراہیم، ماسٹر محمود، ماسٹر محمد جاوید، محمد اکرم انصاری، محمد سلیم، محمد احمد، معراج احمد سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

ایم آئی میموریل انٹر کالج کی جانب سے بچوں نے کی "شام اودھ" کی سیر

سعادت گنج، بارہ بنکی۔ آج ایم آئی ڈی آئیڈیل انٹر کالج کے بچے لکھنؤ کی سیر و سیاحت کے لئے اپنے اساتذہ کے ساتھ روانہ ہوئے سب سے پہلے انہوں نے چڑیا گھر کی سیر کی جہاں طرح طرح کے پرندے اور جانوروں کو دیکھا اور بہت خوش ہوئے پھر اس کے بعد گھنٹا گھر، امام باڑہ اور بھول بھلیا دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے بعد میں پارک میں بیٹھ کر ناشتہ اور کھانا کھایا اس طرح کی سیر و تفریح سے بچے بہت خوش ہوتے ہیں اور انکی نشونما پروان چڑھتی ہے اور ان کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اس طرح کے پروگرام بہت سے اسکول و کالج کی جانب سے ہوتے رہتے جو کہ قابل تعریف ہیں اس موقع پر کالج کے پرنسپل منوج کمار اور راکیش کمار اور لیڈیز اسٹاف بچوں کے ساتھ ساتھ موجود رہے۔

ملت اسلامیہ کو قرآن کریم اور سنت نبوی کے مطابق خد کو ڈھالنا ہوگا: مولانا محمد یعقوب

سہارنپور(احمد رضا) آج ملت اسلامیہ کی پستی اور رسوائی کا اصل سبب ملت اسلامیہ کا دین کی اعلیٰ تعلیم سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہے ابھی بھی وقت ہے کہ ملت اسلامیہ ہوش سے کام لیتے ہوئے خد کو اور پوری ملت کو ظلم، جبر اور رسوائی سے بچانے کے لئے دین اسلام کی تعلیمات سے فیض حاصل کرتے ہوئے اپنی دنیاوی اور آخرت کی زندگی کو کامیاب بنائیں یہ زندہ جاوید حقیقت ہے کہ قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کے بغیر دینی اور دنیاوی سربلندی ملت اسلامیہ کے لئے کسی بھی صورت ممکن ہی نہیں سب سے پہلے خد کو قرآن مجید کی رنگ میں خد کو ڈھالنا ہوگا اسکے بعد رسول اکرم کی زندگی کے تجربات سے عقل اور حکمت حاصل کرنی ہوگی تبھی سربلند ہو سکتے ہیں تبھی ہم غالب رہ کر پوری انسانیت کو مساوات اور انصاف کا پیغام پہنچا سکتے ہیں! واضع رہے کہ دینی اسلام کے مطابق مساجد کے امام اور موذن دونوں ہم سبھی کیلئے تعظیم اور احترام کے لائق ہیں انکا احترام لازم ہے یعنی اپنے استاد، علماء کرام اور امام حضرات کی تعظیم اور تکریم سے ہی ہم اور ہماری آنے والی نسلیں بہ آسانی کامیاب ہو سکتی ہیں اسلئے دین اسلام کی تعلیم دینے والے استادوں، مساجد کے امام اور موذن اور علماء کرام کا احترام ہم سب پر فرض بنتا ہے اسلامک تعلیم ادب احترام اور اخلاقیات پر مبنی ہے یعنی جو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طور طریقہ رہا ہے اسی پر قائم و دائم رہکر ہی ہم کامیابی کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں سبھی معنوں میں سیرت النبی زندگی کا لازوال سچ ہے اور یہی ہماری سربلندی کا اصل خزانہ بھی ہے اسلم اسکالر مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے کل معارف القرآن میں ایڈوکیٹ عظیم رضا کے نکاح کے موقعے پر اہم مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں امام کا مقام بہت اہمیت کا حامل ہے، امامت سنت نبوی اور سنت صحابہ کرام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامت جبریل کے بعد سے تاحیات امامت فرماتے رہے، آپ کے عذر کی حالت میں اور آپ کے بعد تمام خلفاء راشدین اور مسلم سلاطین اس منصب کو اپنے لیے باعث شرف سمجھتے ہوئے امامت کرتے رہے۔ اللہ تعالی کے نزدیک امامت کا منصب بہت عزت وعظمت والا ہے عالم دین نے کہا کہ آج دیکھا جا رہا ہے کہ ہمارے ائمہ جسکو ہماری رہنمائی کرنی تھی وہ گھر، گھر ٹیوشن

پڑھانے، خیر و برکت کے لئے ایک دکان سے دوسری دکان قرآن پڑھنے، کسی کا انتقال ہوجانے پر ان کے گھر جا کر قرآن کی تلاوت کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ محمد آفاق نے کہا کہ یہ کام انہیں اس لئے کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے مسجد کے ذمہ داران انکی روزمرہ کی اخراجات کے بارے میں بالکل فکر نہیں کرتے اور نہ ائمہ مساجد و موذنین کی جو تنخواہ ہونی چاہئے وہ دیتے ہیں مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے مولامام مسجد اور نائب اماموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اذان دین اسلام کا ایک اہم شعار اور اسلامی معاشرہ کی حقیقی پہچان ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ اذان ایمان کے شعائر میں سے ہے آپ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں پر مسجد کے امام اور موذن کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مسجد اور مدارس اسلامیہ کے عملہ کی عزت و تعظیم صدق دل سے کریں اور ان کا شایان شان احترام و اکرام کریں کیونکہ دین کی خدمات میں مشغول سبھی حضرات محبوب ترین عبادت "نماز" باجماعت کے لئے بہت مخلص اور نقیب ہیں اسی طرح مدارس کے منتظمین اور استاد حضرات بھی سبھی معنوں میں اللہ تعالی کے محبوب ترین بندے ہیں آخر میں مولانا نے مدارس، اسکول، کالج وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سبھی علمی اداروں میں بیٹھے منتظمین جن کو قوم اپنا رہنما سمجھتی ہے وہ ایمانداری اور عدل و انصاف کے ساتھ قوم کی فکر کریں اور تمام اساتذہ کا حق بھی ادا کرتے رہیں تاکہ بزرگان دین کی خدمت کے نتیجہ میں ہماری قوم بہت جلد ترقی کی جانب بڑھ سکے!

ڈاکٹر عظیم امروہوی کی یاد میں منعقد پروگرام میں حسن امام کی کتاب کی رونمائی

دہلی/امروہہ:ادبی اور ثقافتی ادارہ انڈیا ہیریٹیج سینٹر کی جانب سے مرکزی دارالحکومت دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں زندگی آنسو نامی تقریب کے اختتامی سیشن کو ڈاکٹر عظیم امروہوی سے منسوب کیا گیا جسمیں نامور مقررین نے عنوان مذکورہ کے ذیل میں تبادلہ خیال پیش کیا، اسی دوران امروہہ کے شاعر حسن امام حسن کی کتاب شاہ لوح قلم کی رونمائی مہمانان کے دست مبارک سے عمل میں لائی گئی۔ جسٹس شبیہ الحسنین شاستری کی صدارت میں منعقد اس پروگرام میں محترمہ کامنہ پرساد، پروفیسر مینو بخشی، فلم ہدایتکار مظفر علی، سابق کابینہ وزیر حکومت ہند مختار عباس نقوی نے تبادلہ خیال پیش کیا۔ پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے شہر امروہہ کی ادبی خدمات میں ڈاکٹر عظیم امروہوی کے کردار پر روشنی ڈالی۔ محکمہ صحت کی کمشنر زویا علی نے زندگی آنسو کے مقصد کے حوالہ سے بریسٹ کینسر کے سلسلہ میں بیداری تقریر کرتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے کے لیے ضروری اقدامات پر روشنی ڈالی۔ حکومت اتر پردیش کے سکریٹری برائے فلاح بہبود ڈاکٹر ہری ادم نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ زندگی آنسو نامی اس تقریب میں ملک کی نامور شخصیات کو فخر ہند اعزاز سے سرفراز کیا گیا جسمیں ڈاکٹر مکیش پاٹیکر، ڈاکٹر عمل سنہا، ڈاکٹر قمر عباس زیدی، پروفیسر سلطان، محترمہ سما مظفر کے نام شامل تھے۔ اس تقریب میں نظامی برادر نے صوفیانہ کلام پیش کر کے سامعین پر سرور تاری کر دیا۔ اس حسین شام کی رونقیں دوبالا کرنے میں پروگرام کے دوران اس دوران جسٹس شبیہ کیرتی سنگھ، سابق ائی بی ڈائریکٹر آصف ابراہیم، شری شری کانت سہائے، عمل سنہا، ڈی آئی جی تحہ، شری کانت نام دیو، میجر جعفری، شہزادی نگہت عابدی رامپور، ڈاکٹر شیو کمار سرین، ڈاکٹر دیپ گوئل، میرا علی، اشبح زیدی، سابق کمشنر قمر زیدی، ایس ایم خاں وغیرہ بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر ولی نے خیر مقدم کلمات اور کنوینر شاہین کاظمی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

ادبی تنظیم 'بزم شام غزل' کی سالانہ نعتیہ طرحی نشست

کرنیل گنج، گونڈہ (نامہ نگار) ادبی تنظیم 'بزم شام غزل' کی سالانہ نعتیہ طرحی نشست ڈاکٹر حبیب اللہ کی شفاء کلینک پر منعقد ہوئی جسکی صدارت مولانا ارشد القادری صاحب (امام وخطیب درگاہ شریف مسجد، بہرائچ) نے کی۔ بطور مہمان خصوصی صاحب دیوان شاعر حاجی نصیر انصاری بارہ بنکوی اور مہمان ذی وقار کے طور پر رئیس صدیقی منتقائی صدر قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ و نجمی کمال خاں ریاستی سینئر نائب صدر ٹریزری یونین شریک محفل رہے۔ معروف شاعر جاوید گونڈوی (کانپور)، فیض باری (گونڈہ) اور ایمان گونڈوی نے مہمان اعزازی کے طور پر شرکت کی۔ صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے مولانا ارشد القادری نے کہا کہ انبیاء، صدیقین، شہداء و صالحین ہی کا وہ راستہ ہے جو صراط مستقیم ہے۔ جس پر چلنے والے کی دُنیا اور آخرت کی کامیابی یقینی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ باطل ہے۔ لہٰذا ہم کو حضور کی محبت کے ساتھ صدق دل سے حضور ﷺ کی پیروی کرنی چاہئے۔ بزم کے سرپرست گنیش تیواری نیش نے حضور ﷺ کے صفر معراج پر اظہار خیال کیا۔ جنرل سکریٹری مجیب صدیقی نے استقبالیہ کلمات پیش کئے۔ محمد یعقوب عزم گونڈوی کی نظامت میں مصرع طرح "در پاک خیر البشر دیکھتے ہیں" پر شعراء نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کئے۔ منتخب اشعار حسب ذیل ہیں۔

ملی ہو جنہیں دولتِ عشق آقا
وہ کب سوئے لعل و گہر دیکھتے ہیں
نصیر انصاری بارہ بنکوی

شجر سے جو وابستہ ہیں دینِ حق کے
وہ شاخِ دُعا پر ثمر دیکھتے ہیں
مُجیب احمد صدیقی

گدائے درِ پاک آلِ نبی ہوں
ادب سے مجھے تاجور دیکھتے ہیں
ڈاکٹر اسلم ہاشمی

ثنائے رسولِ زمن کی بدولت
کہ گھر بیٹھے جنت میں گھر دیکھتے ہیں
فوق بہرائچی

سجاتے ہیں جب جب بھی بزمِ نبی ہم
تو برکت کا گھر میں اثر دیکھتے ہیں
رئیس صدیقی بہرائچی

رُخِ مصطفیٰ اس قدر ہے منور
کہ حیرت سے شمس و قمر دیکھتے ہیں
سرور گکھوری

خُدا بھیج دے کوئی فاروق اعظم
لئے آس اقصیٰ کے در دیکھتے ہیں
محمد کوثر سلطانی

جو سادات کا لہلہاتا چمن ہے
دُعائے نبی کا اثر دیکھتے ہیں
اودھ راج ورما

بڑے دُنیا بھر کے ہیں تعریف کرتے
کئی اُن میں بس کم نظر دیکھتے ہیں
اجے شری واستو

ہے یٰسین جو محفل حبیب خُدا کی
حبیب اللہ خود اپنا گھر دیکھتے ہیں
یٰسین انصاری راجو

ساتھ ہی جاوید گونڈوی، تاج محمد قربان، نیاز احمد قمر، صغیر احمد صدیقی، محمد مُبین منصوری، انجم وارثی گونڈوی، یعقوب عزم گونڈوی، قاری معصوم رضا، عاطف گونڈوی، نظام الدین شمس، محمد سلیم بیدل، احمد رضا رزم، ڈاکٹر زبیر بہرائچی اور عمران مسعودی نے کلام پیش کئے۔ ان کے علاوہ رفعت شیدا لکھنوی، عدیل منصوری بارہ بنکوی، صابر نظر نجر پوری اور صدر بزم الحاج شبیر شبنم کا بھی کلام پڑھا گیا۔

ریٹائرڈ آئی اے ایس نے اپنی ساری زندگی کی کمائی رام مندر کے لیے عطیہ کی

ایودھیا: ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر جو مرکزی حکومت میں ہوم سکریٹری تھے۔ لکشمی نارائن اپنی زندگی کی کمائی بھگوان رام کے قدموں میں پیش کرنے والی ہیں۔ رام للا کی تقدیس کے بعد وہ مورتی کے سامنے 5 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کردہ 151 کلوگرام رام چریت مانس حاصل کریں گے۔ 10,902 آیات پر مشتمل اس مہاکاوی کا ہر صفحہ تانبے سے بنایا جائے گا۔ زمرد کو 24 قیراط سونے میں ڈبویا جائے گا۔ پھر سونے سے جڑے حروف لکھے جائیں گے۔ اس کے لیے 140 کلو تانبا اور پانچ سے سات کلو سونا درکار ہوگا۔ دیگر دھاتیں سجاوٹ کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ اس کتاب کے لیے نارائن نے اپنی تمام جائیدادیں بیچنے اور اپنے بینک اکاؤنٹس خالی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مانس کو رام للا کے قدموں کے پاس رکھا جائے گا۔ نارائن، جو حال ہی میں اپنی بیوی کے ساتھ ایودھیا آئے تھے، نے رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے سے اس کے لیے اجازت لی، سینگول بنانے والی وہی کمپنی سونے سے جڑی رام چرت مانس بنائے گی۔ ریٹائرڈ مرکزی داخلہ سکریٹری ایس۔ جس طرح لکشمی نارائن نے کتاب رام چرت مانس کا تصور کیا ہے، اسے ملک کی معروف کمپنی ووبدی بنگارو جیولرز تیار کرے گی۔ اس جیولری کمپنی نے نئے پارلیمنٹ ہاؤس میں نصب سینگول (عدد) تیار کیا ہے۔ کمپنی نے سونے سے جڑے رام چرت مانس کا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ اسے بنانے میں تین مہینے لگیں گے۔ ماں کی خواہش سے نام لکشمنارائن پڑ گیا۔ لکشمی نارائن نے بتایا کہ انہیں یہ نام دیوی لکشمی سے منت کی وجہ سے ملا ہے۔ حاملہ ہونے کے دوران ماں نے دہلی کے برلا مندر یعنی لکشمی نارائن مندر میں دعا کی تھی کہ اگر ان کے ہاں بیٹا ہوا تو وہ اس کا نام لکشمی نارائن رکھیں گی۔ جب اس کی خواہش پوری ہوئی تو اس نے میرا نام لکشمنارائن رکھا۔ ان کے خاندان کے تمام افراد کا خدا پر بے پناہ ایمان ہے۔ اتفاق سے مجھے سرسوتی جیسی بیوی مل گئی۔ میں وہی لوٹ رہی ہوں جو خدا نے مجھے دیا تھا۔ اللہ نے مجھے زندگی بھر بہت کچھ دیا۔ نمایاں عہدوں پر فائز رہے۔ میری زندگی اچھی گزری۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بہت پیسے مل رہے ہیں۔ میں دال اور روٹی کھانے والا شخص ہوں۔ پنشن خود خرچ نہیں ہوتی۔ میں وہی لوٹ رہا ہوں جو خدا نے انہیں دیا ہے۔ خیرات کے نام پر مال لوٹنے سے بہتر ہے کہ اپنی کتاب خدا کے قدموں میں پیش کریں۔ ایس لکشمی نارائن، سابق مرکزی داخلہ سکریٹری ایس۔ لکشمی نارائن کے بارے میں سال 1970 بیچ کے مدھیہ پردیش کیڈر کے آئی اے ایس افسر۔ آبائی رہائش۔ چنئی شہر۔ دہلی میں پیدا ہوئے، موجودہ رہائش دہلی میں۔ بیوی سرسوتی (خاتون خانہ)، بیٹی پریہ درشنی (امریکہ میں) والد سبرامنیم، مرکزی حکومت میں سکریٹری، ماں لکشمی (گھریلو خاتون) بہت سی کمپنیوں کی چیئرمین نے کردار ادا کیا ہے۔

پہلی خاتون وزیر اعظم اور بھارت رتن اندرا گاندھی کے یوم پیدائش پر پروگرام

سنبھل(سعد نعمانی) ۔شہر صدر توقیر احمد کی قیادت میں شہر کانگریس دفتر عالم سرائے میں پہلی خاتون وزیر اعظم اور بھارت رتن آنجہانی اندرا گاندھی جی کے یوم پیدائش پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا اور ان کی تصویر پر پھول چڑھائے گئے۔ سیمینار میں مقررین نے خطاب کیا۔ آنجہانی اندرا گاندھی جی کے بارے شہر صدر نے بتایا کہ وہ 1966 سے 1977 تک تین بار اور چوتھی بار 1980 سے 1984 تک اپنی شہادت تک جمہوریہ ہند کی واحد پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں۔ انقلاب اور نئی اقسام کے بیج سے کھیتی باڑی کو نئی نئی طریقہ ایجاد کئے۔ ان کے آہنی عزم اور پختہ ارادے کو نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک بھی پہچانا گیا، اسی لیے انہیں آئرن لیڈی کا خطاب دیا گیا۔ انہوں نے 1971 میں مشرقی پاکستان کی جدوجہد آزادی میں حصہ لیا اور پاکستان کے خلاف لڑکر پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور نیا بنگلہ دیش بنایا اور اپنی ہنر مند سیاست اور ہنر مند سفارت کاری کا مظاہرہ کیا۔ بینکوں کو قومی کر ملک کی عوام کے پیسوں کو تحفظ فراہم کیا۔ اس موقع پر اقلیتی ضلع چیرمین عارف تنویر، عقیل احمد، ویر سنگھ ساگر، سبحانی، ڈاکٹر صلاح الدین، افتکار قریشی، انظر منصوری، ماسٹر جے پال ساگر، محمد اکرم، ڈاکٹر مرغوب عالم، سرفراز سیفی، محمد انصار، اختر قیصر وغیرہ موجود تھے۔

گورکھپور: ایمس کے نرسنگ آفیسر کے ساتھ مارپیٹ

گورکھپور:19 نومبر(پی این ایس) ایمس میں تعینات ایک نرسنگ آفیسر موہن سنگھ گرجر کے ساتھ مارپیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ اپنا جاننے والا بتا کر آئی لڑکی بات چیت کے بہانے ریسٹورنٹ لے گئی، نکلتے وقت اس کے دوستوں نے مارپیٹ کی۔ ملزمین نے ایک ویڈیو بھی بنائی اور ریپ کا فرضی مقدمہ درج کرنے کی دھمکی دی۔ کینٹ پولیس نے ملزم پوجا یادو اور اس کے تین ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ راجستھان کے رہائشی نرسنگ آفیسر موہن سنگھ گرجر نے پولیس کو دی گئی شکایت میں لکھا ہے کہ 3 نومبر کو رواڑی کی پوجا یادو نے ان کے موبائل پر ٹیلی گرام کے ذریعے ان سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں پٹنہ ایمس میں منتخب کیا گیا ہے۔ اس دن اس کے ساتھ معمول کی بات چیت ہوئی۔ 9 نومبر کو پوجا نے دوبارہ نرسنگ آفیسر کو فون کیا اور کہا کہ وہ او پی ڈی میں بیٹھی ہے۔ ایک بار ملاقات کے بعد وہ گورکھپور سے پٹنہ جائیں گی۔ نرسنگ آفیسر جب اس سے ملنے پہنچا تو تین دیگر نامعلوم نوجوان بھی اس کے ساتھ تھے۔ سب نے کینٹ کے علاقے میں ایک ریسٹورنٹ میں جا کر ناشتہ کیا۔

جاگرن کے اسٹیج پر فحش رقص کے معاملے میں مقدمہ درج

اعظم گڑھ :19 نومبر(پی این ایس) سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی فحش رقص کی ویڈیو کی شناخت کر لی گئی ہے۔ ویڈیو کی شناخت کے بعد چوکی انچارج مبارک پور کی شکایت پر پوجا کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پولیس اس معاملے میں کیا کارروائی کرتی ہے۔ میونسپل کونسل مبارک پور میں ماں لکشمی نیوک پوجا کمیٹی ہے۔ کمیٹی کے موجودہ چیئرمین گولو جیسوال ہیں۔ دیوالی کے موقع پر پوجا کمیٹی نے لکشمی اور گجانن گنیش کی مورتی لگائی۔ 14 نومبر کو اسٹیج لگا کر جاگرن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے دوران بار گرلز کی جانب سے فحش گانوں پر فحش رقص کیا گیا۔ مذہبی اسٹیج سے فحش رقص کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ پولیس نے اس بات کو مد نظر رکھا۔ اے ایس پی سٹی شیلیندر لال نے ایس او مبارک پور کو تحقیقات کر کے رپورٹ کرنے کو کہا۔ جمعہ کو جب کمیٹی کے عہدیدار ودیا ساگر جیسوال سے بات کی گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ وائرل ویڈیو ان کی کمیٹی کے پلیٹ فارم سے ہے۔ پولیس کی جانچ میں اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ وائرل ہونے والے فحش رقص کا ویڈیو ماں لکشمی نوایوک پوجا کمیٹی کے جاگرن پروگرام کے اسٹیج کا تھا۔

خالصا پنتھ نے ملک و مذہب کی حفاظت میں اہم کردار ادا کیا

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے خالصا چوک کا کیا افتتاح

لکھنؤ:۱۹ نومبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ گرو گوبند سنگھ جی مہاراج نے 1699 میں خالصا پنتھ کی بنیاد رکھی تھی تاکہ غیر ملکی حملہ آوروں سے ہندوستان کے مذہب اور ثقافت کی حفاظت کی جا سکے۔ خالصا پنتھ نے ہمیشہ ملک اور مذہب کی حفاظت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہم سب کو اپنی تاریخ پر فخر محسوس کرنا چاہیے۔ خالصا چوک کا قیام ہماری تاریخ کے تئیں اظہار تشکر کا ایک موقع ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں خالصا چوک کے افتتاح کے بعد عالم باغ میں واقع گرودوارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گرو نانک دیو جی سے لے کر آج تک سکھ برادری نے ہمیشہ ملک اور مذہب کے تحفظ کے لیے صف اول میں کھڑے ہو کر اپنا تعاون دیا ہے۔ گرو گوبند سنگھ جی مہاراج کے چار صاحبزادوں نے سرہند کے لیے اپنے آپ کو قربان کیا تھا۔ سال 2022 میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے 26 دسمبر کی تاریخ کو ویر بال دیوس کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے صاحبزادوں کے تئیں اظہار تشکر کیا ہے۔ خالصا چوک کے نام اور افتتاح کا یہ پروگرام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گرو نانک دیو جی مہاراج کے 550ویں پرکاش ورش کی ایک شاندار تقریب کا اہتمام ریاستی حکومت نے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر کیا تھا۔ انہیں 2020 اور 2021 میں وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر صاحبزادہ دیواس منعقد کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آنے والی تاریخوں میں ہمیں بہت سے پروگراموں میں شرکت کا موقع ملے گا۔ ہم سب 24 نومبر کو گرو تیغ بہادر جی کے مقدس یوم شہادت، 27 نومبر کو گرو نانک دیو جی مہاراج کے پرکاش پرو اور 26 دسمبر کو ویر بال دیوس کے جشن سے وابستہ ہوں گے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، لکھنؤ کی میئر محترمہ سشما کھرکوال اور دیگر عوامی نمائندے، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری، داخلہ اور اطلاعات جناب سنجے پرساد، ریاستی اقلیتی کمیشن کے رکن سردار پرویندر سنگھ، لکھنؤ گوردوارہ مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین سردار راجندر سنگھ بگا سمیت دیگر سینئر افسران اور معززین افراد موجود تھے۔

پانی ہماری زندگی کی علامت ہے

چھٹی میا کی کرپا ہو آپ سب پر: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ پانی ہماری زندگی کی علامت ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اتوار کی شام لوک عقیدے کے تہوار چھٹھ پوجا کے موقع پر لکشمن میلہ گراؤنڈ پہنچے۔ جہاں انہوں نے بھوجپوری سماج کے ساتھ چھٹھ پوجا میں حصہ لیا۔ اس دوران آل انڈیا بھوجپوری سماج کے قومی صدر پربھوناتھ رائے نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو گلدستہ، ایک بلاؤز اور یادگاری تحفہ دے کر ان کی عزت افزائی کی۔ ہماری طرف سے خصوصی خواہشات ان ماں اور بہن کے لیے جنہوں نے خاندان کی خاطر سخت برت رکھا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھوجپوری سماج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم چھٹھ پوجا میں بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ سی ایم یوگی نے اپنے انداز میں چھٹھ کے موقع پر بھوجپوری سماج کو مبارکباد دی۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آپ سب کو لوک عقیدے کے عظیم تہوار چھٹھ پر بہت بہت مبارکباد اور نیک خواہشات۔ آپ سب پر چھٹی میا کی کرپا ہو، سب کی زندگی خوشیوں سے گزرے، آپ سب کی زندگیوں میں خوشی اور ولولہ ہو۔ خاندان کی خاطر مشکل برت رکھنے والی ہماری ماں اور بہن کی طرف سے خصوصی خواہشات۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک ایمان کا ملک ہے۔ یہ عقیدہ ہم سب کو اتحاد کے دھاگے میں جوڑتا ہے، شمال سے جنوب، مشرق سے مغرب تک۔ اسی عقیدے نے پورے ہندوستان کو نامساعد حالات میں متحد رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرون وسطیٰ میں غیر ملکی حملہ آوروں نے مذہبی مقامات کی بے حرمتی کی اور انہیں نقصان پہنچایا لیکن ہمارے عقیدے نے ہماری روایت اور ورثے کو محفوظ رکھا ہے۔ دنیا میں بہت سے ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اپنی مادی ترقی تو کی لیکن اپنی روایت اور ورثے کو فراموش کر دیا۔ آج وہ ایک وجودی بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہمارا ملک تہواروں اور تہواروں کا ملک سمجھا جاتا ہے۔ ملک بھر میں مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی روایات پائی جاتی ہیں جو کہ خصوصی تقریبات کے ذریعے عام لوگوں کو مقامی عقیدے سے جوڑتی ہیں اور پورے ملک کو اتحاد کے دھاگے میں باندھتی ہیں۔

آج ملک کو اندرا گاندھی جیسی قیادت کی ضرورت ہے

یوم پیدائش پر کانگریسیوں نے سابق وزیر اعظم کو کیا یاد

لکھنؤ:19 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس ہیڈ کوارٹر میں بھارت رتن سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی اور 1857 کی جدوجہد آزادی کی ہیروئن جھانسی کی رانی لکشمی بائی کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت اور سیمینار کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر کانگریسیوں نے آئرن لیڈی آنجہانی مسز اندرا گاندھی اور جھانسی کی رانی لکشمی بائی کو یاد کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سابق وزیر نکل دوبے نے کہا کہ آج ملک کو اندرا گاندھی جیسی قیادت کی ضرورت ہے، تاکہ ملک کو مضبوط اور بااختیار بنایا جا سکے۔ اتر پردیش میں اپوزیشن پارٹیوں کی طرف سے طرح طرح کی غلط فہمیاں اور وہم پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہمیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ملک کو بچانا اور تعمیر کرنا کانگریس پارٹی کی ذمہ داری ہے۔ آج ہمیں اندرا گاندھی جی کی ہمالیہ جیسی پرعزم سوچ اور رانی لکشمی بائی جی کی ہمت اور بہادری سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے اور اپوزیشن جماعتوں کا پوری طاقت سے مقابلہ کرنا ہے۔ سابق وزیر راج بہادر نے کہا کہ اندرا گاندھی جی کی قیادت دوراندیشی، نظم و ضبط، محنت اور لگن سے بھرپور تھی، جس سے آج کے ماحول میں ہم سبھی کانگریسیوں کو تحریک لینے کی ضرورت ہے۔

سابق ایم ایل اے اندل راوت نے کہا کہ اندرا جی کہتی تھیں کہ جس دن سنگھ والے اقتدار میں آئیں گے، ملک کے ادارے بک جائیں گے، تعلیمی ادارے برباد ہو جائیں گے، کسانوں کو نظر انداز کیا جائے گا، آج بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ہمیں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا، تب ہی ہم انگریزوں کو اقتدار سے بے دخل کر سکتے ہیں جو ملک کے لٹیرے تھے۔ اس موقع پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری (انچارج ایڈمنسٹریشن) مسٹیش سنگھ نے کہا کہ اندرا گاندھی کو یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ ان کی حفاظت میں ایسے لوگ لگے ہوئے ہیں جو انہیں مار بھی سکتے ہیں، اس کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے اپنی حفاظت میں مصروف رکھا۔ ان کی حفاظت میں، جو سیکولرازم اور فراخ دل پر ان کے اٹل ایمان کو ظاہر کرتا ہے۔ اندرا گاندھی جی کو یاد کرتے ہوئے، اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ترجمان ڈاکٹر سی پی رائے نے کہا کہ 1942 میں ہندوستان چھوڑو تحریک ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک تھی، جس میں وہ طویل عرصے تک جیل میں رہیں۔ نہرو جی کی موت کے بعد انہیں ایوان میں داخل ہونے کا موقع ملا اور اقتدار میں آنے کے بعد اندرا جی نے جنہیں گونگی گڑیا کہا جاتا تھا، ایک طرف تو دیسی بادشاہوں کے پرائیو پرس کو ختم کر دیا اور دوسری طرف ان کو چلا کر غریبی ہٹاؤ جیسی تحریک نے اپوزیشن کو دکھایا کہ ان میں کتنی ہمت اور طاقت ہے۔ 1971 میں انہوں نے پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دنیا کی تاریخ اور جغرافیہ بدل دیا۔ بیلچھی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کس طرح بارش کے موسم اور دریا میں سوجن کے باوجود وہ اس قتل کیس کے متاثرین سے ملنے ہاتھی کی پیٹھ پر سوار ہو کر وہاں پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ اندرا جی وہ آئرن لیڈی تھیں جنہوں نے لہروں کو بدل دیا، جن سے آج ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔

محمد شمیم خان نے بلاک و بوتھ سطح کے عہدیداروں کے ساتھ کی نشست

لکھنؤ:19 نومبر۔ کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کے قومی کوآرڈینیٹر محمد شمیم خان نے راجستھان میں ہو رہے اسمبلی انتخابات کے امیدواروں کے حق میں بوتھ و بلاک سطح کے عہدیداروں کے ساتھ نشست کی۔ اور الیکشن جیتنے کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ ان صدور کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں انتخابات کے بارے میں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، خاص طور پر 25 تاریخ کو ووٹنگ کے دن، ہر اسمبلی کے بوتھ پر ووٹنگ کے دوران، ہمارے تمام لوگ خواہ وہ منڈل صدر ہوں، بوتھ صدر ہوں یا بلاک صدر یہ تمام لوگوں کی موجودگی ضروری ہے کیونکہ بی جے پی والوں نے ووٹنگ کے دوران جس طرح بے ایمانی کی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، اس لیے ہمیں ہر بوتھ کو ان بے ایمان لوگوں سے بچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹنگ کے دن یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ اگر آپ کے آس پاس کوئی بزرگ یا معذور یا معاشی طور پر کمزور ہے جو ووٹ ڈالنے کے لیے بوتھ پر نہیں جا سکتا تو ہماری پارٹی کے کارکنان اس کی مدد کے لیے مہم چلائیں۔ وہ لوگوں کو بوتھ تک لے جانے کے کام کو اپنا پہلا کام سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے عزت مآب راہول گاندھی کے خوابوں کو پورا کرنے اور عوامی اعتماد کو برقرار رکھنے اور پارٹی کی طرف سے کئے گئے وعدوں کو نبھانے کے لئے انتخابات کے دوران دن رات جو محنت کی ہے، وہ قابل تعریف ہے۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس درمیان راجستھان کے کئی سینئر عہدیدار اور کارکنان پی سی سی ممبر، [illegible] جنرل سکریٹری سلمان خان اور ریاستی جنرل سکریٹری اقلیتی سیل رضوان احمد شامل تھے۔

سماج وادی مہیلا سبھا کی بوتھ اور وارڈ سطح کی جائزہ میٹنگ منعقد

لکھنؤ:19 نومبر (پی این ایس) لکھنؤ مغربی اسمبلی حلقہ میں سماج وادی مہیلا سبھا کی قومی صدر محترمہ جوہی سنگھ کی صدارت میں بوتھ اور وارڈ کی سطح پر ایک جائزہ میٹنگ ہوئی جس میں آئندہ لوک سبھا انتخابات 2024 کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں وارڈ اور بوتھ کمیٹیوں کو مضبوط بنانے اور تنظیم کو متحرک بنانے پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں سماج وادی مہیلا سبھا کی ریاستی صدر ریو شریواستو، منی پال مہانگر صدر مہیلا سبھا، شیبا خان اسمبلی صدر 171 لکھنؤ ویسٹ، شبینہ خان ریاستی سکریٹری، لتا جیسور قومی سکریٹری مہیلا سبھا، شبنم خان ریاستی سکریٹری اقلیتی سبھا، سلمیٰ صدر کینٹ اسمبلی، شوبھی خان، شاہین خان، رحیمہ، خورشیدہ خان، نائلہ انصاری، افسر، دیپ شکھا یادو وغیرہ جیسے سرکردہ لیڈروں نے شرکت کی۔

طالبہ سے چھیڑ خانی کا ملزم ٹیچر گرفتار

بھدوہی 19 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بھدوہی کی پولیس نے نابالغ طالبہ سے چھیڑ خانی کرنے کے ملزم ٹیچر کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ ضلع کے صدر کوتوالی علاقہ کے تحت ایک نابالغ طالبہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والے ٹیچر کو ہفتہ کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ 15 سالہ طالبہ 17 نومبر 2023 کو اسکالرشپ کا امتحان دینے گئی تھی۔ امتحان دینے کے بعد گھر واپس آتے ہوئے ملزم ٹیچر پہلے اسے اپنے کمرے میں لے گیا جہاں اس کے ساتھ بدفعلی کی۔ کمرے سے نکلنے کے بعد بھی ٹیچر نے راستے میں کئی بار اس کے ساتھ بدتمیزی کی۔ گھر پہنچنے پر متاثرہ نے اہل خانہ کو ساری بات بتائی۔ طالبہ کے والدین کی شکایت پر پولیس نے ملزم ٹیچر راجندر پرساد یادو ولد رام کرن یادو ساکنہ نکلرا، تھانہ پوارہ، ضلع جونپور کو گاؤں ہداؤں موڑ سے گرفتار کر لیا۔ ملزم استاد کے خلاف صدر کوتوالی میں دفعہ 354، 354 (a)، 354 (b) 342 IPC، 7/8 POCSO ایکٹ اور 3 (2) (5) SC/ST ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی گئی۔

فرزانہ مہدی کی کہانیوں سے ادب کی امیدیں وابستہ: شیو موتی

لکھنؤ، 19 نومبر۔ عوامی کلچرل فورم (جن سنسکرت منچ۔ جسم) کے زیر اہتمام کہانی پڑھنے کے پروگرام میں نوجوان کہانی نویس فرزانہ مہدی نے ہنس کے نومبر کے شمارے میں شائع ہونے والی اپنی کہانی الٹا زمانہ سنائی۔ یہ پروگرام اکادمی آف ماس کیمونیکیشن، قیصر باغ، لکھنؤ میں منعقد کیا گیا تھا جس کی صدارت مشہور کہانی کار شیو موتی نے کی۔ کہانی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں بہت سے نوجوان کہانی کار لکھنؤ میں نظر آئے ہیں۔ وہ اچھی کہانی لکھ رہے ہیں۔ فرزانہ مہدی بھی ان میں شامل ہیں۔ تبدیلی زندگی کی علامت ہے لیکن آج جو تبدیلی آئی ہے وہ اس کے معنی کے برعکس ہے۔ معاشرے میں محبت، اخوت اور رواداری کی جگہ جنونیت بڑھ گئی ہے۔ فرزانہ مہدی نے فن کی سطح پر کہانی کو سنبھالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان سے ادب کو بہت سی امیدیں ہیں۔ انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ افسانہ خوانی کے بعد اس پر مذاکرہ ہوا۔ جس کا آغاز اصغر مہدی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کہانی کا پس منظر بیرونی دنیا کو برصغیر کی شیعہ برادری کے اندر جاری کشمکش سے آگاہ کرنے کی کوشش ہے۔ کہانی کے ذریعے بہت سے مسائل پر بحث ہوتی ہے، جن میں سے پہلا روایتی شیعوں کے درمیان سیاست اور مذہب کا اختلاط ہے۔ کہانی کا مقصد جاگیردارانہ روایات کی حمایت نہیں بلکہ مذہب کو سیاسی ہتھیار بنانے کی پالیسی کے خلاف ایک آواز اور زبردست مداخلت ہے۔ کہانی ہمیں اس خطرناک ہتھیار کے بارے میں خبردار کرنے کی کوشش ہے۔ دیا شنکر رائے نے کہا کہ پچھلے کچھ سالوں سے ملک کے بنیادی ڈھانچے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے ہسٹیریا کے کلچر کو جس طرح فروغ دیا جا رہا ہے اس نے فرد اور سماج کے ایک طبقے کی ذہنی ساخت کو کافی جارحانہ بنا دیا ہے۔ فرزانہ مہدی کی یہ کہانی الٹا زمانہ معاشرے اور فرد میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذہنی ساخت کو بہت خوبصورتی سے پیش کرتی ہے۔ اس کا مرکزی کردار نسیم بانو مزاحمت کی علامت ہے۔ ستیندر کمار رگھوونشی نے کہانی کا جائزہ لیا اور تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کہانی الٹا زماں موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی مذہبی جنونیت، سماجی عدم برداشت اور نظریاتی تنگ نظری کو منظر عام پر لاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری معاشرتی زندگی کا حسن اور توازن درہم برہم ہو گیا ہے۔ کہانی کار نے اس حقیقت کو بڑے دل کو چھو لینے والے اور متاثر کن انداز میں پیش کیا ہے۔

محمد احسن نے کہا کہ ہندوستان کی شناخت ایک زرعی ملک کی رہی ہے۔ آج یہ ایک مذہب غالب ملک بن چکا ہے۔ تہوار مذہبی سے زیادہ ثقافتی رہے ہیں۔ یہ وہ دور ہے جب مذہبی پاکیزگی پر زور دیا جاتا ہے۔ فرزانہ کی کہانی اسی موضوع پر بات کرتی ہے۔ اس موقع پر اشوک چندر، اشیش سنگھ، کے کے وتس، صباحت آفرین اور کی عباس نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کہانیوں کی اشد ضرورت ہے جو وقت اور معاشرے کی حقیقت کو سامنے لائیں اور لوگوں کو تفریق اور تفرقہ پیدا کرنے والی قوتوں کے خلاف ہوشیار اور ہوشیار کریں۔ پروگرام کی نظامت اروند شرما نے کی۔ اس موقع پر سعیدہ سائرہ، وِل کشور، عشرت ناہید، اشوک سریواستو، کلیم خان، راکیش کمار سینی، محمد کلیم خان، بھگت سنگھ یادو، کوشل کشور وغیرہ موجود تھے جنہوں نے کہانی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے فرزانہ مہدی کو اچھی کہانی کے لیے مبارکباد دی۔

بچوں کے حقوق کی بیداری کے لیے اہم عمارتوں کو نیلی روشنیوں سے سجایا گیا

یونیسیف اتر پردیش کے سربراہ ڈاکٹر ذکری آدم نے بچوں کے حقوق کے چیمپئن بننے کی اپیل کی

لکھنؤ، 19 نومبر: اتر پردیش کے تمام سرکاری اسکولوں میں پاور اینجل اور بال سنسد کی قیادت میں ہر بچے کے لیے مساوات اور شمولیت کے موضوع پر مبنی ہر بچے کا ہر حق مہم کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ مہم ریاست کے تمام اسکولوں میں 18 سے 25 نومبر تک بچوں کے عالمی دن کے موقع پر چلائی جائے گی، جس میں بچوں کے حقوق کی میٹنگ، بچوں کا میلہ، بچوں کے فلمی میلے کا انعقاد، بچوں کی صحت کی جانچ، مقابلے جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔ وغیرہ 20 نومبر، اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے کنونشن کی سالگرہ کو پوری دنیا میں بچوں کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آج کے دن 1989 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بچوں کے حقوق کو اپنانے کا اعلان کیا تھا۔ یونیسیف اتر پردیش کی کمیونیکیشن اسپیشلسٹ محترمہ نپن گپتا نے بتایا کہ اتر پردیش میں عالمی یوم اطفال کے موقع پر کئی تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جن میں سرکاری اسکولوں میں مہم اور ریاست کی چار یونیورسٹیوں کے طلباء کے بچوں کے حقوق سے متعلق پروگرام شامل [illegible]

میزبانی کے ذریعے کڈز ٹیک اوور، اور گو بلیو مہم وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "بڑے پیمانے پر بچوں کے عالمی دن کے منانے کا مقصد [illegible]

حکومت اور معاشرے کی پرعزم کوششوں کو فروغ دینا ہے"۔ گو بلیو مہم کے تحت 19 اور 20 نومبر کو لکھنؤ کے حسین آباد کلاک ٹاور سمیت دنیا کی کئی اہم عمارتوں کو نیلی روشنیوں سے سجایا گیا [illegible]

بچوں کے حقوق کے لیے عزم ظاہر کیا گیا ہے۔ یونیسیف کے اتر پردیش کے سربراہ ڈاکٹر ذکری آدم نے کہا، "بین الاقوامی یوم اطفال بچوں کی آواز بلند کرنے کا دن ہے، بچوں کی طرف سے، اور ہر ایک کے لیے بچوں کے حقوق کے لیے دوبارہ عہد کرنا ہے۔ بچوں کے اس دن پر، آئیے ایک بار پھر اکٹھے ہوں اور بچوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے چیمپئن بنیں۔ ڈاکٹر ایڈم نے کہا کہ اس سال بچوں کے عالمی دن کے لیے یونیسیف نے آئی سی سی کے ساتھ شراکت داری کی ہے جس کے تحت دنیا کے کئی کھلاڑیوں نے ہر بچے کے مساوی حقوق کے لیے چیمپئن بنیں کی اپیل کی۔ اس کوشش کے تحت گزشتہ ماہ ریاست کے کئی بچوں نے ورلڈ کپ کے میچ دیکھے اور کھلاڑیوں سے بات چیت بھی کی۔ عالمی یوم اطفال 2023 کا تھیم ہے۔ "صنفی مساوات اور ہر بچے کے لیے بلا امتیاز شمولیت"۔ بچوں کی ہمہ گیر ترقی کے لیے یکساں مواقع اور مساوی حقوق ضروری ہیں۔ ہر طبقے کے بچوں کو بلاتفریق ترقی کے دھارے میں لا کر ہی تمام بچوں کے حقوق کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

85 فیصد پسماندہ مسلم آبادی دھوکا کھا رہی ہے

سیاسی پارٹیوں نے پسماندہ مسلمانوں کو جو ابھی تک بنیادی حقوق سے محروم تھے، ووٹ بینک تک محدود کر دیا: وسیم راعین

لکھنؤ:19 نومبر۔ ملک کی 85 فیصد پسماندہ مسلم آبادی آزادی کے بعد سے دھوکا کھا رہی ہے۔ سیاسی پارٹیوں نے پسماندہ مسلمانوں کو جو ابھی تک بنیادی حقوق سے محروم تھے، ووٹ بینک تک محدود کر دیا ہے۔ کمیشن بنا اور رپورٹ آئی، اصل صورتحال بتائی گئی لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اس سے بڑی ستم ظریفی اور کیا ہوگی کہ ملک کی 15 ریاستوں میں چلنے والی حکومتوں میں ایک بھی مسلم وزیر نہیں ہے۔ اس کے بعد امتیازی سلوک کی اور کیا مثال دی جا سکتی ہے؟ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے اپنے بیان میں یہ بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعداد و شمار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ کس طرح پسماندہ مسلمانوں کی 85 فیصد آبادی کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا اور ان کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی ترقی میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ ان [illegible] نے اس سماج کو صرف ووٹ بینک کے طور پر رکھا اور ووٹ لینے کے بعد اسے حاشیہ پر چھوڑ دیا۔ اس سماج کا نہ صرف ماضی بلکہ حال بھی تاریک ہی رہتا ہے۔ آج تک ان کی حالت زار، بے بسی اور دگرگوں حالت کی ذمہ داری لینے کے لیے کوئی آگے نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے زیادہ حیرت کی بات کیا ہوگی کہ ووٹ بینک بنا کر اقتدار میں آنے والی سیاسی [illegible] سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک کی 15 ریاستوں میں مختلف پارٹیوں کی حکومتوں میں ایک بھی مسلم وزیر نہیں ہے۔ یہ صورتحال مایوس کن ہے اور فریقین کے احتساب کی متقاضی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ جن ریاستوں میں پارٹیوں نے مسلم چہروں کو موقع دیا، ان میں زیادہ تر اشرف مسلمان ہیں، پسماندہ برادری کے صرف برائے نام لوگ ہیں۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ سچر کمیٹی، نمیش، رنگناتھ مشرا کمیشن بنائے گئے، ان لوگوں نے حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی جس میں پسماندہ مسلمانوں کی حالت کو بدتر سے بدتر بتایا اور انہیں دلتوں سے بھی کم تر بتایا گیا۔ اس کے کانوں کو جو کمیں کھٹکتی تھیں، سب اپنے آپ میں مگن رہے، کسی نے اسے اقتدار، ایوان سے لے کر تنظیم تک جگہ نہ دی۔ حصہ داری کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ یہ ملکی سیاست کی مسخ شدہ شکل ہے۔

رائے بریلی: بخشش گانا بجانے سے انکار پر مشتعل نوجوان پر چاقوؤں سے حملہ، پانچ کی حالت تشویشناک

رائے بریلی: 19 نومبر (پی این ایس) [illegible]

دیوالی پر انسپکٹر کے قتل میں چونکا دینے والا انکشاف، اپنے ہی نکلے قاتل

لکھنؤ:19 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں دیوالی [illegible]